عمران سیریز
ٹاپ وکٹری
مظہر کلیم ایم اے
Pakistanipoint
Waqar
Azeem

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ٹاپ وکٹری'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ نئے اور انوکھے موضوع کا حامل یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس ناول میں آپ کو وہ سب کچھ پڑھنے کو ملے گا جس کی آپ خواہش رکھتے ہیں۔ ناول میں سسپنس، ایڈونچر، مزاح اور نئے اور انوکھے واقعات کا نہ رکنے والا سلسلہ موجود ہے جو آپ کی خواہشوں کے عین مطابق ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی میرے سابقہ ناولوں کی طرح آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا اور آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا کیونکہ آپ کی آراء میری تخلیقی صلاحیتوں کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہیں۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

حیدر آباد سے شاہد کریم صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کرنا حقیقت میں سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول ایک سے بڑھ کر ایک ہوتے ہیں اور ان کے موضوعات بھی ایسے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے اور بالکل انوکھے اور ناقابل یقین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران اور اس کے

ساتھی اب تک پوری دنیا میں مشن سرانجام دے چکے ہیں اور اپنی جانوں پر کھیل کر انہوں نے بے شمار فارمولے حاصل کئے ہیں جو دفاعی اور سائنسی لحاظ سے انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود پاکیشیا نے ترقی کیوں نہیں کی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ عمران یہ فارمولے حاصل کرتا ہے اور پھر خاموشی سے دوسرے ملکوں کو فروخت کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کو تنخواہیں اور بونس دے سکے یا پھر سلیمان کی سابقہ تنخواہیں ادا کر سکے۔

محترم شاہد کریم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے درست بات کی ہے کہ اس قدر نایاب اور قیمتی فارمولے حاصل کرنے کے باوجود پاکیشیا اس کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ فارمولوں کا حصول تو ہو جاتا ہے لیکن اس کی تکنیکی اور فنی اور خاص طور پر ایڈوانس ٹیکنالوجی کو بنانے کے لئے نہ صرف وقت لگتا ہے بلکہ اس کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکیشیائی سائنس دان ان فارمولوں کو سمجھ بھی لیتے ہیں اور ان کی افادیت پر کام بھی شروع کر دیتے ہیں لیکن اس کے وسیع تر مفادات حاصل کرنے کے لئے انہیں باقاعدہ ایک سیٹ اپ بنانا پڑتا ہے، لیبارٹریوں سمیت فیکٹریاں لگانی پڑتی ہیں اور پھر خام مال کے حصول کے لئے تگ و دو کرنی پڑتی ہے جس میں ظاہر ہے وقت لگتا ہے لیکن بہرحال کام جاری رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پاکیشیا اب ترقی پذیر ممالک سے نکل کر ترقی یافتہ ممالک کے شانہ بشانہ کام کر رہا ہے اور اس کی دفاعی اور سائنسی پوزیشن بہت حد تک مستحکم ہوگئی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ ملک اب بھی پسماندہ ممالک میں شامل ہوتا اور ترقی پذیر ملک نہ کہلاتا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا پاکیشیا کی ترقی پوری دنیا کے سامنے آتی جائے گی اور یہ ملک ایک دن یقیناً اپنے اس مقام پر پہنچ جائے گا جہاں پہنچنے کا اس کا حق ہے۔ رہی بات کہ عمران اگر فارمولے دوسرے ممالک کو بیچ کر اپنے ساتھیوں کی تنخواہیں ادا کرتا ہے اور سلیمان کو سابقہ تنخواہیں دے کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے تو میرے خیال میں سلیمان کو اس طرح ہر وقت اپنی سابقہ تنخواہوں کے لئے عمران کے سامنے رونا نہ پڑتا۔ اس کا رونا ہی تو عمران کے لئے عذاب بنا رہتا ہے اور اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ آخر سلیمان کی سابقہ تنخواہیں کیسے اور کب ادا کرے تاکہ اس کی جان چھوٹ سکے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محترم عامر حسن لکھتے ہیں۔ آپ کا مسلسل، لگاتار پڑھنے والا اور مستقل قاری ہوں۔ آپ کا ہر ناول کئی کئی بار پڑھا ہے۔ آپ کے ناول مجھے اس قدر پسند ہیں کہ میرے پاس ان کی تعریف کے لئے الفاظ ہی نہیں ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ جلد نیا سپیشل نمبر لکھیں۔

محترم عامر حسن صاحب۔ آپ کا خط لکھنے اور ناولوں کی

پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ آپ کی میرے لئے واقعی نئی اصلاح ہے کہ آپ میرا ہر ناول نہ صرف بار بار بلکہ لگاتار پڑھتے ہیں۔ اس بات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ میرے لکھے ہوئے ناول آپ جیسے قارئین کے لئے کس قدر دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں۔ جہاں تک آپ کی خواہش کا تعلق ہے کہ میں آپ کے لئے سپیشل نمبر تحریر کروں تو آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ میں جلد ہی سپیشل نمبر تحریر کروں گا لیکن اسے تحریر کرنے پرنٹنگ کے مراحل سے گزرنے اور پھر آپ کے ہاتھوں میں پہنچنے میں وقت لگے گا اس لئے ظاہر ہے آپ کو اس کے لئے انتظار تو کرنا ہی پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سردیوں کے دن تھے۔ عمران اپنے بیڈ روم میں بیڈ پر لحاف میں سمٹا ہوا پڑا تھا۔ کمرے میں ہلکی لائٹ کے ساتھ سائیڈ میں گیس ہیٹر جل رہا تھا۔ گیس ہیٹر سے کمرے کا ٹمپریچر کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا۔ دیوار گیر کلاک پر صبح کے تقریباً چھ بج رہے تھے۔ اچانک نیند میں عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے زور زور سے ہتھوڑے مارنے شروع کر دیئے ہوں۔ عمران ہڑبڑایا اور پھر یکلخت اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

آنکھیں کھلتے ہی اسے فون کی تیز آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ اس کے سر پر بجنے والے ہتھوڑے نہیں تھے بلکہ یہ فون کی گھنٹی بجنے کی آواز تھی۔ چند لمحوں تک تو حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے ٹیبل لیمپ کا بٹن آن کر دیا تو کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''کون ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں ناگواریت کا تاثر تھا۔

''عمران صاحب میں بلیک زیرو بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

''درجہ حرارت زیرو پر پہنچ جانے کے باوجود بھی تم بول رہے ہو اور وہ بھی رات کے اس وقت۔ بڑی ہمت ہے تمہاری''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب آپ کے لئے انتہائی اہم خبر ہے اس لئے مجھے اتنی رات کو فون کرنا پڑا ہے۔ سر داور پر رات ان کی رہائش گاہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ شدید زخمی ہو گئے ہیں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ رسیور ویسے ہی اس کے ہاتھ میں رہا تھا۔ اس کا چہرہ یہ خبر سن کر سرخ ہو گیا تھا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ رات کو نیند میں کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھ لیا تم نے''...... عمران نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

''سر داور کی حالت بہت خراب ہے عمران صاحب''۔ بلیک زیرو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات پھیل گئے۔

''اوہ اوہ۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا گھر میں ہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ابھی چند لمحے پہلے مجھے سر سلطان کا فون آیا ہے انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ سر داور کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ انہیں چھ گولیاں ماری گئی ہیں جن میں سے ایک گولی دل کے قریب لگی ہے۔ گو آپریشن کر کے ساری گولیاں نکال لی گئی ہیں اس کے باوجود ابھی تک ان کی حالت سنبھل نہیں سکی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن ہمیں کسی نے اطلاع ہی نہیں دی''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''سر سلطان سے معلوم ہوا ہے کہ سر داور لیبارٹری سے گھر آ رہے تھے تو ان کی رہائش گاہ کے باہر دو افراد گھات لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ایک کار میں موجود تھے۔ سر داور کی کار جیسے ہی ان کی کوٹھی کے قریب رکی اسی لمحے سڑک کی دوسری طرف کھڑی کار سے دو افراد نکلے جو سر سے پاؤں تک سیاہ پوش تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹلز تھے اور انہوں نے کار کے قریب جاتے ہی اچانک سر داور کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ سر داور کی کار بلٹ پروف تھی لیکن انہوں نے مشین پسٹلز سے ایسی گولیاں فائر کی تھیں جو سر داور کی بلٹ پروف کار کے شیشے توڑتی ہوئیں اندر گھس گئیں۔ کار کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور سر داور کو چھ گولیاں لگیں۔ ان پر فائرنگ کرتے ہی وہ دونوں تیزی سے مڑے اور پھر اپنی کار میں سوار ہو کر وہاں سے فرار

ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ گولیوں کی آواز سن کر کوٹھی کے اندر موجود گارڈز باہر آئے تو انہوں نے سر داور کی کار کو گولیوں سے چھلنی دیکھا۔

گارڈز نے فوراً سر داور کو شدید زخمی حالت میں کار سے نکالا اور انہیں ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ہسپتال پہنچ گئے اور انہوں نے ان کا آپریشن کیا۔ رات گئے تک آپریشن جاری رہا۔ انہوں نے سر داور کے جسم سے ساری گولیاں نکال لیں لیکن چونکہ سر داور بوڑھے اور کمزور آدمی ہیں اس لئے کوشش کے باوجود ان کی طبیعت نہیں سنبھل رہی ہے۔ یہ ساری تفصیل مجھے سر سلطان نے بتائی تو میں نے خود ڈاکٹر صدیقی کو کال کیا اور اب آپ کو فون کر رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ ٹھیک ہے میں ہسپتال جا رہا ہوں تم صفدر اور تنویر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ کوٹھی جا کر ان آدمیوں کے بارے میں سراغ لگائیں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ باہر آیا تو سلیمان کمرے میں موجود تھا۔

''کیا ہوا صاحب۔ خیریت''...... سلیمان نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

''سر داور پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں جواب دیا

اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار پوری رفتار سے سپیشل ہسپتال کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنوں کا جیسے جال سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ چونکہ صبح کا وقت تھا اور سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے وہ کار پوری رفتار سے دوڑائے چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی کار سپیشل ہسپتال میں داخل ہوئی۔ عمران نے پارکنگ میں لے جا کر پوری قوت سے بریک لگائے اور کار کا دروازہ کھول کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی کے آفس سے ایک ڈاکٹر نکلا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ''...... اس ڈاکٹر نے کہا۔

''کہاں ہیں ڈاکٹر صدیقی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر صاحب روم نمبر ایٹ میں ہیں سر داور کے پاس''۔ اس ڈاکٹر نے کہا۔

''سر داور کیسے ہیں اب''...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ابھی وہ بے ہوش ہیں عمران صاحب۔ ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ رہے ہیں۔ ان کی حالت شدید خطرے میں ہے''...... ڈاکٹر نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچے اور روم نمبر ایٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو سر داور آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹے ہوئے

تھے۔ ان کی گردن تک کمبل تھا۔ ان کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد تھا۔ بیڈ کے دونوں طرف ڈاکٹر اور نرسیں موجود تھیں۔ خون اور گلوکوز کی بوتلیں بھی سٹینڈز کے ساتھ لٹکی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور ایک بڑی سی مشین ٹرالی پر رکھی ہوئی دائیں طرف پڑی تھی جس سے نکلنے والی تاریں سر داور کے جسم پر موجود کمبل کے اندر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی نے مڑ کر دیکھا اور ساتھ ہی اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر عمران کو بولنے سے روک دیا۔

عمران سر ہلاتا ہوا قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں جس کے کئی ڈائلوں پر مختلف رنگوں کی سوئیاں دائیں بائیں تھرتھراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''سر داور کی میڈیکل فائل کہاں ہے''...... عمران نے ڈاکٹر صدیقی کے قریب کھڑے ایک جونیئر ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو اس ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر سائیڈ میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھائی اور لا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

''آپ میرے ساتھ باہر آئیں''...... عمران نے آہستگی سے ڈاکٹر صدیقی سے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور خاموشی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا

تھا۔ کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر صدیقی بھی وہاں پہنچ گئے۔

''کیا خطرہ شدید ہے ڈاکٹر صدیقی''...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آپ سے کیا چھپانا عمران صاحب۔ سر داور کے بچ جانے کی امید لمحہ بہ لمحہ ختم ہوتی جا رہی ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کا چہرہ بگڑ سا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے سر داور کے بارے میں جو بات کی تھی اس سے عمران کا ذہن اس قدر ماؤف سا ہو گیا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر شدید غم و اندوہ کے تاثرات تھے۔

''عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ وہ قادر مطلق ہے''...... اچانک ڈاکٹر صدیقی نے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح چونکا جیسے نیند سے اچانک جاگا ہو۔

''ڈاکٹر صدیقی۔ کچھ کریں''...... عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''فکر مت کریں۔ ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''اب آپ کیا کریں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے چند ایکسپرٹ ڈاکٹرز سے مشورہ کیا ہے۔ میں ایک اور کوشش کروں گا۔ مجھے سر داور کا ایک اور آپریشن کرنا پڑے گا۔ گو اس وقت سر داور کی جو حالت ہے اس حالت میں آپریشن سو فیصد رسک ہے لیکن ویسے بھی تو معاملہ امید افزا نہیں ہے اس طرح بچ جانے کا ایک فیصد چانس تو ہے اس لئے میں ایک اور کوشش ضرور کروں گا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بار ضرور کرم کرے گا اور میں سر داور کو ضرور موت کے منہ سے نکال لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ اسی لمحے دفتر کا دروازہ کھلا اور سر سلطان اور سر عبدالرحمٰن اندر داخل ہوئے تو عمران یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا حال ہے سر داور کا''...... سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

''ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ڈاکٹر صدیقی ایک اور آپریشن کرنے جا رہے ہیں باقی اللہ تعالیٰ فضل کرے گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ بیٹھیں۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ڈاکٹر صدیقی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ سر سلطان اور سر عبدالرحمٰن سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''یہ سب کیسے ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے عمران''...... سر

عبدالرحمٰن نے کہا۔

''معلوم نہیں ڈیڈی۔ مجھے تو چیف نے فلیٹ پر فون کر کے اس بارے میں بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے دو ایجنٹ جائے وقوعہ پر بھجوا دیئے ہیں تاکہ وہ جا کر اس بارے میں چھان بین کریں''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''انہیں کیسے معلوم ہو گیا''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔

''میں نے چیف کو اطلاع دی تھی''...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کو چیف کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ سر داور حملہ آوروں کو پہچانتے ہیں اور ان لوگوں کا کسی بین الاقوامی تنظیم سے تعلق ہے اس لئے آپ نے چیف کو فون کیا ورنہ آپ مجھ سے بھی بات کر سکتے تھے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''سر داور کے ہر معاملے میں چیف خصوصی طور پر دلچسپی لیتے ہیں اسی لئے آپ سے پہلے میں نے انہیں ہی صورتحال سے آگاہ کرنا ضروری تھا اور یہ میرا فرض بھی تھا''...... سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ سر داور ہمارے ملک کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ وہ نیک انسان ہیں۔ انہیں کچھ نہیں ہو گا۔ دشمنوں کے جو بھی عزائم ہیں وہ ناکام ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا''...... سر سلطان نے کہا۔

"میری پرائم منسٹر صاحب سے ایک خصوصی میٹنگ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جاؤں"...... سر عبدالرحمٰن نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سر عبدالرحمٰن اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمران تم مجھے فون کر کے صورت حال سے آگاہ کرتے رہنا۔ میں پرائم منسٹر ہاؤس سے سیدھا آفس میں ہی جاؤں گا اور وہیں رہوں گا۔ ویسے میں جا کر اس بارے میں اپنے طور پر کام شروع کر رہا ہوں"...... سر عبدالرحمٰن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی"...... عمران نے جواب دیا تو سر عبدالرحمٰن تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ ایسا کون کر سکتا ہے وہ بھی آفیسرز کالونی میں۔ کوئی اس کالونی میں اسلحہ لے کر چیک پوسٹ سے کیسے گزر کر جا سکتا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ سر داور کی رہائش گاہ کے باہر موجود گارڈز کہاں تھے۔ انہوں نے رہائش گاہ کے باہر موجود مشکوک کار کو نوٹ کیوں نہیں کیا"...... سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری پلاننگ ہے۔ سردیوں کے دن ہیں۔ سر داور کے حکم سے ہی گارڈز باہر رہنے کی بجائے کوٹھی کے اندر رہتے ہیں۔ ایک دو بار میں نے بھی اعتراض کیا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ وہ بھی انسان ہیں انہیں بھی جینے کا پورا حق ہے اس لئے یہ ضروری نہیں

ہے کہ وہ ان کی رہائش گاہ کے باہر ہی پہرہ دیں۔ ویسے بھی وہ کون سا ہر وقت رہائش گاہ میں ہوتے ہیں اس لئے انہیں باہر کھڑا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اس وقت بھی ایسا ہی ہوا ہو اور گارڈز اندر ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی گھات لگائے ہوئے افراد کار میں وہاں نجانے کتنی دیر سے موجود تھے انہیں کسی نے چیک کیوں نہیں کیا"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ تو انکوائری کرنے پر ہی پتہ چلے گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ سر داور کا دوبارہ آپریشن کیا جا رہا ہے۔ گو ڈاکٹر صدیقی نے تو مایوسی کا اظہار کر دیا تھا لیکن امید ہے اللہ کرم کرے گا اور ڈاکٹر صدیقی نے جس عزم کا اظہار کیا ہے انشاء اللہ وہ اس بار سر داور کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اللہ آپ کی زبان مبارک کرے۔ سر داور اس ملک کے عظیم انسان ہیں اور وہ ملک کا سرمایہ ہیں انہیں کچھ نہیں ہونا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر نے کوئی رپورٹ دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی کال آئی تھی۔ اس کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد دو تھی۔ وہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں آئے تھے۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے اور پھر اسی کار میں واپس چلے گئے۔ ایک کوٹھی کے چوکیدار کے مطابق دونوں سیاہ پوش تھے۔ انہوں نے سر سے پاؤں تک خود کو سیاہ لباسوں میں ڈھکا ہوا تھا۔ چوکیدار کے کہنے کے مطابق وہ سر داور کی کار کے آنے سے چند منٹ قبل ہی آئے تھے اور ان کی کار سر داور کی رہائش گاہ کے کچھ فاصلے پر رک گئی تھی۔ اس کے پانچ منٹ بعد ہی سر داور کی کار وہاں پہنچ گئی۔ وہ کار کا نمبر تو نہیں بتا سکا لیکن اس نے کار کے عقبی شیشے پر موجود ایک مخصوص اسٹکر کے بارے میں بتایا ہے اس لئے میں نے پوری سیکرٹ سروس کو اس کار کی تلاش میں لگا دیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی کوئی رپورٹ مل جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا تھا اسٹیکر''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''سرخ رنگ کے شیر کا اسٹیکر تھا جو دھاڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسٹیکر ریفلکٹ پینٹ کا تھا جو معمولی سی روشنی میں بھی چمکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس چوکیدار نے اور کوئی خاص بات بتائی ان کے بارے میں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کچھ نہیں''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس کار کو تلاش کراؤ۔ میں ٹائیگر کے ذمہ بھی لگا دیتا ہوں کہ وہ اس دھاڑتے ہوئے شیر کے اسٹیکر والی کار کو تلاش کرے''...... عمران نے کہا۔

''سر داور ہوش میں آجائیں یا ان کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے تو مجھے ضرور بتا دیں۔ مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا جب تک یہ خبر نہ سن لوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔ اس نے کال ڈسکنکٹ کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ سر سلطان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ٹائیگر چونکہ رات گئے تک ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا رہتا ہے اس لئے وہ صبح کی نماز پڑھ کر دوبارہ سو جاتا ہے اور پھر دوپہر کے قریب اٹھتا ہے اس لئے وہ ابھی اپنے کمرے میں ہی ہو گا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ہیلو''...... ٹائیگر کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر کی اس بار سنبھلی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں سپیشل ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ سر داور پر رات کو ان کی کوٹھی کے باہر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور اس وقت ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد دو تھی۔ وہ سرخ رنگ کی کار میں آئے تھے۔ ان کے حلیئے تو معلوم نہیں ہو سکے ہیں

البتہ وہ جس کار میں آئے تھے اس کے عقبی شیشے پر ایک شیر کا سر بنا ہوا تھا جو دھاڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسٹیکر سرخ رنگ کا ہے جو روشنی میں چمکتا ہے۔ کیا تمہارے ذہن میں ایسا کوئی آدمی ہے جس کے پاس ایسی کار ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کار تو پاؤل کی ہے۔ پاؤل جو گولڈن کلب مالک ہے۔ اس کا ایک گروہ ہے ریڈ لائن گروپ اور وہ اپنی کاروں پر ایسے ہی اسٹیکر چسپاں رکھتے ہیں۔ یہ ان کا مخصوص نشان ہے''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اس کا تعلق کس سے ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ اسمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے۔ آج تک قتل و غارت کے سلسلے میں تو اس کا نام سننے میں نہیں آیا لیکن یہ نشانی واضح طور پر اسی کی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''او کے۔ تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ باہر سے قدموں کی آوازیں دفتر کی طرف آتی سنائی دے رہی تھیں۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی ایک جونیئر ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر عمران اور سر سلطان اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ آپریشن کامیاب رہا ہے۔

''مبارک ہو سر سلطان اور عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر دیا ہے۔ انتہائی نازک آپریشن تھا اور سر داور کی حالت بے حد خراب تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ وہ واقعی قادر مطلق ہے۔ جو چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ آپریشن کامیاب رہا ہے اور اب سر داور کی حالت خطرے سے باہر ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ موت اور زندگی دونوں تمہارے ہاتھ میں ہیں''...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ سر سلطان کے چہرے پر بھی سکون کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''سر داور کی جو حالت تھی وہ دیکھ کر پہلے تو میں بھی مایوس ہو گیا تھا لیکن آپ کے آنے کے بعد میرے دل میں قدرتی طور پر ان کے لئے ایسے جذبات بیدار ہو گئے کہ اگر میں دوبارہ کوشش کروں تو ضرور کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے رسک لیا اور فوری طور پر ان کا دوسرا آپریشن کرنا شروع کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''اللہ مسبب الاسباب ہے۔ وہ نیک لوگوں کی جان ایسے ہی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ سر داور پاکیشیا کی عوام کے ہیرو ہیں۔ انہوں نے اب تک ملک و قوم کے لئے جو بھی خدمات سرانجام دی ہیں ان کے لئے ہر وقت ملک کے بچے بچے کے دل سے دعائیں

نکلتی ہیں اور اس ملک کا بچہ بچہ اپنے محسن کے لئے دعا گو رہتا ہو اسے بھلا کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ واقعی ہم سب کے محسن ہیں۔ بہرحال اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سر سلطان صاحب آپ بھی چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں۔ میں آج سارا دن ان کی کیئر کے لئے یہیں رہوں گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے پہلے عمران اور پھر سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکریہ ڈاکٹر صدیقی''...... سر سلطان نے کہا۔

''مجھے کچھ اور کام کرنے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو......'' ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''آپ جائیں۔ ویسے اب وہ ہوش میں کب تک آ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ابھی انہیں ہوش میں آنے میں چار سے پانچ گھنٹے لگ سکتے ہیں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ڈاکٹر صدیقی ان سے اجازت لے کر ایک بار پھر کمرے سے نکل گئے۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''میں مجرموں کی تلاش کروا رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو چلو میرے ساتھ۔ میں ناشتہ کرنے جا رہا ہوں۔ تم بھی چلو

آج مل کر ناشتہ کرتے ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ بے حد شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ سلیمان نے ناشتہ تیار کر رکھا ہو گا اور اگر میں نے ناشتہ نہ کیا تو سارا ناشتہ وہ خود ہی ہڑپ کر جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ڈبل ناشتہ کر کے مزید موٹا ہو جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے اجازت دو''...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سر سلطان اٹھے اور قدم بڑھاتے دفتر سے باہر چلے گئے۔ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں اب عمران اکیلا تھا۔ اس نے سیل فون پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کر دیا ہے۔ سر داور کا دوسرا آپریشن کامیاب رہا ہے اور اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے عمران صاحب۔ لاکھ لاکھ شکر ہے۔ سچ میں آپ نے یہ بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ آپ کا شکریہ۔ بے حد شکریہ''...... بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

''کوئی رپورٹ ملی ہے اس دوران''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے سر عبدالرحمٰن کے سیل فون کے نمبر پریس کئے اور پھر بٹن پریس کر کے سیل فون کان

سے لگا لیا۔

''ہیلو'' ...... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمٰن کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ ڈیڈی میں علی عمران بول رہا ہوں'' ...... عمران نے کہا۔

''وعلیکم السلام۔ مجھے معلوم ہے۔ اب کیا حال ہے سر داور کا'' ...... سر عبدالرحمٰن نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''ان کا آپریشن کامیاب رہا ہے ڈیڈی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل وکرم کر دیا ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ شکر ہے اللہ کا۔ اس اطلاع کا شکریہ'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اس نے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سلیمان بول رہا ہوں'' ...... رابطہ ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ فوراً بتاؤ کہ تم نے اب تک میرا ناشتہ تیار کیا ہے یا نہیں'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ پہلے بتائیں سر داور کا اب کیا حال ہے'' ...... دوسری طرف سے سلیمان نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''میرے ناشتہ مانگنے کے باوجود تم سمجھ نہیں سکے'' ...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میں تو اتنا پریشان تھا صاحب کہ بس کچھ نہ پوچھیں۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو گیا تھا اس لئے میں جب ناشتہ کرنے بیٹھا تو آپ کا ناشتہ بھی ساتھ ہی کھا گیا اس کے باوجود ابھی تک مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے ناشتہ ہی نہ کیا ہو'' ...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے یہ کیسی پریشانی ہے کہ تم نے میرا ناشتہ بھی کھا لیا۔ جبکہ پریشانی میں تو کچھ کھایا ہی نہیں جاتا۔ سنا ہے بھوک پیاس ختم ہو جاتی ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''اپنی اپنی عادت کی بات ہے جناب۔ ایسی خبریں سن کر میرے ساتھ الٹا ہوتا ہے اور میری بھوک پیاس میں اضافہ ہو جاتا ہے'' ...... سلیمان نے جواب دیا۔

''مجھے تو سر سلطان نے بھی ناشتے کی دعوت دی تھی لیکن میں نے ان سے معذرت کر لی اور کہا ہے کہ جو لطف سلیمان کے بنائے ہوئے ناشتے میں آتا ہے وہ کسی اور کے ہاتھ سے بنے ہوئے ناشتے میں کہاں آتا ہے۔ مگر'' ...... عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی آپ نے ایسا ہی کہا تھا'' ...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بے شک سر سلطان سے پوچھ لو'' ...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ناشتہ ہسپتال پہنچا دوں یا یہیں فلیٹ میں آ کر تناول فرمائیں گے''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ سب کھا چکے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے تو بتایا تھا کہ پریشانی میں یاد ہی نہیں رہا تھا اور اب مجھے اچھی خبر سننے کے بعد یاد آیا ہے کہ ابھی تو میں نے ناشتہ تیار ہی نہیں کیا''...... سلیمان نے کہا۔

''شکر ہے کہ تمہاری یادداشت واپس آ گئی ہے اور مجھے ناشتہ بھی مل جائے گا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ سابقہ حساب والی یادداشت غائب نہیں ہو سکتی''...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے فلیٹ کی جانب رواں دواں تھی اور پھر کار مخصوص جگہ پر پارک کر کے وہ فلیٹ میں آ گیا۔ یہاں سلیمان ناشتہ تیار کر کے اس کے انتظار میں تھا۔ عمران نے ناشتہ کیا اور ایک بار پھر لباس تبدیل کر کے اس نے گاڑی نکالی اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

''اب کیا حال ہے سر سلطان کا''...... سلام دعا کے بعد بلیک

زیرو نے پہلا سوال یہی کیا۔

''اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ ویسے تو میں نے ڈاکٹر صدیقی سے سرداور کی حفاظت کی بات کر لی ہے لیکن تم ایسا کرو کہ نعمانی اور صدیقی کو وہاں بھجوا دو۔ ہو سکتا ہے کہ حملہ آوروں تک جب یہ خبر پہنچے کہ سرداور بچ گئے ہیں تو وہاں ہسپتال میں وہ دوبارہ ان پر حملہ کرنے کی کوشش کریں''...... عمران نے کہا۔

''سرداور کے بچ جانے کی خبر تو روکی جا سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ پھر ان کی موت کی خبر جاری کرنا پڑے گی اور سرداور جس پائے کے سائنس دان ہیں کہ ایسی خبر نہیں دی جا سکتی اس سے بے حد پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کے خیال میں یہ واردات کس ملک نے کرائی ہو گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دیکھو۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ چوکیدار کے مطابق حملہ آور سیاہ لباسوں میں ملبوس تھے۔ اس سلسلے میں ظاہر ہے سرداور کو بھی کچھ علم نہ ہو گا۔ البتہ یہ دیکھنا باقی ہے کہ وہ لوگ آفیسرز کالونی میں بغیر چیکنگ کے داخل کیسے ہوئے وہ بھی اسلحہ سمیت''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ اسی کالونی کے ہی افراد ہوں جنہوں نے

خصوصی طور پر اس ٹاسک کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے ہی وہاں رہائش گاہ حاصل کر کے اس مشن کی پلاننگ کی ہو اور انہیں معلوم ہو کہ سرداور کب اپنی رہائش گاہ میں آتے اور جاتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر میں کسی کو بھجواؤں اس کالونی میں تاکہ وہ پتہ چلائیں کہ وہ لوگ کہاں سے آئے تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دیکھتے ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

''عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ٹائیگر۔ پاؤل اب تک رانا ہاؤس کیوں نہیں پہنچا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں اس کے کلب میں ہی ہوں باس لیکن پاؤل یہاں موجود نہیں ہے۔ وہ کچھ ہی دیر میں آنے والا ہے۔ جیسے ہی وہ آئے گا میں اسے لے کر رانا ہاؤس پہنچ جاؤں گا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گولڈن کلب کا پتہ بتاؤ۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے کلب کا پتہ بتا دیا۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا آپ گولڈن کلب جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر اس معاملے میں پاؤل کا ہاتھ ہے تو پھر اس سے یہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے کہ اس نے یہ سب کیوں اور کس کے کہنے پر کیا ہے۔ پاؤل کا تعلق اپنے ہی ملک سے ہے۔ وہ اسمگلر ہے اور کسی اسمگلر کا بھلا کسی سائنس دان پر اس طرح حملے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ یہ کام ضرور اس نے کسی کے کہنے پر کیا ہے اور وہ کون ہے اس کے بارے میں پاؤل ہی بتا سکتا ہے اس لئے اسے پکڑ کر اس کا منہ کھلوانا ضروری ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار نہایت تیز رفتاری سے گولڈن کلب کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سرداور پر اس طرح جان لیوا حملہ اس کے لئے کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہ تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر صدیقی کی کاوشوں سے ان کی جان بچ گئی تھی ورنہ حملہ آوروں نے تو انہیں ہلاک کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی تھی۔ وہ حملہ آور کون تھے اور انہوں نے کس کے اشارے پر سرداور پر حملہ کیا تھا اس کے بارے میں عمران سب پہلے جلد سے جلد جان لینا چاہتا تھا تاکہ وہ آئندہ سرداور جیسی عظیم اور شفیق شخصیت کو ایسے حملوں سے بچانے کے لئے کوئی ٹھوس اور مضبوط لائحہ عمل بنا سکے۔

ٹائیگر گولڈن کلب کے باہر پارکنگ کے پاس کھڑا تھا۔ عمران نے خود وہاں آنے کا کہا تھا اس لئے وہ یہاں آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ابھی اسے وہاں آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ ہوٹل میں موجود ایک ویٹر نے جو اس کا اپنا آدمی تھا اسے آ کر بتایا کہ پاؤل کلب میں آ چکا ہے اور اپنے آفس میں موجود ہے۔ ایک بار تو ٹائیگر کا دل چاہا کہ وہ جا کر پاؤل سے مل لے اور اسے بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا کیونکہ عمران نے اس سے کہا تھا کہ وہ آ رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ عمران، پاؤل کو رانا ہاؤس لے جانے کی بجائے اس سے یہیں پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہو اس لئے وہ وہیں رکا رہا اور پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد اسے عمران کی کار کلب کے احاطے میں داخل ہوتی دکھائی دی۔ عمران کار تیزی سے پارکنگ کی طرف لے آیا۔

عمران اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ جوانا بھی تھا۔ عمران نے کار

پارکنگ میں روکی تو ٹائیگر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔ وہ میک اپ میں تھا لیکن عمران نے اسے فوراً پہچان لیا۔

''پاؤل آیا یا نہیں''...... عمران نے کار سے نکل کر سلام و دعا کے بعد اس سے پوچھا۔

''وہ آ چکا ہے باس اور اپنے آفس میں موجود ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ۔ میں احتیاطاً رانا ہاؤس سے جوانا کو یہاں لے آیا ہوں تاکہ یہاں اگر کوئی گڑبڑ ہو تو یہ اسے سنبھال سکے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے یس باس کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

''کیا جانتے ہو اس پاؤل کے بارے میں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ انتہائی سخت گیر بدمعاش مشہور ہے باس۔ وہ اس قدر سفاک ہے کہ لوگ اسے ریڈ لائن کہتے ہیں جو اپنے دشمن کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ یہاں کے بدمعاش تو اس کا نام سنتے ہی کانپنے لگ جاتے ہیں۔ اس نے بدمعاشوں کی ایسی فوج پال رکھی ہے جو ہر وقت مرنے مارنے پر آمادہ رہتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو اچھا کیا جو میں خود یہاں آ گیا اور اپنے ساتھ جوانا کو بھی لے آیا۔ ایسے خطرناک اور سفاک بدمعاشوں سے ملنے

کا زیادہ لطف آتا ہے۔ ویسے بھی جوانا کو ہاتھ پیر ہلائے کافی وقت ہو چکا ہے۔ اسی بہانے یہ اپنے ہاتھ پیر بھی کھول لے گا اور میں بھی اسے دو چار چپتیں لگا دوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ تینوں کمپاؤنڈ سے نکل کر کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کے ہال میں کافی رونق تھی۔ وہاں ہر طبقے کے افراد موجود تھے لیکن ان میں زیادہ تعداد غنڈے اور بدمعاش ٹائپ کے آدمیوں کی تھی۔ ہال میں تقریباً دس مشین گنوں سے مسلح افراد دیواروں سے پشت لگائے خاموش کھڑے تھے البتہ ان کی نظریں ہال میں سرچ لائٹوں کی طرح گھوم رہی تھیں جیسے وہ ہال میں موجود ایک ایک فرد پر نظر رکھ رہے ہوں۔

''یہ پاؤل کے آدمی ہیں۔ اگر یہاں کوئی دنگا فساد کرنے کی کوشش کرے تو یہ اسے ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر دیتے ہیں''...... ٹائیگر نے دیواروں کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے مسلح افراد کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ تو جنرل ہال معلوم ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ یہاں نیچے تہہ خانے بھی ہیں۔ جہاں ہر قسم کی آزادی ہے۔ اخلاق، مذہب اور قانون صرف اسی ایک ہال تک ہی محدود ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس پاؤل کا آفس کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں پاؤل کو جانتا تو ہوں لیکن اس سے کبھی میری ملاقات نہیں ہوئی اور میں اس کلب میں بھی کم ہی آتا ہوں اس لئے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ پاؤل کا آفس کہاں ہے۔ اس کا آفس یقیناً نیچے تہہ خانوں میں ہی ہو گا۔ میں کسی سے پوچھ لیتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کاؤنٹر کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی موجود تھی۔

''سنو لڑکی۔ پاؤل سے کہو کہ ایکریمین ریاست مشی گن کا ڈان بلیک سنیک اس سے ملنے آیا ہے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

''کون تم''...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں بلیک سنیک کا ادنیٰ خادم ہوں یہ ہیں بلیک سنیک''...... ٹائیگر نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا لڑکی نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا اور پھر برا سا منہ بنا کر رہ گئی۔ عمران چونکہ میک اپ میں نہیں تھا اس لئے اس کے چہرے پر وہ کرختگی، درشتگی اور سفاک پن دکھائی نہ دے رہا تھا جو خوفناک اور ڈان قسم کے بدمعاشوں کے چہروں پر ثبت ہوتا ہے۔

''سوری مسٹر۔ باس کسی سے نہیں ملتا''...... لڑکی نے انتہائی سرد مہری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ یہاں موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ باس اپنے مخصوص دفتر میں موجود ہے لیکن اسے کسی بھی صورت میں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا ہے''...... لڑکی نے اسی انداز میں کہا۔

''میری اس سے فون پر بات کراؤ''...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔ اس کا سرد لہجہ سن کر ایک لمحے کے لئے لڑکی چونک پڑی اور حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگی اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ اب عمران کے چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی دکھائی دے رہی تھی۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں باس سے بات نہیں کرا سکتی۔ باس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کال کر کے کہا تھا کہ انہیں کسی بھی صورت میں ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... لڑکی نے اس بار قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے پلٹ کر جوانا کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر لڑکی بوکھلا گئی کہ جوانا نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی، جوانا نے یکلخت اس لڑکی کے عقب میں موجود شراب کی بوتلوں کے ریک پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ماحول یکلخت فائرنگ کی تیز آواز اور ریک میں موجود شراب کی بوتلیں ٹوٹنے کی ملی جلی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

''بلاؤ۔ اس پاؤل کو بلاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ ورنہ میرے ساتھی اس سارے کلب کو تباہ کر دیں گے''...... عمران نے اونچی

آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے اشارے پر ٹائیگر نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ہوائی فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ فائرنگ کی آواز اور عمران کی دھاڑ سے پورے ہال میں جیسے سکوت مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ جو لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے وہ بے اختیار بوکھلائے ہوئے اور خوفزدہ انداز میں اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہال میں موجود سارا سٹاف بھی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گیا۔ ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی گولڈن کلب میں ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے اور اتنی اونچی آواز میں دھاڑ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے مشین گن بردار بدمعاش بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

''بلاؤ۔ جلدی بلاؤ پاؤل کو۔ جلدی''...... عمران نے ایک بار پھر دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کے بولنے سے جیسے ہال میں یکلخت قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ مسلح افراد بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھ آئے۔

''کون ہو تم اور اس طرح کیوں گلا پھاڑ رہے ہو''...... ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک بدمعاش نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ دائیں جانب عمران کی طرف بڑھا تھا۔

''میں تمہاری موت ہوں سمجھے۔ خبردار۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ ورنہ بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... عمران نے اس سے بھی زیادہ غصیلے

لہجے میں کہا اور لمبا تڑنگا آدمی اس کی طرف بڑھتا بڑھتا رک گیا۔ اس نے اچانک ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے مسلح افراد کو بھی روک دیا۔

''رک جاؤ۔ یہ کوئی سر پھرا اور پاگل معلوم ہوتا ہے۔ اسے میں خود ہلاک کروں گا اپنے ہاتھوں سے''...... لمبے تڑنگے آدمی نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نام کیا ہے تمہارا''...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے جارحانہ لہجے میں کہا۔

''میرا نام جوگر ہے اور جوگر کی اس طرح توہین کرنے والا کوئی پاگل ہی ہو سکتا ہے''...... اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

''جوگر۔ ہونہہ۔ شکل سے تو تم جوکر دکھائی دیتے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تت تت۔ تم۔ تم مجھے جوکر کہہ رہے ہو۔ گریٹ جوگر کو۔ تم۔ تم پاگل ہو۔ بہت بڑے پاگل۔ تم جیسے حقیر کیڑوں کو مجھے اپنے پیروں تلے کچلنے کا شوق ہے۔ بھاگ جاؤ۔ جاؤ۔ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ مجھے اگر غصہ آ گیا تو میں تمہاری لاش گرا کر بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... جوگر نے انتہائی تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

''مجھے پلٹ کر بھاگنے کا شوق نہیں ہے بدصورت جوکر۔ میں یہاں تم جیسے حقیر مچھروں کو پیروں تلے مسلنے آیا ہوں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم مجھے مسلو گے۔ مجھے گریٹ جوگر کو۔ تمہاری یہ مجال۔ آؤ بڑھو آگے اور مجھے مسل کر دکھاؤ''...... گریٹ جوگر نے یکلخت انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اس نے تیزی سے مشین گن سیدھی کی مگر دوسرے لمحے عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور گریٹ جوگر بری طرح سے چیختا ہوا الٹ کر گر گیا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن فضا میں اچھلی جسے پلک جھپکنے سے بھی کم وقفے میں عمران نے ہوا میں ہی دبوچ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ گریٹ جوگر اٹھتا ہال میں ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ گریٹ جوگر کی چیخوں کا جیسے طوفان سا امنڈ آیا۔ عمران نے مشین گن پکڑتے ہی اس کا رخ گریٹ جوگر کی طرف کرتے ہوئے یکلخت اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ ادھر جوانا اور ٹائیگر نے بھی مشین پسٹلز کے رخ باقی مسلح افراد کی طرف کر دیئے۔

''خبردار۔ تم سب اپنا اسلحہ گرا دو ورنہ یہاں لاشوں کے ڈھیر لگا دیں گے''...... ٹائیگر نے وہاں موجود دوسرے مسلح افراد کی طرف دیکھ کر گرجتے ہوئے کہا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے اور اچانک ہو گیا تھا کہ کسی کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ ٹائیگر کی دھاڑ اس قدر خوفناک تھی کہ ان مسلح افراد کے ہاتھوں سے مشین گنیں خود بخود نکل کر نیچے جا گریں۔

''اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ فوراً''...... جوانا نے بھی گرج کر کہا تو ان سب کے ہاتھ تیزی سے اوپر اٹھتے چلے گئے۔ گریٹ جوگر چند

لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا تھا اور اس کے گرد خون کا تالاب بنتا جا رہا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم نے گریٹ جوگر کو ہلاک کر کے اپنی موت یقینی بنا لی ہے"...... ایک اور مسلح بدمعاش نے عمران کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جوانا کے مشین پسٹل سے ریٹ ریٹ ہوئی اور وہ بولنے والا چیختا ہوا اور لٹو کی طرح گھوم کر گرا اور تڑپتا ہوا ساکت ہو گیا۔

"اب اگر کسی نے پاؤل کو بلانے کے سوا دوسری کوئی بات کی تو اس کی موت ایسی ہی ہو گی"...... عمران نے غرا کر کہا لیکن اسی لمحے ایک اور بھاری ڈیل ڈول والے جسم کا مالک نوجوان تیزی سے قدم بڑھا کر اس کے سامنے آ گیا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

"رک جاؤ"...... اس نوجوان نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم مچھر۔ کیا تم بھی ان کی طرح مرنا چاہتے ہو"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں جونز ہوں۔ بلیک جونز"...... نوجوان نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس نوجوان نے چھلانگ لگائی اور توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح عمران کی طرف بڑھا۔ یہ واقعی ایک خوفناک داؤ

تھا۔ وہ گھومتا ہوا عمران کی طرف آیا تھا۔ جس انداز میں وہ گھومتا ہوا آگے بڑھا تھا اس سے مدمقابل کو رولنگ پوزیشن میں آنے والے کے داؤ کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا تھا اور یقیناً وہ مار کھا جاتا تھا۔ مگر عمران بھلا اس غنڈے کے داؤ میں کیسے آ سکتا تھا۔

اسی لئے جیسے ہی بلیک جونز فضا میں اچھل کر گھومتا ہوا عمران کی طرف آیا عمران نے ایک قدم آگے بڑھایا اور پھر عمران نے یکلخت اپنا جسم کمان کی طرح الٹا جھکایا اور بائیں ہاتھ کا مکا پوری قوت سے بلیک جونز کی عین گردن پر مار دیا۔ بلیک جونز جھٹکا کھا کر چیختا ہوا قلابازی کھانے والے انداز میں گھوما اور پلٹ کر زور دار دھماکے سے پشت کے بل فرش پر آ گرا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے جسم کو رول بیک کرتے ہوئے اپنے دونوں گھٹنے جوڑے اور پوری قوت سے بلیک جونز پر چھلانگ لگا دی۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر بلیک جونز تیزی سے گھوم کر پیٹ کے بل لیٹ گیا۔ یہی اس کی غلطی تھی۔ عمران نے اسے ڈاج دینے کے لئے چھلانگ لگائی تھی۔ بلیک جونز جیسے ہی پلٹا عمران گھٹنوں کے بل بلیک جونز کی کمر پر اس قوت سے گرا تھا کہ بلیک جونز کی ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ساتھ اس کی کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور بلیک جونز کے حلق سے نکلنے والی چیخ اس قدر دلخراش تھی جس سے ہال میں موجود ہر شخص کا نہ صرف دل کانپ اٹھا بلکہ وہ خوف سے کئی قدم پیچھے ہٹ گئے۔ ان سب کی آنکھیں جیسے خوف سے پھٹ پڑی

تھیں۔

بلیک جونز کے خوفناک داؤ سے خود کو بچا کر عمران نے اس پر جس طرح جوابی وار کیا تھا اسے دیکھ کر وہ سب ساکت ہو کر رہ گئے تھے۔ اس قدر حیرت انگیز اور خوفناک لڑاکا انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا جس نے ایک ہی وار میں طاقتور بلیک جونز کی ہڈیاں توڑ کر رکھ دی تھیں۔ اب وہ سب عمران کی طرف حیرت اور خوف بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''بس۔ تم میں یہی تھا سورما۔ کوئی اور ہے جو میرے ہاتھوں مرنا چاہتا ہے''...... عمران نے چھلانگ لگا کر بلیک جونز کی کمر سے اترتے ہوئے کہا۔ بلیک جونز ساکت ہو گیا تھا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہہ نکلا تھا جو اس کے اردگرد تیزی سے پھیل رہا تھا۔

''کون ہو تم اور یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... اچانک سیڑھیوں کے اوپر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے ایک بھاری بھرم اور گینڈے جیسا انسان دھم دھم کرتا ہوا سائیڈ پر موجود سیڑھیاں اتر کر نیچے آتا دکھائی دیا۔ اس آدمی کے چہرے پر سفاکی اور درندگی کے ساتھ ساتھ خباثت کے تاثرات بھی نمایاں تھے اور اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں جیسے ان میں خون بھرا ہوا ہو۔ وہ بے حد طاقتور اور ٹھوس جسم کا مالک تھا جیسے وہ کوئی دیو ہو۔

''یہ پاؤل ہے۔ میں نے یہاں آ کر اس کا حلیہ معلوم کر لیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو۔ کیا تماشہ ہے یہ سب''...... پاؤل نے نیچے آتے ہی بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تماشہ ہی ہے اور اس تماشے میں تم جیسے جوکر کی ہی کمی تھی۔ آؤ۔ تم بھی اس تماشے میں شامل ہو جاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو''...... پاؤل نے گرجتے ہوئے کہا۔

''تم پاؤل ہو۔ اس کلب کے مینجر''...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد مہری سے کہا۔

''ہاں۔ میں ہی ہوں پاؤل۔ اس کلب کا مالک بھی اور مینجر بھی''...... پاؤل نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

''اچھا ہوا جو تم خود یہاں آ گئے ورنہ مجھے تمہارے ان پالتو کتوں کی لاشیں گرا کر ہی تم تک پہنچنا پڑتا''...... عمران نے غرا کر کہا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ پاؤل کچھ سمجھتا یکلخت اس پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ عمران نے آگے بڑھتے ہی اس پر چھلانگ لگائی اور ہوا میں بلند ہوتے ہی اس پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے اس کے سر کی زور دار ٹکر کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح پاؤل کے سینے پر پوری قوت سے پڑی تو پاؤل بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل ایک زور دار

دھماکے سے فرش پر گرا۔ عمران نے فوراً فضا میں ایک اور قلابازی کھائی اور اس نے گھومتے ہوئے دونوں ٹانگیں جوڑ کر فرش پر گرے ہوئے پاؤل کے چہرے پر جوتوں کی ضرب لگا دی۔ پاؤل جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا ضرب کھاتے ہی اس کا سر زور سے فرش سے ٹکرایا اور اس کے منہ سے پہلے سے بھی زیادہ تیز اور دردناک چیخ نکلی۔ ابھی اس کی چیخ ختم ہوئی ہی تھی کہ اچانک فضا ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور مختلف افراد کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھی۔ عمران کو پاؤل پر حملہ کرتے دیکھ کر مسلح افراد نے بھی تیزی سے جھک کر نیچے گری ہوئی اپنی مشین گنیں اٹھانے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں جوانا اور ٹائیگر کے مشین پسٹل گرجے تھے اور محافظ اپنے ہی خون میں نہاتے ہوئے اور لٹوؤں کی طرح گھومتے ہوئے گر گئے اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔ ایک ساتھ اتنے محافظوں کو گولیوں کا شکار بنتے دیکھ کر ہال میں جیسے بھگدڑ سی مچ گئی۔ لوگوں نے سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا تھا اور جس کا جدھر سینگ سما رہا تھا بھاگ رہا تھا۔ ٹائیگر اور جوانا اس صورتحال سے نپٹنے کے لئے پہلے سے ہی تیار تھے۔

"اٹھو مچھر کی اولاد۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے جھک کر پاؤل کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور اس بھاری بھرکم پاؤل کو ایک زور دار جھٹکا دے کر انتہائی حیرت انگیز طور پر اٹھا کر کھڑا کر

دیا۔ دوسرا جھٹکا کھاتے ہی پاؤل کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کاؤنٹر سے زور دار دھماکے سے ٹکرایا اور پھر وہ جیسے ہی نیچے گرا عمران برق رفتاری سے اس کی طرف بڑھا۔ ایک لمحے کے لئے وہ پاؤل پر جھکا اور دوسرے لمحے پاؤل جیسا دیو ایک بار پھر اس کے ہاتھوں میں اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور سر سے بلند کرتے ہوئے اس نے ہاتھ گھمائے اور پاؤل کو پوری قوت سے نیچے پٹخ دیا۔ پاؤل کے حلق سے تیز اور دردناک چیخیں نکلنے لگیں اور وہ ٹھوس فرش پر یوں تڑپنے لگا جیسے فرش سے ٹکراتے ہی اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ عمران نے اس پر قناعت نہ کی۔ اس نے آگے بڑھ کر پاؤل کے پہلو میں ٹھوکر مار کر اس کا جسم الٹایا اور اس کے دونوں پیر پکڑ کر اوپر اٹھا دیئے اور پھر اس نے اپنا پیر پاؤل کی گردن پر رکھ کر اس کی ٹانگوں کو پیچھے کی جانب اس انداز میں موڑ دیا جیسے کمان مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ پاؤل کا جسم بری طرح سے پھڑکنا شروع ہو گیا۔ وہ جس داؤ میں پھنسا ہوا تھا اگر عمران زوردار جھٹکا دے دیتا تو پاؤل کی ریڑھ کی ہڈی یا پھر اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ جاتی۔

"رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو۔ فار گاڈ سیک مجھے چھوڑ دو۔ کون ہو تم۔ کیا چاہتے ہو۔ چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ میں مر جاؤں گا"...... پاؤل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ مرنے سے ڈرتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں

کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں مرنے سے ڈرتا ہوں۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ میں نہیں مرنا چاہتا''...... پاؤل نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر مرنے سے بچنا چاہتے ہو تو پھر تم اس بات کا اقرار کرو کہ تمہاری اوقات میرے سامنے کسی مچھر سے زیادہ نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنے پیروں تلے حقیر مکوڑے کی طرح مسل سکتا ہوں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم دلیر ہو۔ میں حقیر مکوڑا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مچھر ہوں۔ میں۔ میں''...... پاؤل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ اب اس حقیقت سے انکار مت کرنا ورنہ دوسری بار تمہارا اس سے بھی بھیانک حشر ہو گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پاؤل کی گردن سے پیر ہٹا لیا اور اس کی ٹانگیں چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ پاؤل چند لمحے اسی طرح زمین پر پڑا زور زور سے ہانپتا رہا۔ اس کا چہرہ بری طرح سے مسخ ہو چکا تھا اور اس کے نتھنوں سے تیز سانسیں لینے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ اپنی گردن مسلتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ نارمل ہو گیا۔

''تت تت۔ تم ہو کون۔ میں نے تم جیسا خوفناک فائٹر کبھی نہیں

دیکھا''...... پاؤل نے عمران کی جانب متوحش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک سیدھا سادا عام انسان''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سیدھا سادا عام انسان۔ نہیں نہیں۔ تم عام انسان نہیں ہو سکتے۔ تم نے جس طرح سے بلیک جونز کو ہلاک کیا ہے اور پھر تم نے مجھ جیسے طاقتور انسان کو جس انداز میں شکست دی ہے میں مر بھی جاؤں تو اس بات پر یقین نہیں کر سکتا کہ تم سیدھے سادے اور عام انسان ہو''...... پاؤل نے کہا۔

''تو پھر تم اپنی مرضی سے جو چاہے سمجھ لو''...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ۔ کون ہو تم''...... پاؤل نے کہا۔

''میں بلیک سنیک ہوں۔ مشی گن کا ڈان''...... عمران نے کہا تو پاؤل اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا چلا گیا۔

''بلیک سنیک۔ تت تت۔ تم مشی گن کے وہی مشہور بلیک بلیک ہو جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب تک وہ روزانہ اٹھ دس افراد کو ہلاک نہیں کر دیتا اس وقت تک وہ سکون سے نہیں سوتا''...... پاؤل نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں وہی بلیک سنیک ہوں''...... عمران نے لا پرواہی

سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اسی لئے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ میرے آدمیوں نے اور خود میں نے تمہیں نہ پہچان کر بڑی غلطی کی ہے۔ آئی ایم سوری بلیک سنیک۔ رئیلی ویری سوری۔ میرے آدمیوں نے تمہیں نہ پہچان کر تمہارے ساتھ جو بدسلوکی کی تھی اس کے لئے میں تم سے شرمندہ ہوں اور تم سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں آ رہے ہو تو میں تمہیں ایئر پورٹ پر خود رسیو کرنے پہنچ جاتا۔ تمہارے راستے میں ریڈ کارپٹ بچھا دیتا۔ فار گاڈ سیک مجھے معاف کر دو۔ حقیقتاً یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم خود چل کر میرے کلب میں آئے ہو۔ میں تمہارے سامنے واقعی حقیر کیڑا ہوں۔ اگر تم مجھ سے دوستی کرو گے تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی اور مجھے اس پر بے حد فخر ہوگا۔ بے حد فخر''...... پاؤل نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنا ہاتھ مصافحے کے لئے اس کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔ وہ ایسے بدمعاشوں کی نفسیات سے واقف تھا۔ ایسے بدمعاشوں کو ہنٹر ماسٹرز کی طرح سدھارنا پڑتا تھا اور جب تک ان کی کھال نہ ادھڑ جائے اس وقت تک یہ نہیں سدھرتے اور جس کے سامنے یہ اپنی شکست تسلیم کر لیں ان کے سامنے اپنا سر خم کرنا بھی بڑائی سمجھتے تھے۔ اسی لئے عمران نے یہ سارا کھڑاک کیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ پاؤل جیسا طاقتور بدمعاش بھی اس کے سامنے اب بچھا جا رہا تھا۔ عمران نے اس کے لہجے

میں خلوص محسوس کر لیا تھا جو مصنوعی نہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ ایسے بدمعاش جب ایک بار خلوصِ دل سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پھر وہ اس دوستی کو ہر صورت میں نبھاتے ہیں پھر وہ منافقت سے کام نہیں لیتے۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری دوستی قبول ہے۔ تم بھی ایک بہادر اور طاقتور انسان ہو اور مجھے ایسے انسان پسند ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پاؤل کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''شکریہ۔ تمہارا بے حد شکریہ بلیک سنیک۔ تم نے میری دوستی قبول کر کے مجھے جو عزت دی ہے وہ میں تادم مرگ نہیں بھولوں گا اور اپنی اس دوستی کے لئے مجھے تمہارے لئے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا۔ ہر صورت کروں گا''...... پاؤل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب ساری باتیں یہیں کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ آؤ۔ میرے ساتھ آؤ۔ میرے دفتر میں۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں''...... پاؤل نے کہا اور پلٹ کر تیزی سے ان سیڑھیوں کی طرف بڑھا جن سے اتر کر وہ نیچے آیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اب ہال میں مکمل سکوت طاری ہو گیا تھا۔ جن لوگوں نے بھاگنا تھا وہ بھاگ چکے تھے۔ ویٹر اور ہال کی انتظامیہ فوراً حرکت میں آ گئی تھی اور

انہوں نے وہاں مرنے والے غنڈے کی لاش ہٹانے کے ساتھ ہال کی صفائی کا کام کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ پاؤل انہیں ایک ہال نما بڑے کمرے میں لے آیا جو دفتر کے انداز میں انتہائی قیمتی سامان سے سجا ہوا تھا۔

''آؤ آؤ بلیک سنیک۔ آؤ بیٹھو'' ...... پاؤل نے مسرت بھرے لہجے میں انہیں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا، عمران کے پیچھے تن کر کسی دیو کی طرح کھڑا ہو گیا۔

''کیا پیو گے۔ یہاں ایک سے بڑھ کر ایک اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور انتہائی حد تک پرانی اور نایاب شراب موجود ہے'' ...... پاؤل نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے ڈاکٹرز نے شراب پینے سے منع کر رکھا ہے اور میرے وفادار ساتھیوں نے بھی میری وجہ سے پینا چھوڑ دیا ہے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ اس عمر میں ڈاکٹروں نے تمہیں پینے سے منع کیا ہے۔ کیوں'' ...... پاؤل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کڈنی پرابلم'' ...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی تمہیں شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے۔ تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھی بھی نہیں پیتے تو میں بھی اب تمہارا دوست ہوں اس لئے تمہاری موجودگی میں، میں بھی نہیں پیوں

گا'' ...... پاؤل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان باتوں کو چھوڑو۔ تم بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم سے چند باتیں پوچھنی ہیں۔ تم میرے دوست بن گئے ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم میری باتوں کا سچ اور درست جواب دو گے'' ...... عمران نے کہا تو وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے'' ...... پاؤل نے کہا۔

''کل رات تم نے یا تمہارے ساتھیوں نے جن کی تعداد دو تھی آفیسرز کالونی کی ایک رہائش گاہ کے باہر ایک کار پر حملہ کیا تھا۔ اس کار میں پاکیشیا کے ایک معروف سائنس دان سرداور تھے۔ کار میں ان کے ساتھ ڈرائیور تھا۔ کار پر زبردست فائرنگ کی گئی تھی'' ...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو پاؤل بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ تو تم یہاں اس مقصد کے لئے آئے ہو'' ...... پاؤل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو'' ...... پاؤل نے اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ تمہارا مشن ناکام ہو گیا ہے'' ...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو پاؤل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''مشن ناکام ہو گیا ہے۔ کیا مطلب'' ...... پاؤل نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''سرداور ہلاک نہیں ہوئے ہیں وہ ابھی زندہ ہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو پاؤل کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے اور پال میک نے سرداور کی کار پر بے تحاشہ فائرنگ کی تھی۔ کار میں سرداور اور ان کا ڈرائیور موجود تھا۔ ہم نے دونوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا پھر کیسے ممکن ہے کہ وہ دونوں زندہ بچ گئے ہوں''...... پاؤل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس کا داؤ کامیاب رہا تھا۔ پاؤل نے سرداور پر حملے کی ذمہ داری قبول کر لی تھی۔

''میں نے کب کہا کہ دونوں زندہ ہیں۔ ڈرائیور گولیوں سے چھلنی ہوا تھا وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تھا جبکہ سرداور کو چھ گولیاں لگی تھیں۔ انہیں فوراً ہسپتال لے جایا گیا اور ان کے جسم سے گولیاں نکال کر ان کی جان بچا لی گئی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے پچھلی سیٹ پر بیٹھے سرداور کا جسم خون سے لت پت دیکھا تھا پھر وہ کیسے زندہ بچ سکتا ہے''...... پاؤل نے کہا۔

''یہی سچ ہے۔ تمہیں یقین نہیں تو پال میک کو کال کر کے اس

سے پوچھ لو۔ مجھے یقین ہے اسے بھی اس بات کی خبر مل چکی ہو گی کہ جسے اس نے ٹارگٹ کیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوا ہے''...... عمران نے کہا تو پاؤل اس کی جانب غور سے دیکھنے لگا۔

''تم ہو کون اور تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ سرداور اتنی گولیاں لگنے کے باوجود زندہ ہے''...... پاؤل نے اس کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جس سروس کے لئے پال میک کام کرتا ہے۔ اس سروس نے مجھے سپیشل طور پر ہائر کیا ہے تاکہ میں اس بات کا پتہ لگا سکوں کہ پال میک اور تمہیں جسے ٹارگٹ کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ ٹارگٹ ہٹ ہوا ہے یا نہیں اور ایسا نہیں ہوا ہے۔ مجھے ہائی کمان کو جواب دینا ہے لیکن اس سے پہلے میں نے سوچا کہ ایک بار تم سے اور پال میک سے بات کر لوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن میرا تو کسی سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پال میک نے تو مجھے اس کام کے لئے ہائر کیا تھا۔ اس نے مجھے اس کام کا بڑا معاوضہ دیا تھا۔ چونکہ اس نے میری امید سے زیادہ مجھے معاوضہ دیا تھا اس لئے اس کی معاونت کے لئے میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا تھا اور پھر اس کے کہنے پر میں نے سرداور کی کار پر فائرنگ کی تھی۔ میری گن میں کوئی فالٹ آ گیا تھا اس لئے میں کار پر زیادہ فائرنگ نہ کر سکا لیکن پال میک نے تسلسل کے ساتھ فائرنگ کی تھی اور کار کو چھلنی کر دیا تھا''...... پاؤل نے کہا۔

”مجھے تفصیل بتاؤ۔ کیسے ہوا تھا یہ سب کچھ اور تم پال میک کو لے کر آفیسرز کالونی میں کیسے داخل ہوئے تھے وہ بھی اس قدر جدید اسلحہ کے ساتھ۔ تم اگر میرے بارے میں جانتے ہو تو پھر تمہیں یقیناً یہ بھی معلوم ہو گا کہ میں دوستوں کا دوست ہوں اور جو دوست مجھ سے دوستی نبھائے تو میں اس کے لئے جان بھی دے سکتا ہوں لیکن اگر کوئی دوست بن کر مجھے ڈاج دینے کی کوشش کرے یا پھر مجھ سے جھوٹ بولے تو پھر اس کا انجام برا ہوتا ہے بہت برا۔ تم سے تفصیل معلوم کر کے میں ہائی کمان کو رپورٹ کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس معاملے میں پال میک کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا جا سکے کہ اس نے ڈھنگ سے کام نہیں کیا ہے۔ چونکہ وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہائی کمان جلد ہی اس کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے ساتھ ساتھ تم بھی لپیٹ میں آ سکتے ہو اور پال میک کے ساتھ جتنے بھی افراد تھے ہائی کمان انہیں بھی موت کے گھاٹ اتار سکتی ہے۔ تم نے میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اس لئے میں تمہیں ہائی کمان کے قہر سے بچا سکتا ہوں۔ میں اس معاملے سے تمہارا نام یکسر غائب کر سکتا ہوں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم دوست بن کر دوستی نبھاتے ہو یا پھر پال میک کے ساتھ ہائی کمان کے قہر کا شکار بنتے ہو“...... عمران نے کہا تو پاؤل کے چہرے پر حقیقتاً خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”مم مم۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں سچ سچ“...... پاؤل

نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”میں نہیں جانتا کہ تمہارا اور پاؤل کا کس تنظیم سے تعلق ہے۔ مجھ سے ملنے وہ خود آیا تھا۔ اس نے مجھے تمہاری طرح ایکریمیا کے مشہور زمانہ انڈر ورلڈ کنگ، کنگ ٹام کا حوالہ دیا تھا جو پورے ایکریمیا میں دہشت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اسے ٹارگٹ کلنگ کے لئے بھیجا گیا ہے اور اس کا ٹارگٹ ایک بوڑھا سا انسان ہے۔ اس نے مجھے اس بوڑھے آدمی کا نام نہیں بتایا تھا لیکن اس نے جب بتایا کہ وہ بوڑھا آدمی آفیسرز کالونی میں رہتا ہے تو میں سمجھ گیا کہ اس کا ٹارگٹ کوئی سرکاری آدمی ہے کوئی بڑا سرکاری آدمی۔ پہلے تو میں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا لیکن جب اس نے مجھے پانچ لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک دیا تو میری آنکھیں پھیل گئیں۔ اس نے کہا میرا معاوضہ دس لاکھ ڈالرز ہو گا۔ پانچ لاکھ ڈالرز ایڈوانس اور پانچ لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک وہ کام ہونے کے بعد دے گا۔ میں نے ایک آدمی کے قتل کے لئے آج تک اتنی رقم نہیں کمائی تھی۔ اس رقم کے ملنے سے میری لائف بن سکتی تھی اس لئے میں نے اس کی بات مان لی اور اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس سے اس معاملے میں کوئی سوال نہیں کروں گا۔ ضرورت ہوئی تو وہ خود ہی مجھے سب کچھ بتا دے گا۔ مجھے صرف اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہے

اور بس۔ چنانچہ میں نے فوراً اس کی بات مان لی۔ میرا ایک آدمی ہے جس کا ایک دوست اس آفیسرز کالونی کی ایک رہائش گاہ میں ملازم ہے۔ میرے کہنے پر میرا آدمی وہاں اس سے ملنے کے بہانے پہنچ گیا۔ وہ خفیہ طور پر اپنے ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول لے گیا تھا۔ چونکہ وہ پہلے بھی اس رہائش گاہ میں آتا جاتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس رہائش گاہ میں کون کون رہتا ہے''...... پاؤل نے کہا اور پھر وہ جیسے سانس لینے کے لئے رک گیا۔

''کون کون رہتا تھا وہاں۔ کس کی رہائش گاہ تھی وہ''...... اس کے خاموش ہونے پر عمران نے پوچھا۔

''وہ کسی ریٹائرڈ جج کی رہائش گاہ تھی۔ وہاں جج اور اس کی بیوی رہتی تھی۔ ان کی چونکہ کوئی اولاد نہیں ہے اس لئے ان دونوں کے سوا وہاں کوئی نہیں رہتا تھا البتہ ان کے چند ملازم اور دو گارڈز تھے۔ میرے آدمی کا دوست وہاں ڈرائیور کا کام کرتا ہے۔ میرے آدمی نے وہاں جا کر رہائش گاہ میں گیس کیپسول توڑ کر وہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر کے ہلاک کر دیا اور اس رہائش گاہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد سب سے پہلے میں اور پال میک وہاں پہنچے۔ ہمارے ساتھ دو اور آدمی تھے۔ ہم نے رہائش گاہ صاف کی اور پھر ہم نے وہاں موجود افراد کا میک اپ کر لیا۔ میرے ایک آدمی کا قد کاٹھ اس جج سے ملتا تھا اس لئے پال میک نے اس کا میک اپ کر

کے اسے جج جیسا بنا دیا اور پھر ہمارے لئے اس رہائش گاہ میں اور خاص طور پر آفیسرز کالونی آنے جانے میں کوئی مسئلہ نہ رہا۔ اپنے آدمی کو جس کا نام ہیری ہے جج بنانے کے بعد مجھے آفیسرز کالونی میں آنے جانے کا خصوصی پاس مل گیا تھا اس لئے میں وہاں اپنی کار بھی لے جاتا تھا اور اس کار کی چیکنگ بھی سرسری ہوتی تھی اس لئے مجھے وہاں اسلحہ پہنچانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ میں اور میرے ساتھی اس جج کی رہائش گاہ پر قابض تھے۔ جس آدمی پر حملہ کر کے اسے ٹارگٹ کرنا تھا اس کے بارے میں پال میک خود ہی معلومات حاصل کر رہا تھا۔ ہمیں اس نے مناسب وقت کا انتظار کرنے کا کہا تھا اور پھر ایک رات اس نے مجھے ساتھ لیا۔ چونکہ ہماری کار پہلے ہی آفیسرز کالونی میں موجود تھی اس لئے ہم دونوں سیاہ لباس پہن کر کار میں سوار ہوئے اور پھر پال میک ہمیں اس رہائش گاہ کے پاس لے گیا جہاں ہم نے ایک بوڑھے آدمی کو ٹارگٹ کرنا تھا۔ ہم کار میں ہی انتظار کر رہے تھے پھر رات کے وقت جب مطلوبہ رہائش گاہ کے پاس ایک سرکاری کار آ کر رکی تو پال میک مجھے لے کر کار سے باہر آیا اور پھر ہم نے ایک ساتھ اس آنے والی کار پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ میں نے اور پال میک نے آگے بڑھ کر کار میں موجود دونوں آدمیوں کو دیکھا جو خون میں لت پت تھے۔ وہ ساکت ہو چکے تھے اس لئے پال میک اور میں فوراً اپنی کار میں آئے اور پھر ہم کار لے کر واپس اس جج کی رہائش گاہ پہنچ

گئے جس پر ہمارا قبضہ تھا۔ وہاں جا کر جب میں نے پال میک سے سوال کیا کہ وہ بوڑھا آدمی کون تھا جسے ہم نے ٹارگٹ کیا ہے تب اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیا کا معروف سائنس دان سر داور ہے۔ اتنی بڑی ہستی کو ہلاک کرنے کا سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ میں سمجھ گیا تھا کہ اس سائنس دان کی ہلاکت کے بعد پاکیشیا میں طوفان آ جانا ہے۔ ٹارگٹ کلنگ کے لئے چونکہ میری کار استعمال کی گئی تھی اس لئے میں نے اس رہائش گاہ میں ہی رک کر کار کی نمبر پلیٹ اور اس کا رنگ بدلوا لیا اور پھر اس کار کو وہاں سے نکال لایا''...... پاؤل نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تم یہ نہیں جانتے کہ پال میک کس تنظیم کے لئے کام کرتا ہے یا اس کا تعلق کس کرمنل گروہ سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ نہ اس نے بتایا اور نہ میں نے پوچھا''...... پاؤل نے کہا۔

''کیا پال میک اس کا اصل نام ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اصل ہے یا نقل۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ اس نے جو نام بتایا ہے وہی میں تمہیں بتا رہا ہوں''...... پاؤل نے جواب دیا۔

''اب کہاں ہے وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''اسی رہائش گاہ میں۔ وہ اس رہائش گاہ میں خود کو سیف سمجھتا ہے اور آج رات وہ وہاں سے نکل جائے گا۔ وہ کرانس جانا چاہتا ہے اور آج رات کی فلائٹ میں اس نے اپنی سیٹ بھی کنفرم کرا لی

ہے''...... پاؤل نے جواب دیا۔

''تمہارے ساتھی بھی اس کے ساتھ وہاں موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ سب ابھی وہیں ہیں۔ جیسے ہی پال میک وہاں سے روانہ ہو گا میرے ساتھی بھی وہاں سے نکل جائیں گے''۔ پاؤل نے جواب دیا۔

''کیا وہ میک اپ میں رہتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ میک اپ میں رہتا ہے اور وہ جتنے دن میرے ساتھ رہا ہے روز ہی نیا میک اپ کرتا تھا''...... پاؤل نے جواب دیا۔

''تم نے اس کا اصل چہرہ تو دیکھا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہ میرے سامنے کبھی اصل چہرے میں نہیں آیا۔ وہ ہمیشہ نئے روپ میں میرے سامنے آتا تھا۔ وہ اس قدر حیرت انگیز انداز میں روپ بدلتا ہے کہ مجھے بھی اسے پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ خود اپنے بارے میں نہ بتا دے کوئی اسے نہیں پہچان سکتا''...... پاؤل نے کہا۔

''تمہارے سامنے اب تک وہ کتنی بار روپ بدل چکا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''غالباً دس بار''...... پاؤل نے کہا۔

''وہ تمہارے سامنے جس جس روپ میں آیا تھا مجھے اس کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم اس قدر گہرائی سے اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... پاؤل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ پھر میں تمہیں تمہارے کیوں کا جواب بھی دے دوں گا"...... عمران نے کہا تو پاؤل چند لمحے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے پال میک کے ان میک اپ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جو پال میک نے بدلے تھے۔

"اب ایک آخری بات بتاؤ پھر تمہاری چھٹی"...... عمران نے کہا تو پاؤل بری طرح سے چونک پڑا۔

"چھٹی۔ کیا مطلب"...... پاؤل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے تم سے مزید میں کوئی بات نہیں پوچھوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پوچھو کیا ہے آخری بات"...... پاؤل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جس جج کی رہائش گاہ پر تم نے اپنے ساتھی کے ذریعے قبضہ کرایا تھا۔ ان کے بارے میں تم نے بتایا ہے کہ تمہارے ساتھی نے کوٹھی میں داخل ہو کر گیس کیپسول توڑ کر انہیں ان کے گارڈز اور ملازمین کے ساتھ بے ہوش کیا تھا۔ یہ بتاؤ کہ وہ سب زندہ ہیں یا تم نے انہیں بھی ہلاک کرا دیا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"جب تک میرے اور میرے دوسرے آدمیوں کے لئے آفیسرز

کالونی میں داخل ہونے کے لئے اس نے پاسز جاری نہیں کئے تھے تب تک وہ زندہ تھے لیکن چونکہ وہ رہائش گاہ ہمارے لئے بعد میں بھی کام آ سکتی تھی اس لئے ہم نے ان سب کو ختم کر دیا تھا"۔ پاؤل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے انسانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح ہلاک کرنے کا کوئی ملال نہ ہو۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے آدمیوں نے ان کی لاشیں رہائش گاہ کے عقبی خالی پلاٹ میں دفنا دی تھیں"...... پاؤل نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس رہائش گاہ کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو پاؤل نے اسے نمبر بتا دیا۔ اسی لمحے عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ تم اس طرح سے کیوں اٹھ کھڑے ہوئے ہو۔ اب بتاؤ کہ تم مجھ سے پولیس آفیسروں کی طرح پال میک کے بارے میں کیوں پوچھ گچھ کر رہے تھے"...... پاؤل نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نہ صرف بے گناہ لوگوں کے قاتل ہو بلکہ تم نے پاکیشیا کے ایک عظیم اور وطن پرست سائنس دان کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ تمہارا یہ جرم ناقابل معافی ہے جس کی تمہیں معافی نہیں دی جا سکتی"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو پاؤل ایک جھٹکے سے

اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں تو ہو''...... پاؤل نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''جوانا اسے آف کر دو''...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کا حکم سنتے ہی جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ پاؤل کچھ کہتا تڑتڑاہٹ ہوئی اور پاؤل چیختا ہوا اور لٹو کی طرح گھومتا ہوا اپنی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت الٹتا چلا گیا۔ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے اسے معلوم تھا کہ فائرنگ کی آواز اور پاؤل کے چیخنے کی آواز اس کمرے سے باہر نہ گئی ہو گی۔ اس لئے وہ اطمینان کے ساتھ پاؤل کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر اور جوانا بھی باہر آ گئے۔ چونکہ عمران کا جارحانہ انداز اور خاص طور پر پاؤل جیسے طاقتور بدمعاش کو اس کے سامنے بچھتا دیکھ کر ہال میں موجود افراد پہلے ہی اس سے مرعوب ہو چکے تھے اس لئے انہیں پاؤل کے آفس سے باہر آتے دیکھ کر اور ہال سے باہر جاتے دیکھ کر کسی نے کوئی بات نہ کی تھی۔ وہ سب باہر آئے اور پارکنگ کی

طرف بڑھتے چلے گئے۔

''تم جوانا کو آفیسرز کالونی لے جاؤ۔ پاؤل نے جس کوٹھی کا پتہ بتایا ہے وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دو اور پال میک کو رانا ہاؤس پہنچا دو۔ یاد رہے پال میک کو زندہ اور ہر حال میں رانا ہاؤس پہنچنا چاہئے''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

زاٹان کے دارالحکومت ہنٹن کی بیس منزلہ عمارت کے آٹھویں فلور کے لگژری فلیٹ میں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیڈ روم میں انتہائی آرام دہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے سامنے ایک خوبصورت نئے ماڈل کا انتہائی مہنگا آئی فون موجود تھا جس کے ساتھ ہینڈ فری لگا ہوا تھا جو اس نے کانوں میں لگا رکھے تھے اور اس آئی فون پر وہ انتہائی دھیمے سروں میں موسیقی سن رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ نہایت دلچسپی اور انہماکی سے مخصوص موسیقی کو خوب انجوائے کر رہی ہے۔

اچانک اس کے سرہانے دائیں طرف پڑے ہوئے بیگ میں سے ہلکی سی میوزک کی آواز سنائی دی تو لڑکی بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھی۔ اس نے فوراً کانوں سے ہیڈ فونز نکالے اور آئی فون بند کر دیا اور جدید ساخت کا سیل فون اٹھا لیا اور سیل فون کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگی۔ اسکرین پر نیا نمبر فلیش ہو رہا تھا۔ اس نے فوراً

ایک بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''ہیلو۔ مرجینا بول رہی ہوں''...... لڑکی نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اسٹارک بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس''...... مرجینا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں ہو تم''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''فوراً آفس پہنچو''...... دوسری طرف سے سخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مرجینا کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ فوراً اٹھی اور تیزی سے واش روم میں گھستی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر اور مخصوص لباس پہن کر رہائشی عمارت سے باہر آئی اور پھر وہ سرخ رنگ کی سپورٹس کار میں سوار ہنٹن کی فراخ اور خوبصورت سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے کار ایک سپیشل کمرشل بلڈنگ کی عمارت کی پارکنگ میں لے جا کر روکی اور نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دس منٹ بعد وہ کمرشل عمارت کی پانچویں منزل کے ایک دروازے پر دستک دے رہی تھی جس کے باہر منیجر کے ساتھ

ساتھ امپورٹ ایکسپورٹ کی ایک کمپنی کی پلیٹ موجود تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھل گیا اور مرجینا اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخری حصے میں ایک میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان موجود تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترہ سا تھا لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

''کیا بات ہے اسٹارک۔ اس طرح اچانک مجھے کیوں کال کی ہے''...... مرجینا نے میز کے قریب جا کر بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر اطمینان سے اس پر بیٹھ گئی۔

''چیف تم سے بات کرنا چاہتا ہے مرجینا''...... نوجوان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک کرخت اور انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

''اسٹارک بول رہا ہوں چیف''...... اسٹارک نے کہا۔

''بولو''...... چیف نے کہا۔

''مرجینا آ گئی ہے چیف''...... اسٹارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بات کراؤ میری اس سے''...... چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... اسٹارک نے کہا اور پھر اس نے رسیور مرجینا

کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے ہاتھ بڑھا کر فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس چیف۔ مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مرجینا۔ تمہارے لئے ایک بری خبر ہے''...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور خشک سی آواز سنائی دی۔

''بری خبر۔ کیا ہوا''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

''تمہارا منگیتر فوسٹر ہلاک ہو گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا اسٹارک بھی بے اختیار چونک پڑا۔

''فوسٹر ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ کس طرح۔ وہ کس طرح سے ہلاک ہوا ہے۔ اوہ ویری بیڈ کیا ہوا ہے اسے۔ کیسے ہلاک ہوا ہے کہاں ہوا ہے''...... مرجینا نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو۔ وہ پاکیشیا ایک سپیشل مشن پر گیا تھا اور وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ اس نے دانت میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے کیونکہ اس کا منصوبہ ناکام ہو گیا تھا اور وہ دشمنوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا اور تم جانتی ہو کہ دشمنوں کے ہتھے چڑھنے کے بعد سپیشل ایجنٹس کو یہی کرنا پڑتا ہے''...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے چیف۔ اس کا منصوبہ کیسے ناکام ہو سکتا ہے۔ وہ تو ایسے فول پروف منصوبے بناتا ہے کہ آج تک اس کا کوئی منصوبہ کبھی ناکام نہیں ہوا تھا۔ یہ کیسا ہوا۔ کوئی تفصیل تو بتائیں۔ ویسے اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن افسوس میں نے ایک پسماندہ ملک میں اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ کاش میں اس کے ساتھ چلی جاتی۔ اگر میں اس کے ساتھ ہوتی تو وہ نہیں اس کے دشمن ہلاک ہوتے۔ کاش کاش"...... مرجینا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بہرحال۔ مجھے اس کی موت کا بے حد افسوس ہے مرجینا لیکن تم جانتی ہو کہ ہمارے پیشے میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ ناکامی کا مطلب ہمیشہ یقینی موت ہوتا ہے اس کے باوجود فوسٹر نے اپنے ملک اور اپنی سروس کی خاطر قربانی دی ہے میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ فوسٹر کی موت نے میری ایجنسی کا ذہین ترین ممبر مجھ سے چھین لیا ہے۔ اس کی ہلاکت کی تفصیل ابھی تک مجھے نہیں ملی جب ملے گی تو تم تک پہنچ جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تاسف اور انتہائی دکھ کے تاثرات تھے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے تھے اور اس کا چہرہ ایسا ہو گیا تھا جیسے وہ ابھی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے گی۔

"آئی ایم سوری مرجینا۔ یقین کرو یہ بات مجھے بھی نہیں معلوم تھی۔ ذاتی طور پر مجھے فوسٹر کی موت پر بے حد افسوس ہو رہا ہے۔ وہ میرا بہترین ساتھی تھا۔ اب میں تم سے ہمدردی کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا"...... اسٹارک نے کہا۔

"میرا منگیتر اب اس دنیا میں نہیں رہا مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اچانک کسی خلا میں پہنچ گئی ہوں۔ میں رونا چاہتی ہوں۔ میں اکیلی رہ کر اس کی یاد میں آنسو بہانا چاہتی ہوں اس کی ایک ایک بات یاد کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے میں جا رہی ہوں"...... مرجینا نے رندھی ہوئی آواز میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اس کے رہائشی فلیٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ فلیٹ میں پہنچ کر مرجینا واقعی بیڈ پر گر کر کافی دیر تک روتی رہی۔ جب اس کے دل کا غبار نکل گیا تو وہ ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھی اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واش روم سے واپس آئی تو اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی طاری تھی اس نے الماری کھول کر اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر بوتل کھول کر اس نے گلاس میں شراب ڈالی اور گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ آدھے سے زیادہ گلاس خالی کر کے اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔ اب اس کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا

تھا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کیسے ہو گیا یہ سب۔ فوسٹر اتنا بزدل تو نہیں تھا کہ دشمنوں کے
ہتھے چڑھنے پر وہ خود کو ان سے بچا نہ سکتا تھا۔ ایسا کیا ہوا تھا کہ
اسے خود کو ہلاک کرنا پڑا''...... مرجینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف نے مجھے تفصیل کیوں نہیں بتائی۔ اسے چاہئے تھا کہ
مجھے ان لوگوں کے نام بتاتے جن کی وجہ سے فوسٹر کو اپنی جان گنوانی
پڑی ہے۔ وہ کوئی خاص لوگ ہی ہو سکتے ہیں جن کے سامنے فوسٹر
اس قدر بے بس ہو گیا کہ اسے خود ہی اپنے آپ کو ہلاک کرنا پڑا۔
مجھے ان لوگوں کا پتہ لگانا ہوگا۔ جن کی وجہ سے فوسٹر نے اپنی جان
دی ہے میں ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ وہ
جو بھی ہیں اور پاکیشیا میں جہاں بھی ہیں میں انہیں کھود نکالوں گی
اور جب تک میں ان سے اپنے منگیتر کی موت کا بھیانک انتقام
نہیں لے لیتی میں چین سے نہیں بیٹھوں گی۔ میں جاؤں گی۔ ضرور
جاؤں گی پاکیشیا۔ اس کے لئے مجھے چیف اجازت دے یا نہ دے
یہ کام میں خود کروں گی۔ ہر صورت میں''...... مرجینا نے مسلسل
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس انداز میں مٹھیاں بھینچ بھینچ کر بڑبڑا
رہی تھی جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں فوسٹر کو ہلا کرنے والے
افراد کی اپنے ہاتھوں سے ہڈیاں توڑ رہی ہو۔ کچھ دیر تک وہ اسی
طرح سے بیٹھی بڑبڑاتی رہی اور فوسٹر کو یاد کرتی رہی پھر اس نے

خود کو سنبھالا اور پھر اس نے سامنے پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے
آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''مارج بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ تم۔ مجھے فوسٹر کی موت کا بے حد افسوس ہے مرجینا۔ وہ
واقعی ایک اچھا آدمی تھا جس کی موت پر ہر کوئی افسردہ ہے۔ میں تم
سے تعزیت کے لئے فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ
گئی''...... دوسری طرف سے افسوس بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تمہاری اس ہمدردی کا شکریہ مارج۔ میں فوسٹر کے لئے اب
تک روتی رہی ہوں لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ فوسٹر کی
موت کا ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح مطمئن ہو جائے گی۔ تم
مجھے یہ بتاؤ کہ وہ پاکیشیا کس مشن پر گیا تھا۔ اس کا منصوبہ کیا تھا اور
وہ کس طرح ناکام ہوا۔ مجھے پلیز ساری تفصیل بتا دو''...... مرجینا
نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات فون پر بتانے والی نہیں
ہے۔ تم اب کہاں ہو''...... مارج نے پوچھا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں''...... مرجینا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں پھر تفصیل سے بات ہو
گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو

گیا تو مرجینا نے رسیور رکھا اور شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ پھر وہ اس وقت تک مسلسل شراب پیتی رہی جب تک کال بیل کی آواز نہیں سنائی دی۔ کال بیل کی آواز سنتے ہی اس نے گلاس رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''کون ہے باہر''...... مرجینا نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

''مارج ہوں''...... باہر سے مارج کی آواز سنائی دی اور مرجینا نے دروازہ کھول دیا تو مارج جو بھاری مگر نہایت مضبوط جسم کا نوجوان تھا اندر داخل ہوا۔ مرجینا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آ گئے جہاں مرجینا بیٹھی شراب پی رہی تھی۔

''ہاں اب تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا تھا۔ فوسٹر کس مشن پر پاکیشیا گیا تھا اور وہ کون لوگ تھے جن کے سامنے فوسٹر بے بس ہو گیا تھا اور اسے خودکشی پر مجبور ہونا پڑا۔ چیف نے مجھے کچھ نہیں بتایا ہے۔ وہ مجھے ٹال گیا تھا اس لئے میں نے خاص طور پر تمہیں فون کیا تھا کیونکہ تم یقیناً جانتے ہو کہ فوسٹر کس مشن پر گیا تھا اور اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ بتاؤ۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ''...... مرجینا نے الماری سے ایک گلاس نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر اپنے گلاس کے ساتھ ساتھ دوسرے گلاس میں بھی شراب ڈال دی۔

''نہیں۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ چیف نے تمہیں ٹال دیا

تھا۔ جس وقت تم نے چیف سے تفصیل پوچھی تھی اس وقت تفصیل ہیڈکوارٹر تک پہنچی ہی نہیں تھی اب پہنچی ہے اور میرے یہاں آنے سے پہلے چیف نے مجھے خاص طور پر کہا کہ میں تمہیں جا کر تفصیل بتا دوں اور یہ بھی سچ ہے کہ چیف کو بھی فوسٹر کی موت سے بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے''...... مارج نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتی ہوں۔ چیف، فوسٹر کو بے حد پسند کرتا تھا اور وہ اسے ہارڈ ماسٹرز کا ہارڈ برج بلکہ سپر مائنڈ کہا کرتا تھا''...... مرجینا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ فوسٹر واقعی ایسا ہی تھا لیکن اس بار اس کا مقابلہ جس شخص سے تھا اس کی ذہانت کی بھی مثالیں دی جاتی ہیں۔ فوسٹر اگر ہارڈ ماسٹر کا ہارڈ برج اور سپر مائنڈ تھا تو وہ جس کی وجہ سے اسے خودکشی کرنی پڑی وہ بھی کوئی عام انسان نہیں بلکہ ماسٹر مائنڈ انسان ہے''...... مارج نے کہا تو مرجینا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''ماسٹر مائنڈ۔ اوہ۔ کون ہے وہ''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں پھر بات تمہاری سمجھ میں آئے گی۔ زاٹان اور ایشیائی ملک کافرستان کے درمیان حال ہی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ اس معاہدے کے تحت زاٹان نے ایک خصوصی ساخت کے میزائل کی ٹیکنالوجی کافرستان کو منتقل

کرنی ہے اور نہ صرف ٹیکنالوجی منتقل کرنی ہے بلکہ زاٹان کے خاص
سائنس دانوں نے ان میزائلوں کی تیاری کے سلسلہ میں کافرستان
جا کر کافرستانی سائنس دانوں کی مدد بھی کرنی ہے اور ایک میزائل
اسٹیشن بھی بنانا ہے جس سے پاکیشیا کو ٹارگٹ کیا جا سکے اور ایک ہی
وقت میں پاکیشیا پر اتنے میزائل داغے جاسکیں جن سے پاکیشیا صفحہ
ہستی سے مٹ جائے۔ یہ خصوصی ساخت کے میزائل زاٹانی اور
کافرستانی سائنس دانوں کی مشترکہ ایجاد ہیں۔ یہ خصوصی ساخت
کے میزائل دنیا کے انتہائی خوفناک ترین میزائل ہیں۔ انہیں رے
میزائل کا نام دیا گیا ہے اور ان میں ایسی ریز استعمال کی گئی ہیں جو
انسانوں اور زمین کے لئے ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت
ہوتی ہیں۔ ان کے اثرات انتہائی طاقتور تابکاری سے بھی زیادہ
خطرناک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ نے ان رے میزائلوں کی
تیاری اور ان کے استعمال پر باقاعدہ پابندی لگا رکھی ہے اور اس
سلسلے میں ہر ملک نے باقاعدہ ایک بین الاقوامی معاہدے پر دستخط
کر رکھے ہیں چونکہ ان رے میزائلوں کی ساخت مخصوص ہوتی ہے
اس لئے یہ فوری طور پر چیک ہو جاتے ہیں اس لئے کوئی ملک بھی
ان کی تیاری کا رسک نہیں لے سکتا کیونکہ ایسا کرنے پر پوری دنیا
اس کے خلاف ہو جائے گی اور اس کا معاشی بائیکاٹ بھی ہو سکتا
ہے اور بہت سے دوسرے اقدام بھی ہو سکتے ہیں۔ زاٹان کے
سائنس دان ان کی ساخت تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں

اور یہ انتہائی اہم بات ہے۔ کیونکہ اب جب تک انہیں فائر نہ کر دیا
جائے تب تک کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ رے میزائل ہیں یا
عام میزائل اور پھر چونکہ ان کی تیاری اور استعمال ممنوع ہو چکا ہے
اس لئے اس کا انٹی نظام بھی اب تک ایجاد نہیں ہو سکا لیکن رے
میزائلوں کو خفیہ طور پر ہی فروخت کیا جا سکتا ہے اور تمہیں معلوم ہے
کہ زاٹان کے حکام کو اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے دولت کی
ضرورت ہے اس لئے میزائلوں کو خفیہ طور پر فروخت کیا جا رہا ہے
اور اس سے کثیر دولت کمائی جا رہی ہے۔ کافرستان کا ہمسایہ ملک
پاکیشیا ہے اور پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان بے حد گہری دشمنی
ہے۔ دونوں ملکوں کو ہر لمحہ ایک دوسرے سے ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔
چنانچہ کافرستان نے یہ محدود رینج کے میزائل پاکیشیا کے خلاف
استعمال کرنے کے لئے زاٹان سے سودا کیا لیکن اس کے ساتھ ہی
شرط لگا دی کہ پاکیشیا کے ایک سائنس دان جن کا نام سرداور ہے کو
فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے کیونکہ زاٹان اور کافرستان کے جن
سائنس دانوں نے یہ میزائل ایجاد کئے تھے ان میں ایک مسلم
سائنس دان ڈاکٹر نواز بھی موجود تھا جس کا تعلق کافرستان سے ہے
لیکن وہ چونکہ مسلم ہے اور اسے جب اس بات کا پتہ چلا کہ مخصوص
میزائل پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے
استعمال کئے جانے ہیں تو اس کے دل میں مسلمانوں کے ساتھ
ساتھ خصوصی طور پر پاکیشیا کے لئے ہمدردی جاگ اٹھی۔ اس نے

وقتی طور پر تو کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ زاٹان اور کافرستان کے ہاتھوں پاکیشیا پر یہ ظلم نہیں ہونے دے گا اور اسے کچھ بھی کیوں کرنا پڑے وہ پاکیشیا کو اس بھیانک اور خوفناک تباہی سے بچا کر رہے گا اور اس کے اس نے نہایت عجیب چکر چلایا تھا“...... مارج نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا جیسے مسلسل بولتے بولتے تھک گیا ہو۔

”کیسا چکر“...... اس کے خاموش ہونے پر مرجینا نے پوچھا۔

”کافرستانی سائنس دانوں میں ایک سائنس دان ڈاکٹر دان ویر بھی تھا جس کا قد کاٹھ اور شکل تقریباً ڈاکٹر نواز جیسی تھی۔ ڈاکٹر نواز صرف سائنس دان ہی نہیں بلکہ کرمنل سرگرمیوں میں بھی ملوث پایا جاتا رہا تھا۔ اس کا تعلق کافرستان کے بارز اور کلبوں کے بدمعاشوں سے بھی تھا۔ وہ ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا اور شراب نوشی کے ساتھ ساتھ نوجوان لڑکیاں کی کمپنی کو بھی پسند کرتا تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان بدمعاشوں کے ساتھ مل کر چھوٹی موٹی اسمگلنگ کا بھی کام کرتا ہے جس میں اس کا اپنا بنایا ہوا سپیشل پاؤڈر شامل ہے جسے اس نے نارٹرک پاؤڈر کا نام دیا تھا۔ یہ تیز نشہ آور پاؤڈر ہے جو ہیروئن سے بھی زیادہ سکون آور نشہ ہے۔ یہ سارے کام وہ میک اپ میں کرتا تھا۔ وہ جب بھی کرمنل ایکٹیوٹیز کے لئے باہر جاتا تھا میک بدل کر اور اپنی رہائش گاہ کے خفیہ راستوں سے باہر جاتا تھا۔ نارٹرک پاؤڈر جسے اس نے این پی کا

نام دیا ہوا تھا سے وہ بے پناہ دولت کما رہا تھا۔ کرمنل ہونے کے باوجود اس کے دل میں پاکیشیا اور مسلمانوں کے لئے ہمدردی جاگنا حیرت کی بات تھی۔ وہ شاید کبھی پکڑا نہ جاتا لیکن ایک روز اس نے اپنا ہی بنایا ہوا این پی استعمال کر لیا۔ جس سے وہ ذہنی طور پر آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا اور اس نے کافرستان کے ایک کلب جس کا نام ہاوڑا کلب ہے کے جنرل منیجر ڈوشان کے سامنے اپنی ساری حقیقت اگل دی۔ اس نے ڈوشان کو اپنے بارے میں اور زاٹان اور کافرستان کے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے منصوبے کے بارے میں بھی بتا دیا اور تم کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ ہاوڑا کلب کا جنرل منیجر کافرستان کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا خاص مخبر تھا۔ اسے جب ڈاکٹر نواز کی حقیقت کا علم ہوا تو اس نے اسے اور زیادہ کریدنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر نواز نے اسے بتایا کہ اس نے ایک کمپیوٹر گلاس ڈسک کے اندر ساری معلومات فیڈ کر دی ہے۔ یہ کمپیوٹر گلاس ڈسک ہارڈ گلاس کی بنی ہوئی ہے جو ابھی حال میں ہی لاؤنچ کی گئی ہے اور پرانی ڈسکوں سے ہزاروں گنا محفوظ اور ری رائٹ ایبل ہوتی ہے۔ اس میں محفوظ ڈیٹا صدیوں تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے اور اس میں کبھی کوئی ایرر نہیں آتا۔ اس ڈسک پر ڈاٹس پرنٹ ہوتے ہیں جسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ ڈاکٹر نواز کے کہنے کے مطابق اس نے زاٹان اور کافرستان کی پاکیشیا کے خلاف سازش کی ساری معلومات اس ڈسک میں محفوظ کر کے اسے پاکیشیا کے نامور سائنس دان سر

داور کو روانہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر نواز کے کہنے کے مطابق اس نے خفیہ طور پر سرداور کو فون کر کے اس ڈسک کے بارے میں بتا دیا تھا۔ فون پر اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی جس میں کافرستان اور زاٹان کی پاکیشیا کے خلاف کی گئی سازش کا ذکر ہو۔ لیکن اگر وہ ڈسک پاکیشیا کے سائنس دان سرداور تک پہنچ جاتی تو پھر زاٹان اور کافرستان پوری دنیا میں بدنام ہو جاتے۔ پاکیشیا اس معاملے کو عالمی عدالت تک لے جا سکتا تھا۔ اس طرح زاٹان اور کافرستان کے سپر رے میزائل بھی پوری دنیا کے سامنے آ جاتے اور اقوام متحدہ کے تحت دونوں ممالک کے لئے بہت مشکلات ہو جاتیں ان میزائلوں کو فوری طور پر تلف کرنے کا کہا جاتا اور ان فیکٹریوں اور لیبارٹریوں کو بھی ختم کرنا پڑتا جہاں میزائلوں پر تجربات کئے جا رہے تھے اور میزائل بنائے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر نواز سے ساری معلومات لینے کے بعد میجر ڈوشان نے فوری طور پر اپنی ایجنسی کے چیف کو اطلاع دے دی۔ ایجنسی کے چیف نے یہ بات پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ آف کافرستان کو بتائی تو کافرستان میں جیسے بھونچال سا آ گیا۔ فوری طور پر ایجنسی کے چیف کو ڈاکٹر نواز کی گرفتاری کے آرڈرز دیئے گئے اور اس ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کے ایجنٹوں نے راتوں رات ڈاکٹر نواز کو اس کی رہائش گاہ سے اٹھا لیا۔ ٹاپ ایجنسی کے چیف نے خود ڈاکٹر نواز سے پوچھ گچھ کی۔ اس نے ڈاکٹر نواز کی زبان کھلوانے کے لئے مخصوص حربے آزمائے اور آخر کار ڈاکٹر

نواز نے اپنا منہ کھول دیا اور وہی ساری باتیں بتا دیں جو وہ پہلے میجر ڈوشان کو بتا چکا تھا۔ ڈاکٹر نواز سے اس گلاس ڈسک کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے گلاس ڈسک ایک آدمی کے ذریعے پاکیشیا بھیج دی ہے۔ جسے وہ سرداور تک پہنچائے گا۔ اس آدمی کے بارے میں ڈاکٹر نواز سے پوچھا گیا تو اس نے اس آدمی کی ساری تفصیل بتا دی۔ وہ اتفاق سے اسی روز روانہ ہوا تھا جس روز ڈاکٹر نواز کی حقیقت کھلی تھی۔ وہ آدمی پاکیشیا میں ایک ہوٹل میں موجود تھا اور اس کی دو دن بعد سرداور سے ان کی رہائش گاہ میں ملاقات متوقع تھی۔ چنانچہ فوری طور پر فارن ایجنٹوں کو حرکت میں لایا گیا اور فارن ایجنٹوں نے اس آدمی کو ہوٹل میں ہی دھر لیا اور اس سے گلاس ڈسک حاصل کر لی گئی اور اس آدمی کا بھی خاتمہ کر دیا گیا۔ چونکہ ڈاکٹر نواز نے سرداور سے خفیہ طور پر فون پر بات کی تھی۔ اس نے فون پر تو سازش کا کوئی حوالہ نہ دیا تھا لیکن گلاس ڈسک کے بارے میں سرداور کو ضرور بتا دیا تھا کہ وہ جلد ہی ان تک پہنچ جائے گی جس میں ان کے لئے سرپرائز موجود ہے۔ اس لئے سرداور بھی زاٹان اور کافرستان مشن کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا لہٰذا کافرستان نے ہارڈ ماسٹرز کی خدمات حاصل کیں تا کہ سرداور کو فوری طور پر ہلاک کیا جا سکے اور اگر وہ اس راز کے بارے میں جانتا ہے تو یہ راز اس کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لئے قبر میں چلا جائے۔ یہ کام چونکہ ہارڈ ماسٹر کا ہارڈ برج اور ماسٹر مائنڈ

ایجنٹ فوسٹر ہی کر سکتا تھا اس لئے اسے فوری طور پر پاکیشیا بھیج دیا گیا تا کہ وہ سرداور کو ٹارگٹ کر سکے اور اس نے یہی کیا۔ فوسٹر نے اپنے طور پر سرداور کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے پاکیشیا کے ایک گروپ کو اپنی مدد کے لئے ہائر کر لیا اور سرداور کی ہلاکت کے لئے میدان میں آ گیا۔ اس معاملے میں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مداخلت کر سکتی تھی کیونکہ سرداور کے تعلقات نہ صرف عمران سے بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے بھی تھے اس لئے چیف نے خصوصی طور پر فوسٹر کو یہ حکم دے دیا تھا کہ چاہے اس کا منصوبہ کامیاب ہو یا ناکام اسے کسی بھی حال میں عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے کیونکہ اگر عمران کو اس سازش کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو گیا تو پھر زاٹان میں نہ ہی وہ سائنس دان زندہ رہیں گے اور نہ فیکٹری جو میزائل تیار کر رہی ہے اور نہ ہارڈ ماسٹرز کا وجود رہے گا۔ عمران کی لیڈر شپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام شروع کر دے گی لیکن پھر اطلاع ملی کہ فوسٹر نے زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ اس طرح فوسٹر نے اپنی جان تو قربان کر دی لیکن اس نے اس سازش کے ساتھ ساتھ اس فیکٹری میزائلوں اور کافرستار میں بننے والے میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصا کرنے کا راستہ روک دیا''...... مارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تو ہو گیا پھر آخر عمران، فوسٹر تک کیسے پہنچ گیا''......

مرجینا نے ساری باتیں سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فوسٹر سے ایک چوک ہو گئی تھی۔ اس نے جس گروپ کو پاکیشیا سے ہائر کیا تھا اس کے ساتھ مل کر اس نے سرداور کی کار پر اس وقت فائرنگ کی جب وہ اپنی رہائش گاہ کے قریب آ کر رکی تھی۔ کار بلٹ پروف تھی لیکن فوسٹر نے کار پر ایسی گولیاں برسائی تھیں جو بلٹ پروف کار کو بھی چھید دیتی ہیں۔ اس نے دیکھا کہ کار کا ڈرائیور اور بوڑھا سائنس دان سردار خون میں لت پت ہیں اور ساکت ہیں تو وہ یہی سمجھا کہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ سرداور کو گولیاں ضرور لگی تھیں لیکن وہ زندہ تھے۔ انہیں فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی جان بچا لی گئی۔ عمران کو جب سرداور پر حملے کی خبر ملی تو وہ فوراً حرکت میں آ گیا۔ دوسری غلطی فوسٹر سے یہ ہوئی تھی کہ وہ سرداور پر حملہ کرنے کے لئے اس گروپ کے لیڈر کی کار لے گیا تھا جس پر اس گروپ کا مخصوص اسٹیکر لگا ہوا تھا۔ اس اسٹیکر کی وجہ سے عمران گروپ لیڈر تک پہنچ گیا اور پھر اس نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے اس سے ساری حقیقت اگلوا لی۔ فوسٹر نے وہاں اپنا نام پال میک رکھا ہوا تھا اور وہ گروپ جو اس کا ساتھ دے رہا تھا اسے اسی نام سے جانتا تھا۔ فوسٹر نے تیسری اور سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ حملہ کرنے کے بعد وہ اسی رہائش گاہ میں رک گیا جہاں سے وہ سرداور کی کار پر حملہ کرنے گیا تھا۔ اس نے میک اپ تو بدل لیا تھا لیکن اس کا

پروگرام تھا کہ وہ رات کو وہاں سے نکل جائے گا اور فلائٹ میں سوار ہو کر فوراً کرانس روانہ ہو جائے گا۔ عمران نے چونکہ گروپ لیڈر کی زبان کھلوا لی تھی اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو وہاں بھیجا اور پھر عمران کے ایک ساتھی نے اس رہائش گاہ پر بے ہوشی کی گیس کے کیپسول فائر کئے جس سے فوسٹر سمیت وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ عمران کے ساتھی کوٹھی میں داخل ہوئے اور پھر انہوں نے فوسٹر کو پہچان کر اسے زندہ چھوڑ دیا اور باقی سب افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور پھر وہ فوسٹر کو بے ہوشی کی حالت میں کسی انجان جگہ لے گئے۔ اس انجان جگہ پر ایسا سسٹم موجود تھا جس سے فوسٹر ٹریس نہیں ہوسکتا تھا لیکن بہرحال اس کے جسم میں ایک ایسی خفیہ ڈیوائس لگی ہوئی تھی جو اس کے مرنے کے بعد ہی آف ہوسکتی تھی۔ خفیہ عمارت میں لے جانے کے باوجود وہ ڈیوائس آن تھی۔ اس وقت تک فوسٹر زندہ تھا کیونکہ کاشن مل رہا تھا لیکن پھر اچانک کاشن ملنا بند ہو گیا جس کا مطلب تھا کہ فوسٹر ہلاک ہو چکا ہے کیونکہ کاشن صرف اسی صورت میں بند ہوسکتا تھا جب دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا چبا لیا جائے اور اس کیپسول میں اس قدر تیز زہر موجود تھا کہ کیپسول چبانے کے بعد آدمی دوسرا سانس نہیں لے سکتا تھا۔ فوسٹر نے یقیناً ہوش میں آتے ہی عمران کو پہچان لیا تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کہ اب وہ اس کی گرفت سے نہیں نکل سکتا اس لئے اس نے کیپسول چبا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔

چیف نے یہ ساری معلومات فارن ایجنٹوں اور فوسٹر کے جسم میں موجود مخصوص ڈیوائس کے ڈیٹا سے اکٹھی کرائی تھیں اسی لئے تمہیں فوری طور پر کچھ نہیں بتایا جا سکتا تھا اور جب ساری معلومات مل گئیں تو چیف نے مجھے بتا دیا اور مجھے تمہارے پاس بھیج دیا تاکہ میں تمہیں ہر بات تفصیل سے بتا سکوں“...... مارج نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ عمران نے فوسٹر کی زبان کھوالنے کے لئے اس پر تشدد کا راستہ اپنانے کی کوشش کی ہو گی جس سے بچنے کے لئے فوسٹر کو زہریلا کیپسول چبانا پڑا۔ اس بار واقعی فوسٹر سے حماقت ہوئی ہے ایک آدمی کو مارنے کے لئے اس قسم کی منصوبہ بندی سراسر حماقت ہے۔ اسے وہاں کسی گروپ کی مدد لینی ہی نہیں چاہئے تھی۔ وہ اکیلا گیا تھا اسے اکیلے ہی پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کرنا چاہئے تھا“...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب اسے واقعی فوسٹر کی حماقت ہی کہا جا سکتا ہے“۔ مارج نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ جو بھی ہے میرا منگیتر اس عمران کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔ میں اسے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں اس سے انتقام لوں گی اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گی جب تک میں اسے ہلاک نہیں کر دیتی“...... مرجینا نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں مرجینا۔ اگر عمران اس طرح مر سکتا تو اب تک کئی ہزار بار مر چکا ہوتا۔ مرجینا وہ واقعی عفریت ہے۔ وہ ہزاروں آنکھیں رکھنے والا انسان ہے۔ اب بھی دیکھو فوسٹر کا منصوبہ کس قدر شاندار تھا لیکن اس کے باوجود وہ مارا گیا پھر تم بھلا اس سے کیسے انتقام لے سکتی ہو"...... مارج نے کہا۔

"یہ کام میں کروں گی اور تم دیکھنا کہ میں کس طرح اس عمران کا خاتمہ کرتی ہوں"...... مرجینا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ چیف تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تم اس عمران کے ہاتھ چڑھ گئیں تو پھر ہارڈ ماسٹرز اور رے میزائل کی ٹیکنالوجی خطرے میں پڑ جائے گی"...... مارج نے کہا۔

"لیکن یہ مشن تو بہرحال ہارڈ ماسٹرز کو ہی مکمل کرنا ہے چونکہ معاہدے کے مطابق زاٹان نے یہ ذمہ داری لی ہے"...... مرجینا نے کہا۔

"فوسٹر کی موت نے چیف کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ چیف اب زاٹان حکام پر زور ڈالے گا کہ وہ کافرستان سے بات چیت کر کے اس سے ٹیکنالوجی واپس لے لیں اور اسے بنے بنائے میزائل فروخت کر دیں۔ ظاہر ہے بنے بنائے میزائل تو بظاہر عام سے میزائل ہوں گے اور کافرستان انہیں آسانی سے فائر کر سکتا ہے۔ ان کی طرف کسی کی بھی توجہ نہ جائے گی اور سرداور کی ہلاکت والی شرط بھی ختم کر دی جائے گی"...... مارج نے کہا۔

"اور وہ جو سرداور بچ گیا ہے۔ اس نے عمران کو اگر سب کچھ بتا دیا تو پھر"...... مرجینا نے کہا۔

"جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ اس کا فیصلہ چیف نے کرنا ہے ہم نے نہیں"...... مارج نے کہا۔

"سرداور کی ہلاکت کا فیصلہ چیف کرے یا نہ کرے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن فوسٹر، عمران کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی ہو میں بہرحال اس عمران سے اپنے منگیتر کی ہلاکت کا بدلہ ضرور لوں گی۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے"۔ مرجینا نے کہا۔

"دیکھو مرجینا۔ فوسٹر میرا دوست تھا اور تم بھی میری دوست ہو۔ اس لئے دوست ہونے کے ناطے میں یہی کہوں گا کہ فوسٹر کا تعلق بھی ہارڈ ماسٹرز سے تھا اور تمہارا تعلق بھی ہارڈ ماسٹرز سے ہے۔ اگر تمہارا تعلق اس ایجنسی سے نہ ہوتا تب تو تم انتقام لینے کے لئے آزاد تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے اس لئے تم فی الحال صبر کرو۔ البتہ جب معاملات ختم ہو جائیں گے پھر تم کسی بھی وقت خاموشی سے اپنا مشن مکمل کر لینا۔ فوسٹر تو اب واپس نہیں آ سکتا اس لئے تمہارے پاس وقت ہی وقت ہے۔ انتقام ہی لینا ہے لے لینا اور کر دینا عمران کو ہلاک"...... مارج نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن پھر تمہیں بھی ایک وعدہ کرنا ہو گا"...... مرجینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیسا وعدہ''...... مارج نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ اگر چیف اس عمران کے خاتمے کے لئے پھر کسی کو پاکیشیا بھیجے تو تم نے مجھے ضرور ساتھ بھجوانا ہے بلکہ یہی کوشش کرنی ہے کہ کسی اور کی بجائے اس بار پاکیشیا مجھے بھیجا جائے''...... مرجینا نے کہا۔

''او کے۔ میں پوری کوشش کروں گا''...... مارج نے کہا۔

''نہیں۔ کوشش نہیں۔ تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا۔ کرو وعدہ ابھی اور اسی وقت''...... مرجینا نے سخت لہجے میں کہا۔ مارج چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا۔ مرجینا کی آنکھوں میں واقعی انتقام کی چنگاریاں ناچ رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ پاکیشیا کے خلاف جو بھی مشن آیا تو اس کے لئے سب سے پہلا نام تمہارا ہی ہو گا یا جو بھی جائے گا اس کے ساتھ تمہیں بھی بھیج دیا جائے گا تاکہ تم اپنا انتقام لے سکو۔ اب اجازت دو''...... مارج نے اٹھتے ہوئے کہا تو مرجینا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''شکریہ''...... مرجینا نے کہا اور پھر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور مارج کو بیرونی دروازے تک پہنچا کر اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر وہ ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ کر دیر تک سوچتی رہی پھر اسے ایک خیال آیا تو اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لارج کلب''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے سرد سے لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ریڈ کارٹر سے بات کراؤ''...... مرجینا نے اسی انداز میں کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

''ہیلو ریڈ کارٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی لیکن ریڈ کارٹر کا لہجہ سنبھلا ہوا اور باوقار تھا۔

''مرجینا بول رہی ہوں ریڈ کارٹر''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ مرجینا تم۔ خیریت تمہیں اچانک میری یاد کیسے آ گئی اور کیسے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فوسٹر کے بارے میں معلوم ہوا تمہیں''...... مرجینا نے کہا۔

''فوسٹر۔ نہیں۔ کیوں کیا ہوا۔ کہاں ہے وہ۔ پچھلے کئی روز سے وہ مجھے نہیں ملا۔ میں نے اسے کئی بار فون بھی کیا لیکن اس کا فون سوئچ آف آ رہا ہے''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''اب اس کا فون سوئچ آف ہی رہے گا وہ تمہارا تو کیا کسی کا بھی فون رسیو نہیں کر سکتا''...... مرجینا نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... ریڈ کارٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''وہی جو تم سمجھ رہے ہو۔ تمہارا دوست فوسٹر ہلاک ہو گیا ہے ریڈ کارٹر''...... مرجینا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ فوسٹر ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ''...... ریڈ کارٹر نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب ہم سیڈ ہونے کے سوا کر بھی کیا سکتے ہیں''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن یہ ہوا کیسے۔ یہ تم نے بہت بری خبر سنائی ہے مرجینا۔ اس خبر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے''...... ریڈ کارٹر نے اس بار افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں بھی اندر سے ٹوٹی ہوئی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''مجھے تم سے دلی ہمدردی ہے مرجینا۔ بے حد ہمدردی''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''تمہارا شکریہ ریڈ کارٹر۔ میں خوب دل بھر کر رو چکی ہوں اور ابھی تک میرا دل اس کی یاد میں رو رہا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''میں سمجھ سکتا ہوں اور میں سوائے تم سے ہمدردی جتانے کے اور کچھ نہیں کر سکتا''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''تمہاری ہمدردی ہی میرے لئے بہت ہے''...... مرجینا نے

کہا۔

''اب تم کیا چاہتی ہو''...... ریڈ کارٹر نے پوچھا۔

''میں نے فوسٹر کی روح سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے قاتل کو ہر صورت میں ہلاک کر دوں گی۔ کیا تم اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن اسے ہوا کیا تھا۔ کیسے ہلاک ہوا ہے وہ''...... ریڈ کارٹر نے پوچھا۔

''وہ پاکیشیا گیا ہوا تھا۔ چیف نے اسے ٹارگٹ کلنگ کے لئے بھیجا تھا اور وہ وہیں پاکیشیا میں ہی ہلاک ہوا ہے۔ کسی علی عمران نے اسے ہلاک کیا ہے۔ اس کی لاش بھی نہیں ملی۔ صرف ہلاکت کنفرم ہوئی ہے''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ پاکیشیا۔ اوہ۔ اوہ تو وہ پاکیشیا علی عمران کے خلاف کام کرنے گیا تھا۔ اوہ ویری سیڈ اس نے مجھے بتایا ہی نہیں ورنہ میں اسے روک لیتا۔ وہ عمران تو عفریت ہے۔ اس سے بھلا فوسٹر کیسے ٹکرا سکتا تھا۔ اس سے ٹکرا کر تو اس نے خود ہی اپنی موت کو دعوت دے دی تھی۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ اور سنو مرجینا تم بھی یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو۔ عمران تمہارے بس کا روگ نہیں ہے''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''نہیں ریڈ کارٹر۔ میں فوسٹر کو بھول نہیں سکتی۔ مجھے اس عمران سے ہر صورت میں انتقام لینا ہے۔ چاہے جو کچھ بھی ہے میں

بہرحال اس کا خاتمہ ضرور کروں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایشیائی ملکوں میں رہ چکے ہو اور جس طرح تم نے عمران کی بات کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عمران کو میری توقع سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے پلیز میری مدد کرو۔ اس مدد کے عیوض تم مجھ سے جو بھی مانگو گے میں تمہیں دوں گی چاہے تم میری ساری دولت لے لینا لیکن میری مدد ضرور کرو پلیز۔ پلیز“...... مرجینا نے کہا۔

”اوہ نہیں مرجینا۔ تم ایسا کام بتا رہی ہو جو میرے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے سوری۔ میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اگر عمران کو معلوم ہو گیا کہ میں نے اس کے خلاف کام کیا ہے تو پھر چاہے میں زمین کی ساتویں پرت میں ہی جا کر کیوں نہ چھپ جاؤں وہ مجھے ڈھونڈ نکالے گا۔ مجھے فوسٹر کی موت پر افسوس ہے اور تم سے بھی ہمدردی ہے لیکن ویری سوری میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”سب ہی اس سے بری طرح خوفزدہ ہیں۔ یہ عمران آخر ہے کیا“...... مرجینا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اب کچھ دیر کے لئے سونا چاہتی تھی لیکن اس کا فیصلہ برقرار تھا کہ وہ فوسٹر کا انتقام اس عمران

سے بہرحال لے گی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں عمران کو زندہ نہیں چھوڑے گی چاہے اس کے لئے اسے خود اپنے بل بوتے پر پاکیشیا کیوں نہ جانا پڑے وہ جب تک عمران کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہ کر دے گی اس وقت تک نہ اسے سکون آئے گا اور نہ ہی فوسٹر کی روح کو چین ملے گا۔ اس کا فیصلہ اٹل تھا جسے وہ کسی بھی صورت میں بدلنے والی نہیں تھی۔ بیڈ پر لیٹ کر وہ انہی خیالوں میں ڈوبی رہی اور پھر اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو کر بند ہوتی چلی گئیں اور وہ گہری نیند سو گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر علیک سلیک کے بعد وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی دیکھ کر بلیک زیرو نے کوئی بات نہ کی تھی البتہ وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے عمران کے چہرے پر ثبت گہری سنجیدگی پہلی بار دیکھی تھی۔

''فون دو مجھے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اپنے پاس رکھا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور لا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے زاٹان اور اس کے دارالحکومت ہنٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو زاٹان کا نام سن کر چونک پڑا۔

''زاٹان یہ تو شاید کوئی یورپی ملک ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''ہاں یہ یورپی ملک ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے جناب۔ ایک منٹ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے جواب دیا۔

''نمبر نوٹ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو نمبر بتا دیئے۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

''یس انکوائری پلیز''...... اس بار بھی نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس کی زبان اور لہجہ سن کر ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ زاٹان کی انکوائری آپریٹر بول رہی ہے۔

''ایسٹن کراچ سپیشل ڈیپارٹمنٹل سٹور جو کہ ہمبرگ روڈ پر واقع

ہے کا فون نمبر بتا دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایسٹن کراچ سپیشل ڈیپارٹمنٹل سٹور''...... اس بار رابطہ ہوتے ہی ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔

''اپنے مینجر سے بات کرائیں میں ایکریمیا سے مشی گن کا چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا۔ مشی گن۔ اوہ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیلو واٹسن بول رہا ہوں مینجر آف سپیشل ڈیپارٹمنٹل سٹور۔ فرمائیں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''مسٹر مینجر میں ایکریمیا کی ریاست مشی گن سے چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں سر''...... مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مشی گن کے ایک ہوٹل میں ہمیں ایک یورپی کی لاش ملی ہے۔ اس کا تعلق یورپ کے کسی ملک سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پاس کاغذات وغیرہ نہیں ہیں اور نہ ہی اس کی شناخت ممکن ہے لیکن اس کی کلائی پر ایک ریسٹ واچ موجود ہے۔ اس پر آپ کی کمپنی اور شو روم کا نام موجود ہے اور ساتھ ہی کمپیوٹر نمبر بھی ہے۔

یہی نہیں اس واچ پر ایک مخصوص مونو گرام بھی بنا ہوا ہے۔ سرخ رنگ کی گن اور اس گن کی نال کے سامنے ایک بلٹ بھی موجود ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یورپ میں فروخت کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اگر آپ اس ریکارڈ سے مجھے اس ریسٹ واچ کے خریدار کا نام و پتہ بتا دیں تو میں زاٹان حکام کو مطلع کر دوں گا تاکہ اس کے لواحقین اس کی لاش لے جانا چاہیں تو لے جائیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ نمبر بتائیں ہمارے ہاں باقاعدہ کمپیوٹر ریکارڈ موجود ہے اس سے ابھی تفصیل معلوم ہو جائے گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک طویل نمبر بتا دیا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد مینجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ہیلو چیف پولیس کمشنر صاحب کیا آپ لائن پر موجود ہیں''...... چند لمحوں بعد مینجر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہمارے ریکارڈ میں اس ریسٹ واچ کے خریدار کا نام فوسٹر لکھا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ پتہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پتے کے طور پر صرف ہارڈ برج درج ہے اور بس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہارڈ برج یہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے تو نہیں معلوم۔ فوسٹر نے یہی پتہ لکھوایا تھا اس لئے یہی لکھا گیا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا آپ اس فوسٹر کے بارے میں مزید کوئی تفصیل بتا سکتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے بارے میں مزید تفصیل تو میرے پاس نہیں ہے لیکن ریسٹ واچ پر جس ٹائپ کا مونو گرام بنا ہوا ہے ایسی صرف دو ہی ریسٹ واچ بنائی گئی تھیں فوسٹر کے خصوصی آرڈر پر''۔ منیجر نے کہا۔

''دوسری ریسٹ واچ کس کے پاس ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ دونوں ریسٹ واچز مسٹر فوسٹر نے ہی بنوائی تھیں اور وہی لے گئے تھے''...... منیجر نے جواب دیا۔

''کیا آپ نے اس کا آئی ڈی کارڈ نمبر بھی اپنے پاس تحریر نہیں کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ انہوں نے سپیشل پولیس سے تعلق بتایا تھا اور سپیشل پولیس کا مخصوص کارڈ بھی دکھایا تھا اور سپیشل پولیس کارڈ ہولڈر سے ہم زیادہ تفصیلات نہیں پوچھتے۔ ویسے بھی یہ ریسٹ واچز ہیں جن پر خصوصی ریڈ گن اور بلٹ کی تصویر بنائی گئی تھی اس لئے مزید تفصیلات معلوم کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں تھی''...... منیجر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہارڈ برج کا فون نمبر بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہارڈ برج۔ کیا ہے یہ۔ ادارہ ہے یا کسی کلب کا نام ہے''۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''مجھے تو صرف ہارڈ برج کا نام ہی بتایا گیا ہے۔ اب یہ جو کچھ بھی ہے اگر آپ کو اس کا پتہ ہے تو اس کا نمبر بتا دیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ آپ ایک منٹ ہولڈ آن کریں، میں کمپیوٹر سے معلوم کرتا ہوں۔ ویسے میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی فرضی نام ہے۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''سوری جناب۔ ہارڈ برج کا نام ہمارے پاس رجسٹرڈ نہیں ہے اور کمپیوٹر ڈیٹا میں ایسا کوئی نام سرے سے ہی موجود نہیں ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔

"کیا ہے یہ ہارڈ برج اور وہ ریسٹ واچ"...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں خود بھی الجھا ہوا ہوں۔ تم مجھے لائبریری سے سرخ جلد والی ڈائری لا کر دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھا اور آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ جلد والی ایک موٹی ڈائری تھی۔ اس نے ڈائری لا کر عمران کو دے دی۔

"چائے پلاؤں آپ کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ پلا دو۔ اس کی طلب بھی محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے ڈائری کھولتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اس صفحے کو بغور دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جارج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جارج کیمران سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جارج کیمران بول رہا ہوں کون صاحب بات کر رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ پرنس آپ اتنے عرصے بعد۔ حکم فرمائیں"...... جارج کیمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہمسایہ ملک زاٹان کے دارالحکومت ہمٹن کے ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا نام فوسٹر ہے اور اس کا تعلق کسی ہارڈ برج سے ہے۔ اس کے پاس ایک خصوصی ساخت کی ریسٹ واچ ہے جس پر سرخ رنگ کی گن اور ایک بلٹ بنی ہوئی ہے۔ جس ڈیپارٹمنٹل سٹور سے یہ ریسٹ واچ خریدی گئی تھی اس کے مینیجر کے کہنے کے مطابق ریسٹ واچ کسی فوسٹر نامی شخص نے خصوصی آرڈر دے کر بنوائی تھی اور اس نے ایسی دو گھڑیاں بنوائی تھیں۔ پتے کے طور پر اس نے صرف ہارڈ برج لکھوایا تھا۔ کوئی پتہ درج نہیں کرایا گیا تھا۔ میں اس فوسٹر کا درست پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ہو سکتا ہے ہارڈ برج کا نام فرضی ہو لیکن فوسٹر کا حلیہ تمہیں میں بتا سکتا ہوں تم اس حلیہ کے ذریعے وہاں اپنے آدمیوں کو کہہ کر معلومات حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے تفصیل بیان کرتے

ہوئے کہا۔

''پرنس پتہ تو آپ نے خود ہی درست بتا دیا ہے اور فوسٹر کو میں ذاتی طور پر بھی اچھی طرح جانتا ہوں''...... جارج کیمران نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''پتہ درست ہے۔ پھر یہ ہارڈ برج کیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہارڈ برج اصل میں فوسٹر کو ہی کہا جاتا ہے۔ صرف ہارڈ برج ہی نہیں اسے سپر مائنڈ ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے''...... جارج کیمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اور یہ سپر مائنڈ ایجنٹ زاٹان کی کس ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''زاٹان کی ایک سرکاری مگر انتہائی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے جو ہارڈ ماسٹر ایجنسی کہلاتی ہے۔ ہارڈ برج فوسٹر اور اس کی منگیتر مرجینا کا مخصوص کوڈ ہے اور ان دونوں کو واقعی ہارڈ ماسٹر کے برج اور ماسٹر مائنڈ ایجنٹس کہا جاتا ہے''...... جارج کیمران نے جواب دیا۔

''یہ ایجنسی کب قائم کی گئی ہے۔ میں نے تو پہلے اس کا نام نہیں سنا''...... عمران نے کہا۔

''اس ایجنسی کو قائم ہوئے چند سال ہوئے ہیں لیکن اس ایجنسی نے یورپ میں تہلکہ مچا رکھا ہے اور اس کا کام دوسرے ملکوں میں زاٹان کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے اور فوسٹر ہارڈ ماسٹرز کا بڑا مشہور

ایجنٹ ہے۔ اسے ہارڈ ماسٹرز کا دماغ اور برج کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انتہائی ذہانت سے بھرپور منصوبہ بندی کرتا ہے اور آج تک اس کی منصوبہ بندی کبھی ناکام نہیں ہوئی۔ اس کی منگیتر مرجینا بھی ہارڈ ماسٹرز سے تعلق ہے اور ان دونوں میں اس قدر محبت ہے کہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ ان کی روحیں مشرقی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے لئے جان دے بھی سکتے ہیں اور کسی کی جان لے بھی سکتے ہیں۔ دونوں ٹاپ ٹارگٹ کلرز میں شمار ہوتے ہیں اور اب تک انہوں نے جتنے بھی ٹارگٹ پر کام کیا ہے ان میں سے ایک ٹارگٹ بھی مس نہیں ہوا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ زیادہ تر اکٹھے ہی کام کرتے ہیں کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ مرجینا الگ اور فوسٹر الگ مشن پر جاتے ہیں ورنہ ایسا نہیں ہوتا ہے''...... جارج کیمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

''اگر تمہارے پاس یہ ساری معلومات ہیں تو پھر تم یقیناً ہارڈ ماسٹرز کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جانتے ہو گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں جانتا''...... جارج کیمران نے کہا۔

''یہ تو بتا سکتے ہو کہ ہارڈ ماسٹرز کا چیف کون ہے اور اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں اگر معلومات ہیں تو وہ بھی بتا دو''......

عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میرے پاس اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں اور نہ میں نے کبھی انٹرسٹ لیا ہے۔ فوسٹر اور مرجینا دونوں کو البتہ میں اس لئے جانتا ہوں کہ مرجینا میری فرسٹ کزن ہے اور ہارڈ ماسٹرز کے بارے میں بھی مجھے مرجینا نے ہی بتایا تھا''...... جارج کیمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو پھر تمہارے پاس اس مرجینا کا تو پتہ موجود ہوگا۔ وہی بتا دو پتہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہمٹن میں کلاک سٹار روڈ پر واقع سافت کمرشل پلازہ کے آٹھویں فلور پر رہتی ہے''...... جارج کیمران نے کہا۔

''اس کا فلیٹ نمبر''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے فلیٹ کا نمبر آٹھ سو دس ہے۔ میں اس سے ملنے ایک دو بار اس کے فلیٹ پر گیا تھا اس لئے مجھے یاد ہے لیکن فوسٹر کے بارے میں آپ کیوں معلوم کر رہے ہیں۔ کیا اس نے پاکیشیا میں کوئی غلط کام کیا ہے''...... جارج کیمران نے کہا۔

''ہاں وہ یہاں پاکیشیا کے خلاف کام کرنے آیا تھا لیکن پکڑا گیا اور اس نے اپنے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اسی لمحے بلیک زیرو واپس آ گیا اس نے چائے کا ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا

کپ لے کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

''اوہ اوہ۔ فوسٹر نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے وہ تو......'' جارج کیمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی سچ ہے''...... عمران نے کہا۔

''ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ فوسٹر ہلاک ہوگیا ہے۔ اس کی موت کی خبر سن کر مرجینا کی تو حالت بے حد بری ہوگئی ہوگی وہ تو اس سے بے حد محبت کرتی ہے''...... جارج کیمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے بھی اس کی موت پر ذاتی طور پر افسوس ہے لیکن اس نے بہرحال خودکشی کی ہے اور تم جانتے ہو کہ خودکشی اس کا ذاتی فعل ہے لیکن تم نے مرجینا یا کسی اور سے میرے حوالے سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی سمجھ گئے تم''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے پرنس میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سے کوئی بات نہیں کروں گا لیکن میرا معاوضہ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''معاوضے کی فکر نہ کرو۔ تمہاری سوچ سے زیادہ تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جائے گا آج ہی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک یو پرنس۔ تم واقعی گریٹ ہو۔ رئیلی گریٹ''...... جارج کیمران نے کہا اور عمران نے تھینک یو اور گڈ بائی کہہ کر

رسیور رکھ دیا اور پھر چائے کا کپ اٹھا کر اس نے سپ لینے شروع کر دیئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ سر داور پر باقاعدہ زاٹان کی سرکاری ایجنسی نے حملہ کرایا ہے لیکن کیوں۔ اس کا مقصد کیا ہے اور وہ سر داور کو کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مقصد تو اس وقت پتہ چلتا اگر فوسٹر خودکشی نہ کرتا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول موجود ہو گا ورنہ میں اس کے بے ہوشی کے دوران ہی کیپسول نکال لیتا۔ فوسٹر کے خودکشی کر لینے پر یہ تو میں سمجھ گیا تھا کہ کسی ملک نے سر داور کو ہلاک کرانے کے لئے اس کی خدمات حاصل کی ہوں گی لیکن یہ یورپی ملک زاٹان کی ایجنسی ہارڈ ماسٹرز کا کام ہے اس کا مجھے تصور نہ تھا اور ہارڈ ماسٹرز بہرحال زاٹان کی سرکاری ایجنسی ہے''...... عمران نے چائے پیتے ہوئے جواب دیا۔

''زاٹان سے تو کبھی پاکیشیا کا کوئی تعلق بھی نہیں رہا۔ پھر یہ لوگ کیوں پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں اور انہیں اس طرح سر داور کو ٹارگٹ کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے جہاں تک میری معلومات ہیں سر داور بھی کبھی کسی سائنسی کانفرنس یا نجی کام کے لئے زاٹان نہیں گئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی بات تو اب معلوم کرنی ہے کہ آخر یہ سارا چکر ہے کیا اور زاٹان کو ایسی کیا مصیبت آن پڑی کہ اس نے ہارڈ ماسٹر کے ہارڈ

برج اور ماسٹر مائنڈ ایجنٹ فوسٹر کو سر داور کی ہلاکت کے لئے بھیج دیا''...... عمران نے کہا اور پھر چائے کی آخری چسکی لے کر اس نے خالی کپ کو میز پر رکھ دیا اور ایک بار پھر گہرے خیالوں میں کھو گیا۔ اسے خیالوں میں کھویا دیکھ کر بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران جب گہری سوچ میں ہوتا ہے تو اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں ہوتا ورنہ وہ غصے میں بھی آ سکتا تھا۔ اس نے بھی چائے پی اور پھر اس نے اٹھ کر عمران کا خالی کپ اٹھایا اور اپنا کپ بھی ساتھ لے کر کچن کی طرف چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو عمران اسی طرح سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ بلیک زیرو خاموشی سے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اچانک اس نے عمران کو چونکتے دیکھا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹاپ ایرو کمپنی''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے ڈبل ون سپیشل ممبر''...... عمران نے کہا۔

''سپیشل کوڈ بتائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پی ایف ڈی ون ون''...... عمران نے کہا۔ پی ایف ڈی اس کے پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ تھا اور ڈبل ون اس کا نمبر۔

''اوہ۔ یس سر حکم فرمایئے سر''...... دوسری طرف سے چند لمحوں

کی خاموشی کے بعد مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

''یورپ کی سپیشل ایجنسیز کے ٹاپ سیکشن کے انچارج پیٹرسن سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''او کے سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو پیٹرسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر پیٹرسن میں سپیشل ممبر بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر مجھے اطلاع مل گئی ہے فرمائیں''...... پیٹرسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''زاتان کی ایک سرکاری ایجنسی ہے ہارڈ ماسٹرز اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کس قسم کی معلومات جناب''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''اس کے چیف کے بارے میں اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''چیف کا نام کرنل ڈارسن ہے اور ہیڈ کوارٹر منٹگمری روڈ پر موجود ایک کمرشل پلازہ جس کا نام ٹاپ ہائٹس ہے۔ ہیڈ کوارٹر اس پلازہ کے نیچے خفیہ تہہ خانوں میں ہے۔ اس پورے پلازہ پر ہارڈ ماسٹرز کے آدمیوں کا ہی قبضہ ہے جبکہ بظاہر کمرشل کمپنیوں کے آفسز بنائے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کوئی ایسا آدمی جو ہارڈ ماسٹرز کے بارے میں معلومات فروخت کر سکے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ چونکہ آپ سپیشل ممبر ہیں اس لئے آپ کو بتایا جاسکتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ویری گڈ۔ بتائیں''...... عمران نے کہا۔

''اس آدمی کا نام مارک ٹیلر ہے''...... جواب دیا گیا۔

''کون ہے یہ مارک ٹیلر اور اس کا ہارڈ ماسٹرز سے کیا تعلق ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ہارڈ ماسٹرز میں ہی کسی اہم عہدے پر کام کرتا ہے۔ بظاہر کمپیوٹر ہارڈ ویئر امپورٹ ایکسپورٹ کا مینجر ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اس کا ذاتی پتہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا ذاتی پتہ ایف نائن۔ ریڈیم کالونی۔ کوٹھی نمبر سات سو ستر ہے''...... دوسری طرف سے پیٹرسن نے جواب دیا۔

''اس کا فون نمبر''...... عمران نے کہا۔

''معلومات خریدنے کے لئے آپ کو ہنٹن کے بلیک سٹون کلب کے فون نمبر پر اس سے بات کرنی ہو گی اور ٹپ کے لئے آپ کو ٹاپ ایرو کے بگ باس کا حوالہ دینا ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''معلومات حتمی ملیں گی''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ بھاری قیمت وصول کرے گا لیکن معلومات حتمی ہوں گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی بلیک سٹون کلب کا فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

''رقم کی ادائیگی کا کیا طریقہ ہو گا''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ ٹاپ ایرو کے سپیشل اکاؤنٹ میں رقم بھجوا دیں اس تک پہنچ جائے گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیکن میں تو اس سے فوری معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس طرح تو کافی وقت لگ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ چونکہ سپیشل ممبر ہیں اس لئے آپ ہمیں بعد میں رقم بھجوا دیں۔ آپ کی اس سے جو رقم بھی طے ہو اس کے لئے ڈبل ٹک باس کا حوالہ دے دیں''...... پیٹرسن نے جواب دیا۔

''کیا اس وقت وہ کلب میں مل جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اس وقت وہ کلب میں ہی ہو گا لیکن پہلے آپ اس سے محفوظ نمبر پوچھ لیں پھر اس نمبر پر بات کریں''...... پیٹرسن نے کہا اور عمران نے 'او کے' کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ مسلسل نمبر پریس کرتا رہا۔

''بلیک سٹون کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مارک ٹیلر سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کون بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''میں ان کا ایک دوست بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو مارک ٹیلر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

''مسٹر مارک ٹیلر اپنا محفوظ نمبر دے دیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ اچھا''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر ایک نمبر دے دیا گیا۔

''کب کال کروں''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک گھنٹے بعد''...... مارک ٹیلر نے کہا اور عمران نے 'او کے' کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''کیا یہ مارک ٹیلر اصل بات بتا دے گا جبکہ یہ خود ہارڈ ماسٹر کا ایجنٹ ہے''...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب سارے تو مجھ جیسے احمق نہیں ہیں کہ ایک چھوٹے سے چیک کے لئے مارے مارے پھرتے رہیں۔ ویسے میں چاہوں تو بڑے اطمینان سے فون پر بیٹھے بیٹھے اتنی دولت کما لوں کہ آغا سلیمان پاشا کی ساری تنخواہیں اور بقایا جات بھی ادا ہو جائیں اور مجھے چیف کی منتیں بھی نہ کرنی پڑیں۔ سب کی اپنی اپنی ضروریات

ہوتی ہیں اور اپنی اپنی قسمت ہوتی ہے۔ مارک ٹیلر کی قسمت میں اچھا ہی اچھا ہے اور میری قسمت کا رونا تم سلیمان سے سن سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں۔ شکر ہے اللہ کا کہ کم از کم آپ کا موڈ تو درست ہوا ورنہ آپ جس طرح سنجیدہ نظر آ رہے تھے مجھے تو بار بار شک پڑ رہا تھا کہ آپ اصل عمران صاحب ہیں بھی یا نہیں کیونکہ ایسا سنجیدہ عمران میں نے پہلے نہیں دیکھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل میں فوسٹر کے سر داور کو ٹارگٹ کرنے سے میں الجھا ہوا ہوں اور جس طرح سے فوسٹر نے ہوش میں آتے ہی مجھے دیکھ کر دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبایا تھا۔ مجھے ذاتی طور پر اس کی موت پر افسوس ہوا ہے۔ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی تھا۔ اسے ایسے نہیں مرنا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے شاید اسی لئے خودکشی کرنا مناسب سمجھا کہ آپ اس کی زبان نہ کھلوا لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات ہے اور یہ سب کر کے فوسٹر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے اتنے بڑے ایجنٹ کا مجھے دیکھتے ہی خودکشی کر لینا اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ معاملہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ خطرناک اور اہم ہے اور کوئی ایسی خاص بات ضرور ہے جس کی وجہ سے وہ خاص طور

پر سر داور کو ہلاک کرنے آیا تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سر داور زندہ بچ گئے ورنہ اس نے تو اپنا کام کر دکھایا تھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ سر داور سے بات کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جانتے ہوں کہ ان پر جان لیوا حملہ کیوں کرایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ ان سے بات کی جا سکے لیکن میرا اندازہ ہے کہ سر داور اس بات سے انجان ہی ہوں گے کہ ان پر کس نے اور کیوں حملہ کرایا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی طرح کی باتوں کے دوران جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... رابطہ ہوتے ہی مارک ٹیلر کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر مارک ٹیلر۔ میرا نام مائیکل ہے۔ میں آپ سے چند معلومات خریدنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے حوالہ ٹاپ ایرو بگ باس ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ مسٹر مائیکل۔ آپ پانچ منٹ بعد پھر فون کریں میں آپ کے حوالے کو چیک کرنا چاہتا ہوں"...... مارک ٹیلر نے کہا۔

"اوکے۔ اگر آپ چیک کرنا چاہتے ہیں تو پھر ساتھ ہی آپ کی ادائیگی کے لئے ڈبل بگ باس کا حوالہ ہے وہ بھی ساتھ ہی چیک کر لیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر پانچ منٹ بعد بات ہوتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ مارک ٹیلر تو زیادہ ہی شکی مزاج لگتا ہے۔ حوالے دینے کے باوجود چیکنگ کے چکر میں پڑ گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہارڈ ماسٹرز جیسی ٹاپ ایجنسی کا ایجنٹ ہے۔ ایسے ایجنٹ اپنے سائے سے بھی محتاط رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر عمران نے ٹھیک پانچ منٹ بعد دوبارہ سے مارک ٹیلر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... مارک ٹیلر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ مسٹر مائیکل میں نے چیکنگ کر لی ہے۔ سب حوالے درست ہیں۔ فرمائیں آپ مجھ سے کس قسم کی معلومات خریدنا چاہتے ہیں"...... اس بار مارک ٹیلر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے ٹاپ ایرو سے ہی آپ کی ٹپ ملی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ہارڈ ماسٹرز کے سیکرٹس کے بارے میں خفیہ طور پر ہر قسم کی معلومات فروخت کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کون سا سیکرٹ جاننا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہارڈ ماسٹرز نے پاکیشیا کے سائنس دان سرداور پر اپنے ہا

برج ایجنٹ فوسٹر کے ذریعے قاتلانہ حملہ کرایا ہے جو ناکام رہا ہے اور فوسٹر نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہارڈ ماسٹرز نے کس منصوبے کے تحت یہ کام کرایا ہے۔ مجھے مکمل تفصیل چاہئے۔ اس کے لئے آپ کو منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلومات فراہم کر دوں گا لیکن اس کے لئے آپ کو پچیس لاکھ ڈالرز ادا کرنے ہوں گے"...... مارک ٹیلر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اوکے۔ مجھے منظور ہے ڈبل بگ باس کے ذریعے آپ یہ رقم حاصل کر لیں لیکن یہ بتا دوں کہ معلومات حتمی اور تفصیلی ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں نے پچیس لاکھ ڈالرز ایسے ہی نہیں مانگ لئے۔ میں غلط کام نہیں کرتا۔ میں آپ کو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کیونکہ اس منصوبے کی فائل میری ہی تحویل میں ہے"...... مارک ٹیلر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تو بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"زاٹان نئی قسم کے طاقتور رے میزائل تیار کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے تحت ممنوع ہیں لیکن زاٹان کے سائنس دانوں نے انہیں عام میزائلوں جیسا بنا لیا ہے اس لئے کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ عام میزائل ہیں یا ممنوعہ رے میزائل۔ وہ انہیں سوائے مسلم

ممالک کے باقی ممالک کو خفیہ طور پر فروخت کر رہا ہے اور ان میزائلوں کی بے حد مانگ ہے۔ یہ میزائل زاٹان اور کافرستانی سائنس دانوں کی مشترکہ ایجاد ہیں اس لئے دونوں ممالک ان میزائلوں کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کافرستان چاہتا ہے کہ کافرستان کے کسی خفیہ علاقے میں ایسا میزائل اسٹیشن قائم کیا جائے جہاں ان میزائلوں کی تنصیب کی جا سکے اور پھر ان میزائلوں سے پاکیشیا کو نیست و نابود کیا جا سکے کیونکہ ان کا انٹی نظام ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ زاٹان یہ سب کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ ان سائنس دانوں میں ایک مسلم سائنس دان بھی موجود تھا جو کافرستانی نژاد ہے اور کافرستانی لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن اس کے دل میں پاکیشیا اور مسلم ممالک کی تباہی کا سن کر مسلمانوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ جاگ اٹھا اور اس نے یہ ساری معلومات حاصل کر لیں اور پھر اس نے ساری معلومات ایک کمپیوٹر گلاس ڈسک میں منتقل کر دیں۔ ڈاکٹر نواز پاکیشیائی سائنس دان سرداور سے رابطے میں بھی رہا تھا اس لئے زاٹان اور کافرستان کو شک ہوا کہ اس نے اس ٹیکنالوجی کے حوالے سے یا پاکیشیا مشن کے بارے میں سرداور کو نہ بتا دیا ہو۔ اس نے چونکہ گلاس ڈسک بھی پاکیشیا روانہ کر دی تھی اس لئے فوری طور پر کافرستانی حکام حرکت میں آ گئے اور سرداور کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ گلاس ڈسک واپس حاصل کرنے کا ٹاسک زاٹان کو دے دیا گیا تاکہ یہ کام تیزی سے اور فوری طور پر کیا جا

سکے۔ اس معاملے میں کافرستان اپنا نام نہیں آنے دینا چاہتا تھا اس لئے زاٹان کو ہی یہ کام کرنا تھا۔ کافرستان اور زاٹان یہ ٹیکنالوجی کسی صورت بھی مسلم ممالک خاص طور پر پاکیشیا کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ چنانچہ یہ مشن زاٹان حکام نے ہارڈ ماسٹرز کے ذمہ لگایا اور ہارڈ ماسٹرز کے چیف نے اس کے لئے فوسٹر کا انتخاب کیا کیونکہ فوسٹر آج تک اپنے کسی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ اس لئے چیف کو یقین تھا کہ وہ سرداور کو ہلاک کرنے کے مشن میں بھی کامیاب رہے گا۔ فوسٹر کو پہلے کافرستان بھجوایا گیا تاکہ وہاں سے اس سرداور اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ عمران کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کرے کیونکہ زاٹان کے پاس اس کے بارے میں تفصیلات موجود نہیں تھیں۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ فوسٹر کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور فوسٹر پکڑا گیا ہے اور اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ یہ اطلاع اس لئے مل گئی کہ فوسٹر کے جسم میں ایک کاشن ڈیوائس لگی ہوئی تھی جو اس کے ہلاک ہوتے ہی آف ہو گئی تھی“...... مارک ٹیلر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اب فوسٹر کے بعد کیا منصوبہ بنایا گیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”فوسٹر کی موت ہارڈ ماسٹرز کے چیف کے لئے بہت بڑے صدمے کا باعث بنی ہے کیونکہ فوسٹر کو ہارڈ ماسٹرز کا برج بلکہ ماسٹر

مائنڈ کہا جاتا تھا۔ چنانچہ چیف نے زاٹان حکام سے کہا ہے کہ فوسٹر اگر ناکام رہا ہے تو پھر اس کے پاس کوئی ایسا ایجنٹ نہیں جو یہ مشن مکمل کر سکے۔ زاٹان حکام نے کافرستانی حکام سے طویل مذاکرات کئے ہیں اور ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنے اور کافرستان میں میزائل اسٹیشن بنانے سے انکار کر دیا ہے۔ زاٹان اب کافرستان کو میزائل نہیں دے گا ان میزائلوں کی ایجاد میں چونکہ کافرستانی سائنس دانوں کا بھی ہاتھ تھا اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا ہے کہ رے میزائل کا فارمولا کافرستان کو دے دیا جائے پھر اس کی مرضی کہ وہ میزائل بنائے یا نہ بنائے اور پھر وہ میزائل اسٹیشن بنا کر ان میزائل کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کرے یا کسی اور ملک کے خلاف اس سے زاٹان کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ لیکن کافرستانی حکام نے اس آفر کو نہیں مانا چونکہ میزائل بنانے میں کافرستان کا بھی کثیر سرمایہ لگا تھا اس لئے کافرستان بھی مخصوص تعداد میں بنے بنائے میزائل مانگ رہا ہے۔ کافی بحث مباحثے اور طویل مذاکرات کے بعد آخر کار زاٹان نے کافرستان کو چند میزائل دینے کا فیصلہ کر لیا ہے، اس لئے اب اس سلسلے میں مزید کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جا رہی ہے۔ جلد ہی میزائل پارٹس کی شکل میں کافرستان منتقل کر دیئے جائیں گے“۔ مارک ٹیلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کتنی تعداد میں میزائل کافرستان منتقل کئے جانے ہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”دس میزائل اور یہ دس میزائل پورے پاکیشیا کو تباہ کر دینے کے لئے کافی ہوں گے“...... مارک ٹیلر نے کہا۔

”پاکیشیا کے سرداور کو ہلاک کرنے کے لئے مزید کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ابھی اس سلسلے میں کوئی ڈسکس نہیں ہوئی ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ فوسٹر کی منگیتر مرجینا جو خود بھی ہارڈ ماسٹرز کی ایجنٹ ہے ذاتی طور پر فوسٹر کا انتقام اس عمران سے لینا چاہتی ہے جس کی وجہ سے فوسٹر کو اپنی جان قربان کرنی پڑی۔ لیکن چیف نے اسے ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا ہے“...... مارک ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا رے میزائل بنانے والی فیکٹری زاٹان میں موجود ہے یا اسے زاٹان سے باہر بنایا گیا ہے۔ اس کا کوئی پتہ“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ فیکٹری کے بارے میں ہارڈ ماسٹرز کو کوئی علم نہیں ہے“...... مارک ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسی ٹپ جو میزائل فیکٹری کی اصل لوکیشن تک پہنچا سکے“...... عمران نے کہا۔

”ہارڈ ماسٹر کا چیف کرنل ڈارسن۔ ہوسکتا ہے اسے معلوم ہو لیکن یہ حتمی نہیں ہے۔ زاٹان حکومت نے اسے پاکیشیا کے سائنس دان سرداور کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا۔ ہوسکتا ہے اسے فیکٹری کے

بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو''...... مارک ٹیلر نے جواب دیا۔

''او کے تھینک یو۔ جلد ہی ڈبل بگ باس تک آپ کا معاوضہ پہنچا دیا جائے گا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش اور انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ ساری تفصیل سن کر بلیک زیرو کا چہرہ بھی ستا ہوا تھا۔ پاکیشیا کو تباہ کرنے کی بھیانک سازش کی جا رہی تھی اور وہ بھی ایسے میزائلوں سے جس سے دفاع کے لئے پاکیشیا کے پاس کوئی انٹی میزائل سسٹم موجود نہ تھا۔ اگر کافرستان اس منصوبے میں کامیاب ہو جاتا تو پاکیشیا کی تباہی لازمی تھی جسے کسی بھی صورت میں روکا نہیں جا سکتا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ رے میزائل کیا ہوتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خوفناک اور تباہ کن میزائل ہیں۔ انہیں کافرستان کے پاس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ واقعی ہمارے پاس اس کا کوئی دفاع نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے کیونکہ ویسے تو رے میزائل خصوصی ساخت کے ہوتے ہیں اس لئے وہ پہچانے جا سکتے ہیں لیکن زاٹان اور کافرستان کے سائنس دانوں نے انہیں عام میزائلوں جیسا بنا لیا ہے اس لئے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا اور نہ انہیں ٹارگٹ کو ہٹ کرنے سے روکا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں اس کا ایک ہی حل ہے کہ رے میزائل ٹیکنالوجی کو ہی حاصل کر لیا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے طویل مدت چاہئے اور کافرستان نے بنے بنائے میزائل فوراً حاصل کر کے نصب کر دینے ہیں اور جب تک ہم ٹیکنالوجی حاصل کر کے یہ میزائل تیار کریں گے یا انٹی نظام تیار کریں گے تب تک ہو سکتا ہے کہ کافرستان انہیں پاکیشیا کے خلاف استعمال ہی کر دے ایسی صورت میں اس ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کا کیا فائدہ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ایسا بھی تو ہو سکتا کہ ہم کسی طریقے سے کافرستانی کو ان میزائلوں کے حصول سے روک دیا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ اس کا کوئی حل بھی تو ہو''...... عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں اس کا آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کافرستان کو بتا دیا جائے کہ ہمیں اس ٹیکنالوجی اور کافرستان کے پاکیشیا کے خلاف عزائم کا پتہ چل چکا ہے۔ انہیں دھمکی دی جائے کہ اگر اس نے یہ میزائل حاصل کئے تو اسے پاکیشیا کے خلاف جارحیت سمجھا جائے گا اور اقوام متحدہ کے نوٹس میں یہ میزائل لائے جائیں گے۔ آپ کے خیال میں کیا کوئی ایسی صورت حال نہیں ہو سکتی''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''دھمکی سے وقتی طور پر تو شاید کافرستان خاموش ہو جائے لیکن وہ یہ سب خفیہ طور پر کبھی بھی اور کسی بھی وقت کر سکتا ہے۔ ضروری تو نہیں کہ ہر بات ہم تک پہنچ ہی جائے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ذاتی طور پر نہ سہی۔ اگر سرکاری طور پر زاٹان حکام سے بات کی جائے''...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''ایسی صورت میں انہوں نے ان کے وجود سے ہی انکار کر دینا ہے۔ سیدھی سی بات ہے چور کبھی اقرار نہیں کرتا کہ وہ واقعی چور ہے۔ زاٹان بھی کسی صورت میں تسلیم نہیں کرے گا کہ وہ ایسے ممنوعہ میزائل تیار کرتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تب پھر آپ بتائیں۔ آخر آپ کے ذہن میں اس کا کوئی تو حل ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بظاہر تو ایک ہی حل ہے کہ اس فیکٹری کو فوری طور پر ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے اور ان میزائلوں کو ان کے سٹور میں ہی اس طرح بے کار کر دیا جائے کہ یہ فروخت نہ ہو سکیں پھر یہ ٹیکنالوجی حاصل کی جائے اور اس کا انٹی نظام تیار کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ یہ بھی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ کام فوری طور پر تو نہیں ہو سکتا اس میں بہت وقت لگے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وقت تو لگے گا لیکن کچھ نہ کچھ تو ہمیں کرنا ہی ہو گا۔ ہم

اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھر کر تو نہیں بیٹھ سکتے''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ناٹران بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... ناٹران کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''کافرستان یورپی ملک زاٹان سے بنے بنائے ریمے میزائل حاصل کر رہا ہے تاکہ انہیں پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جا سکے کیونکہ پاکیشیا کے پاس اس کا انٹی نظام نہیں ہے۔ جلد ہی زاٹان میزائل پارٹس کی شکل میں کافرستان ٹرانسفر کرنا شروع کر دے گا۔ ان میزائلوں کا حصول یقیناً کافرستان کی وزارت دفاع کے ذریعے ہو رہا ہو گا۔ تم فوری طور پر یہ ٹریس کرو کہ کافرستان کی طرف سے میزائل رسیو کرنے کی ذمہ داری کسے سونپی گئی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں مکمل تفصیل چاہئے اور وہ بھی حتمی''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے بغیر مزید کچھ کہے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراس ون لیبارٹری''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لیبارٹری انچارج سر ہاشمی سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہاشمی بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر ہاشمی کی آواز سنائی دی۔ عمران کے پاس چونکہ ان کا مخصوص نمبر تھا اس لئے اس کی براہ راست سر ہاشمی سے بات ہو جاتی تھی۔ سر ہاشمی بھی سر داور کی طرح نامور سائنس دان تھے۔ ان کا نام سر داور کے بعد آتا تھا اور وہ عمران کو اتنا ہی جانتے اور سمجھتے تھے جتنا کہ سر داور عمران کو سمجھتے تھے۔ عمران کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات تھے اور وہ سر داور کی طرح عمران کو بے حد پسند کرتے تھے۔

''السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ یا حضرت۔ حقیر فقیر پر تفصیر بندہ نادان''...... عمران نے اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

''وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ بس بس۔ اس کے بعد کے تمام القابات مع تمہاری ڈگریوں اور یونیورسٹی کے مجھے نہ صرف معلوم ہیں بلکہ میرے ذہن پر نقش ہو چکے ہیں اس لئے تم بتاؤ کہ کیوں فون کیا ہے''...... سر ہاشمی نے عمران کو ٹوکتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خون۔ ارے باپ رے۔ میں نے کب کسی کا خون کیا ہے۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کسی نے سن لیا اور ایمرجنسی پولیس کو بتا دیا تو ڈیڈی تو مقدمے سے پہلے اپنے سرکاری ریوالور کی ساری گولیاں مجھ پر چلا کر میرا ہی خون کر دیں گے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''تمہاری زبان روکنا واقعی میرے بس میں نہیں ہے۔ میں نے فون کہا ہے خون نہیں''...... دوسری طرف سے سر ہاشمی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''فون اس مہنگائی کے دور میں اور وہ بھی میں کروں۔ مجھ جیسا مفلس و قلاش آدمی بھلا اتنی مہنگی عیاشی کیسے کر سکتا ہے۔ پہلے ہی میرے باورچی آغا سلیمان پاشا کی تنخواہیں، اوور ٹائم اور الاؤنسز میری طرف بقایا ہیں اور وہ مجھے روز گرفتار کرانے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں فون کروں گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری قسمت آپ جیسی تو نہیں بنائی کہ نہ کام نہ کاج بس بیٹھے مفت کی تنخواہیں وصول کرتے رہیں۔ اس تنخواہ میں آپ کسی کو فون کریں یا کسی کا خون آپ کو بھلا کوئی کیا کہہ سکتا ہے''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''لگتا ہے تم نے صرف میرا وقت ضائع کرنے کے لئے فون کیا ہے۔ او کے۔ پھر بات ہو گی اس وقت میں مصروف ہوں۔ گڈ بائی''...... سر ہاشمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''لوگ سچ کہتے ہیں۔ سچ واقعی کڑوا، بہت ہی کڑوا ہوتا ہے بلکہ

زہریلا ہوتا ہے چھوٹا سا سچ بھی برداشت نہیں ہو سکتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''کم از کم بوڑھے سائنس دانوں کو تو آپ معاف کر دیا کریں۔ سر ہاشمی تو سر داور سے بھی زیادہ بوڑھے ہیں۔ وہ واقعی بے حد مصروف ہوتے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے کیا مطلب۔ اتنی بھاری تنخواہ لینے کے باوجود وہ اتنے مفلس ہیں کہ اس طرح سے ہر ایک سے مانگتے پھرتے ہیں وہ بھی اس عمر میں''...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مانگتے پھرتے ہیں کیا مطلب۔ وہ کیوں مانگیں گے۔ میں سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا وہ واقعی عمران کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

''تم نے ہی تو کہا ہے کہ انہیں معاف کر دیا کروں۔ معافی تو گداگروں سے مانگی جاتی ہے کہ جاؤ بابا معاف کرو۔ اللہ بھلا کرے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہاشمی بول رہا ہوں''...... رابطہ ہونے پر دوبارہ سر ہاشمی کی آواز سنائی دی۔

''محترم و مکرم جناب سر ہاشمی صاحب میں آپ کا خادم علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر آپ جیسے مصروف ترین انسان اپنے انتہائی قیمتی وقت میں سے ازراہ کرم کچھ لمحے مفت میں عنایت فرما سکیں تو آپ کی اس عنایت پر میں تو کیا میری آئندہ سات نسلیں وہ بھی اگر ہوئیں تو آپ کی سات بلکہ چودہ نسلوں تک ممنون و مشکور رہیں گی''...... عمران نے پوری روانی سے بولتے ہوئے کہا۔

''دیکھو عمران میں اس وقت واقعی بے حد مصروف ہوں پلیز یا تو کسی اور وقت فون کر لینا یا پھر بتاؤ کیا بات ہے''...... سر ہاشمی نے واقعی منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''آئی ایم سوری سر ہاشمی۔ بہرحال میں گوش گزار کرتا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ زاٹان اور کافرستان کے ناہنجار سائنس دانوں نے رے میزائلوں کو جنہیں اقوام متحدہ نے ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ خصوصی ساخت سے عمومی ساخت میں تیار کر لیا ہے اور اب وہ یہ میزائل کافرستان کو خفیہ طور پر ٹرانسفر کرنا چاہتے ہیں تاکہ کافرستان ان میزائلوں کی مدد سے پاکیشیا کو تباہ و برباد کر سکے۔ کیونکہ پاکیشیا کے پاس تو کیا کسی کے پاس بھی ان میزائلوں کا انٹی نظام نہیں ہے اور پھر چونکہ یہ عام میزائلوں جیسے ہیں اس لئے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ زاٹان یا کافرستان کا کون سا سائنس دان یہ کام کر سکتا ہے۔ میرا

مطلب ہے اس میزائل کی تیاری کے سلسلے میں اگر آپ کے ذہن میں کوئی نام ہے تو مجھے اس کے بارے میں بتا دیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ ریے میزائل کی تیاری اور کافرستان ٹرانسفر کے بارے میں تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی انتہائی ہولناک ہے۔ تم مجھے کچھ وقت دو مجھے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنی پڑیں گی''...... سر ہاشمی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''کتنا وقت چاہئے آپ کو لیکن یہ بتا دوں کہ یہ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''صرف آدھا گھنٹہ''...... سر ہاشمی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے جناب۔ آپ ایک گھنٹہ لے لیں۔ میں ایک گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ فون کروں گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا سر ہاشمی معلوم کر لیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''مکمل نہ سہی بہرحال کچھ نہ کچھ کلیو وہ حاصل کر لیں گے۔ ان کے تعلقات سر داور کی طرح پوری دنیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں سے ہیں اور ہمارے ہی ان کی بے حد عزت کرتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہاشمی بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر ہاشمی کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں جناب''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران بیٹے میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ کام زاٹان کے سائنس دان ڈاکٹر ریے مورگن کا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور سائنس دان تھا جو کافرستانی نژاد تھا۔ اس کا نام مجھے یاد نہیں لیکن یہ دونوں طویل عرصے سے اس پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر ریے مورگن نے ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں مقالہ بھی پڑھا تھا لیکن پھر اقوام متحدہ نے زاٹان حکومت سے احتجاج کیا تو ڈاکٹر ریے مورگن بلکہ کافرستانی سائنس دان بھی اس کے کچھ عرصہ بعد غائب ہو گیا اور یہ کہا گیا کہ وہ زاٹان کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ یہ دو سال پہلے کی بات ہے اور اس کے بعد سے اب تک وہ دونوں دوبارہ کہیں نظر نہیں آئے۔ لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے پیچھے بہرحال وہ دونوں ہی یا پھر ان میں سے کوئی ایک ضرور موجود ہے لیکن اب وہ کہاں ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا''...... سر داور نے کہا۔

''آپ کبھی ڈاکٹر ریے مورگن یا اس کافرستانی سائنس دان سے ملے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرا کبھی ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا''...... سر داور

نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ نے مجھے اپنا قیمتی وقت دیا اس کے لئے آپ کا بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اس ڈاکٹر رے مورگن یا پھر اس کافرستانی سائنس دان کو بہرحال ٹریس کرنا ہوگا اور اس کے لئے مجھے زاٹان جانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو جولیا کو مشن کی تیاری کے لئے کہہ دوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ میں خود بات کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیس چیف''...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''فور سٹارز کو کہہ دو کہ وہ ایک اہم مشن کے لئے زاٹان جانے کے لئے تیار رہیں تم خود بھی تیار رہنا۔ عمران ٹیم کو لیڈ کرے گا اور وہی تم سے رابطہ کر کے تمہیں تفصیلات بتائے گا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''فور سٹارز۔ تو کیا باقی ٹیم نہیں جائے گی''...... جولیا نے چونک

کر پوچھا۔

''نہیں۔ یہ ڈبل مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری ٹیم کو کافرستان جانا پڑے اس لئے میں دوسری ٹیم کو ریزرو رکھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیس چیف''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''تو کیا آپ واقعی دوسری ٹیم کو کافرستان بھیجیں گے''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

''ضرورت پڑی تو۔ ہو سکتا ہے کہ زاٹان فوراً ہی میزائل کافرستان ٹرانسفر کر دے۔ ایسی صورت میں دوسری ٹیم کو وہاں جا کر ان میزائلوں کو ناکارہ کرنا پڑ سکتا ہے اور یہ کام فور سٹارز سے زیادہ بہتر دوسری ٹیم کر سکتی ہے جن میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر شامل ہیں۔ یہ چونکہ فاسٹ مشن ہو گا اور اس کے لئے تنویر ایکشن کرنا پڑے گا اس لئے میں انہیں سیکنڈ ٹیم کے طور پر چھوڑ رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ایسا پہلی بار ہو رہا ہے کہ آپ اصل ٹیم کو چھوڑ کر فور سٹارز کے ساتھ مشن مکمل کرنے جا رہے ہوں جبکہ یہ مشن فور سٹارز کا ہے ہی نہیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ضرورت ایجاد کی اماں بی ہوتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’اچھا سنو۔ ناٹران اگر کسی آدمی کا سراغ لگالے تو اسے کہہ دینا کہ وہ اس سے یہ معلوم کرے کہ ریے میزائل کے سلسلے میں ان کا زاٹان کے کن حکام سے رابطہ ہے اور پھر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دے دینا۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی اطلاع سے ہمیں مشن میں سہولت حاصل ہو جائے اور پھر ہمیں سیکنڈ ٹیم کو کافرستان بھیجنا پڑ جائے‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دیر بلیک زیرو سے باتیں کرتا رہا پھر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور سنجیدگی عیاں تھی۔

مرجینا اپنے فلیٹ میں ہی موجود تھی۔ پچھلے کئی دن اس نے فوسٹر کی یاد کے کرب میں ہی گزارے تھے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چیف کے احکامات کو ہوا میں اُڑا کر ایک لمحے میں پاکیشیا پہنچ جائے اور جاتے ہی عمران پر کسی بھوکی شیرنی کی طرح ٹوٹ پڑے اور اس کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے لیکن چیف کے حکم کے سامنے وہ بے بس تھی۔ جب تک چیف اُسے اجازت نہ دے دیتا وہ کہیں نہیں جا سکتی تھی کیونکہ چیف نے اس کے جنون کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا پاسپورٹ اور سفری کاغذات کی تمام سہولیات اپنے پاس محفوظ کر لی تھیں اور ایسے تمام محکموں کو سختی سے تاکید کر دی تھی کہ مرجینا اپنی مرضی سے ڈپلیکیٹ کاغذات بنا کر پاکیشیا نہ چلی جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مرجینا کو یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ چیف اس کی خصوصی نگرانی بھی کرا رہا ہے اور وہ ہر دو چار گھنٹوں بعد اسے

خود بھی فون کرتا تھا۔ ایسی صورت میں مرجینا کے لئے چیف سے نظر بچا کر پاکیشیا جانا ناممکن ہو گیا تھا۔ جس کا بہرحال اسے افسوس ہو رہا تھا۔ اس وقت رات ہو رہی تھی اور مرجینا اپنے کمرے میں بیٹھی اپنا پسندیدہ ٹی وی ٹاک شو دیکھنے میں مصروف تھی کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

مرجینا نے چونک کر ٹی وی سے نظریں ہٹائیں اور فون کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے اس وقت فون کی گھنٹی بجنے پر بے حد حیرت ہو رہی ہو کیونکہ اس وقت رات کے تقریباً بارہ بجے تھے۔ اس لئے اس وقت کسی کا اسے فون کرنا واقعی عجیب سی بات تھی۔ یہ تو آج اس کے پسندیدہ ٹی وی ٹاک شو کا وقت تھا جو ہفتے میں ایک بار مخصوص وقت پر آن ائیر ہوتا تھا اور اسے دیکھنے کے چکر میں وہ اس وقت تک جاگ رہی تھی۔ اس نے قریب پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر کے ٹی وی والیوم میوٹ کیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''مارج بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مارج کی آواز سنائی دی تو مرجینا چونک پڑی۔

''اوہ تم۔ رات کے اس وقت تم نے کیوں فون کیا ہے''۔ مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آج تمہارا فیورٹ ٹی وی ٹاک شو ہے اس لئے مجھے یقین تھا

کہ تم ابھی تک جاگ رہی ہو گی''...... مارج نے کہا۔

''فون کس لئے کیا ہے''...... مرجینا نے سنجیدگی سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بے وقت مارج کا فون کرنا انتہائی ناگوار گزرا ہو۔

''میں دراصل ایک انتہائی ضروری کام سے ہنٹن سے باہر گیا ہوا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے میری واپسی ہوئی ہے''...... مارج نے کہا۔

''تو کیا تم نے مجھے یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ جس عمران کی وجہ سے میں تمہارا منگیتر فوسٹر ہلاک ہوا ہے وہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت کل صبح ہنٹن پہنچ رہا ہے۔ چیف کو اس کی اطلاع پاکیشیا سے مل گئی تھی اور اس سلسلے میں مجھے ہنٹن سے جاہر جانا پڑا تھا اور ابھی میری واپسی ہوئی ہے۔ میں نے چیف کو رپورٹ دی ہے۔ چیف نے میری رپورٹ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان لوگوں کی فی الحال نگرانی کی جائے اور اس نگرانی کے لئے میری سفارش پر چیف نے تمہارا انتخاب کر لیا ہے۔ وہ تمہیں کل صبح احکامات دے گا۔ مین نے سوچا کہ تمہیں پہلے ہی اطلاع دے دوں''...... مارج نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو میرا دشمن اپنی موت مرنے کے لئے خود یہاں آ رہا

ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اس کی صرف نگرانی کرنی ہے۔ وہ کیوں''...... مرجینا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ کافرستان کو بنے بنائے رے میزائل سپلائی کئے جائیں گے اور یہ کام ظاہر ہے وزارت دفاع کا ہے ہمارا نہیں۔ اس لحاظ سے یہ مشن ختم ہو چکا ہے لیکن چیف چاہتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہوتی رہے تاکہ ساتھ ساتھ یہ معلوم ہوتا رہے کہ ان کے ہنٹن آنے کا اصل مقصد کیا ہے کیونکہ بظاہر تو ان کا کوئی مقصد سامنے نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کسی طرح بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ فوسٹر کا تعلق ہارڈ ماسٹرز سے ہوسکتا ہے۔ سیدھی بات کروں تو ہارڈ ماسٹر اسے ابھی چھیڑنا نہیں چاہتی ہے''...... مارج نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں اپنے دشمن کی صرف نگرانی کروں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوگا''...... مرجینا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں نہیں ہوگا''...... مارج نے کہا۔

''دیکھو مارج۔ میری بات سنو۔ یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں فوسٹر سے کتنی محبت کرتی تھی۔ اس کے بغیر میں ادھوری ہو کر رہ گئی ہوں۔ میری لائف ختم ہوگئی ہے اور میں ہر پل یہی سوچتی رہتی ہوں کہ کب میرا فوسٹر کے قاتل سے سامنا ہو اور کب میں اس کی بوٹیاں اپنے ہاتھوں سے اڑا دوں۔ اس دشمن کا خیال آتے ہی میرے دماغ پر چھپکلی سی سوار ہو جاتی ہے۔ اب وہ

یہاں آ رہا ہے اور جب وہ میرے سامنے ہوگا تو اسے دیکھ کر یقیناً میرا دماغ گھوم جائے گا اور میں خود پر قابو نہیں رکھ سکوں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''نہیں مرجینا۔ تمہیں بہرحال چیف کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ ہارڈ ماسٹرز کے خلاف ہم نہیں جا سکتے۔ یہ چیف کا حکم ہے اور تم چیف کے حکم کی پابند ہو''...... مارج نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ انہیں ہلاک کرنے کا مشن ہو تو میں حاضر ہوں ورنہ نگرانی مجھ سے نہیں ہوسکتی اور دوسری بات یہ کہ اب جب کہ ہارڈ ماسٹرز کا مشن ختم ہو چکا ہے۔ کیا چیف مجھے ذاتی طور پر اس عمران کے خلاف کام کرنے کی اجازت دے گا۔ اب تو مجھے پاکیشیا بھی نہ جانا پڑے گا''...... مرجینا نے کہا۔

''یہ بات تم خود چیف سے کر لینا۔ مین نے تو صرف اس لئے تمہاری سفارش کی تھی کہ تم نے مجھے خود کہا تھا کہ جب بھی عمران کے بارے میں کوئی مشن ہو تمہیں ضرور اس میں شامل کیا جائے اب تمہاری مرضی۔ تم نے یہ کام کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو چیف سے بات کر کے انہیں منع کر دو''...... مارج نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ مرجینا کے جواب نے اسے صدمہ پہنچایا ہے۔

''اوہ۔ تم شاید ناراض ہو گئے ہو مارج ۔ میرا مقصد یہ نہیں تھا لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میرے جذبات کیا ہوں گے۔ اس صورت

میں صرف نگرانی کا کام میں کس طرح درست طور پر سرانجام دے
سکتی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔
''تمہاری بات بھی ٹھیک ہے واقعی میرے ذہن میں یہ بات نہ
آئی تھی۔ بہرحال اب تو اس کا فیصلہ چیف نے ہی کرنا ہے۔ تم اس
سے بات کر لینا''...... مارج نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔
''لیکن مارج تم چیف کے نمبر ٹو ہو۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ آخر
یہ لوگ ہنٹن کیوں آ رہے ہیں آج سے پہلے تو یہ ہنٹن نہیں آئے
اگر ان کا کوئی مشن نہیں ہے تو ان کا یہاں آنے کا کیا مقصد ہوا۔
میرا تو خیال ہے کہ یہ لوگ لامحالہ یہاں رے میزائلوں کے سلسلے
میں ہی آ رہے ہیں''...... مرجینا نے کہا۔
''ہاں۔ یہی بات چیف کے ذہن میں ہے اور اسی لئے وہ ان
کی نگرانی کرانا چاہتا ہے کیونکہ بظاہر تو ان کا یہاں کوئی مشن نہیں ہو
سکتا پھر ان کی اس وقت ٹیم کی صورت میں آمد چیف کو کھٹک رہی
ہے لیکن جب تک ان کے ارادوں کا علم نہیں ہو جاتا انہیں چھیڑنا
بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے والی بات ہو گی''...... مارج نے
سنجیدگی سے کہا۔
''اوکے۔ میں چیف سے بات کروں گی۔ تمہارا بے حد شکریہ''۔
مرجینا نے کہا اور پھر گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔
''تمہاری وجہ سے میرا منگیتر ہلاک ہوا ہے عمران اس لئے میں
تمہیں کسی قیمت پر بھی زندہ نہیں جانے دوں گی۔ چاہے مجھے چیف

اس کی اجازت دے یا نہ دے۔ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد چیف
اگر میرے ڈیتھ آرڈرز بھی جاری کر دے گا تو اس پر بھی مجھے کوئی
افسوس نہیں ہو گا۔ ویسے بھی میں فوسٹر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔
مجھے جلد سے جلد تمہیں ہلاک کرنے کے بعد فوسٹر کے پاس جانا ہے
اور یہ کام میں کر کے رہوں گی''...... مرجینا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی آف کیا اور وہ اٹھی اور بیڈ روم کی
طرف بڑھ گئی لیکن وہ بیڈ پر لیٹی ساری رات جاگتی رہی کیونکہ اس
کے ذہن میں مسلسل یہی خیال آ رہا تھا کہ وہ آخر کس طرح اپنے
منگیتر فوسٹر کا انتقام لے اور پھر یہی بات سوچتے سوچتے صبح ہو گئی تو
اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار اچھل
پڑی۔
''اوہ اوہ۔ مجھے پہلے اس بات کا خیال کیوں نہ آیا۔ ہاں یہ
ٹھیک ہے۔ مجھے بیک وقت دونوں کام کرنے چاہئیں۔ ٹھیک ہے
میں چیف سے بات کروں گی''...... مرجینا نے اس بار فیصلہ کن لہجے
میں کہا اور تیزی سے واش روم میں داخل ہو گئی۔ واش روم سے
واپس آ کر اس نے فون اٹھایا اور پلازہ میں موجود ہوٹل کو اس نے
ناشتہ بھجوانے کا آرڈر دیا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔
اسے معلوم تھا کہ چیف اسے نو بجے کے قریب فون کرے گا
اس لئے ناشتے کے بعد وہ کمرے سے جانے کی بجائے چیف کے
فون کا انتظار کرتی رہی اور پھر تقریباً ساڑھے نو بجے کے قریب فون

کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... مرجینا نے کہا۔

''مجھے مارج نے آفس آ کر رپورٹ دی ہے کہ اس نے رات کو تمہیں فون کیا تھا اور تم نے اسے کیا جواب دیا تمہاری بات درست ہے۔ تمہارے جذبات چونکہ اس سلسلے میں انتقامی ہیں اس لئے تم نگرانی کا کام بخوبی نہ کر سکو گی اور عمران انتہائی شاطر آدمی ہے۔ اسے معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو پھر وہ تمہارے ذریعے ہارڈ ماسٹرز اور مجھ تک پہنچ جائے گا اور ہمیں نقصان پہنچا دے گا اس لئے میں نے اس سلسلے سے تمہیں علیحدہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب تمہیں ان کی نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... چیف نے کہا۔

''اوہ چیف۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے بھی اس سلسلے میں ساری رات سوچ بچار کی ہے اور اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے اس سلسلے میں جذبات سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ ایجنسی کے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں اب یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''نہیں۔ اب پہلے میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ہنٹن کیوں آ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا

مقصد کچھ اور ہو اور ہم خواہ مخواہ اپنے آپ کو ملوث کر لیں۔ کیونکہ فوسٹر کی خودکشی کے بعد لامحالہ اسے کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فوسٹر کون تھا اور اس نے کیوں پاکیشیا کے سائنس دان سر داور پر حملہ کیا تھا''...... چیف نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ اسے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ ہنٹن آ رہا ہے اور اس کا ٹارگٹ لامحالہ رے میزائل بنانے والی فیکٹری ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسی بات تم نے کیسے سوچ لی ہے''...... چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

''چیف۔ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ میں نے اس بارے میں ساری رات غور کیا ہے اور میرے ذہن میں یہی بات آئی ہے کہ سر داور پر حملہ کے فوراً بعد عمران کا اس طرح اپنے ساتھیوں سمیت ہنٹن آنا عام سی بات نہیں ہو سکتی۔ وہ لامحالہ ایک خاص پروگرام کے تحت آ رہا ہے اور یہ پروگرام رے میزائل کی فیکٹری ہی ہو سکتی ہے اس نے کسی نہ کسی طرح بہرحال اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔ ٹھیک ہے۔ نگرانی سے بہرحال سب کچھ سامنے آ جائے گا''...... چیف نے کہا۔

"چیف میں آپ سے کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو"...... مرجینا نے رک رک کر اور بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو"...... چیف نے کہا۔

"کیا مجھے اس بات کی اجازت مل سکتی ہے کہ اپنے طور پر عمران کے خلاف کام کروں میرا مقصد ہے ایجنسی سے ہٹ کر مکمل آزادی کے ساتھ اور ذاتی طور پر"...... مرجینا نے کہا۔

"لیکن تم کرو گی کیا"...... چیف نے پوچھا۔

"چیف۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی طرح سے عمران سے تعلقات بڑھا کر پہلے اس سے یہ معلوم کروں کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس کے بعد اسے ہلاک کر دوں۔ اس میں مجھے تھوڑا سا وقت تو لگے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ میں اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گی"...... مرجینا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم فوسٹر کی منگیتر ہو اور جس طرح فوسٹر بے پناہ ذہین آدمی تھا اس طرح تم بھی ذہانت میں اس سے کسی صورت کم نہیں ہو۔ لیکن تمہارے ساتھ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ تم فوسٹر کی معاملے میں جذباتی ہو جاتی ہو اور تمہارا یہ جذباتی پن ہارڈ ماسٹرز کے نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ چیف۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں قطعاً غیر جذباتی انداز میں کام کروں گی"...... مرجینا نے کہا۔

"او کے۔ لیکن تمہیں پھر اس بات کا دھیان رکھنا ہو گا کہ عمران کو کسی بھی صورت میں اس بات کا علم نہ ہو کہ فوسٹر یا پھر ہارڈ ماسٹر سے تمہارا کوئی تعلق ہے۔ اس کے علاوہ تمہیں اس بات پر بھی عمل کرنا ہو گا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں تم نے بہرحال اس پر حملہ بھی نہیں کرنا"...... چیف نے کہا۔

"او کے چیف۔ مجھے منظور ہے چیف"...... مرجینا نے اجازت ملتے ہی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اب تم جس انداز میں چاہو اس سے مل سکتی ہو۔ تعلقات بڑھا سکتی ہو۔ میں تمہیں اس بات کی اجازت دیتا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"آپ نے میری بات مان کر مجھے جو خوشی دی ہے اس کے لئے میں آپ کی بے حد مشکور ہوں چیف اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گی لیکن آپ مجھے بتائیں کہ یہ لوگ کب ہنٹن پہنچ رہے ہیں اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی ہے"...... مرجینا نے کہا۔

"یہ لوگ آج دوپہر کی فلائٹ سے آ رہے ہیں یہ فلائٹ ہنٹن ڈھائی بجے پہنچے گی۔ میں نے احتیاطاً پاکیشیا میں ایک گروپ کے ذمہ یہ کام لگایا تھا کہ اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے باہر جائے تو اس کی منزل مقصود معلوم کر کے مجھے اطلاع دی جائے چنانچہ مجھے اطلاع ملی کہ عمران تین مردوں اور ایک سوئس عورت کے

ساتھ پاکیشیا سے براہ راست ہنٹن آ رہا ہے۔ اس نے وہاں سے
باقاعدہ ہنٹن کی ٹکٹیں خریدی ہیں اور ان کی منزل ہنٹن ہی
ہے''...... چیف نے کہا۔

''اوہ تو کیا وہ لوگ سفر بھی اپنے اصل ناموں اور اصل کاغذات
سے کر رہے ہیں''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں''...... چیف نے کہا۔

''اوکے چیف۔ اب میں اپنا لائحہ عمل خود ہی تیار کر لوں گی
بہرحال آپ بے فکر رہیں آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچے گی''۔
مرجینا نے کہا۔

''اوکے''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو مرجینا نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ریڈ کارٹر ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں۔ ریڈ کارٹر سے میری بات کرائیں''۔
مرجینا نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ریڈ کارٹر بول رہا ہوں خیریت ہے صبح صبح کیسے فون کیا
ہے''...... چند لمحوں بعد ریڈ کارٹر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ریڈ کارٹر کیا تم دو بجے میرے ساتھ ایئرپورٹ چل سکتے

ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''ایئرپورٹ کیوں کیا ہوا ہے''...... ریڈ کارٹر نے اور زیادہ
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیں پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں
جن میں تین مرد اور ایک سوئس نژاد لڑکی شامل ہے کے ساتھ آج
ڈھائی بجے کی فلائٹ سے ہنٹن پہنچ رہا ہے اور میں اس سے مل کر
اپنے منگیتر فوسٹر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اب
تک پاکیشیا میں موجود فارن ایجنٹ فوسٹر کی لاش تلاش نہیں کر سکے
ہیں''...... مرجینا نے کہا۔

''تمہیں ان کی آمد کی اطلاع کس نے دی ہے''...... ریڈ کارٹر
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے ذاتی طور پاکیشیا میں ایک آدمی سے رابطہ قائم کیا تھا
تاکہ وہ عمران سے مل کر فوسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر
سکے۔ اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
ہنٹن کے لئے روانہ ہو گیا ہے اس لئے میں وہاں اس سے مل کر
معلومات حاصل کر لوں لیکن میں اس عمران کو پہچانتی نہیں ہوں۔
اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے مدد لوں''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارے خیال میں تم جو سوچ رہی ہو وہ ٹھیک ہو گا''۔
ریڈ کارٹر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

"تم عمران سے اپنے منگیتر کا انتقام لینا چاہتی ہو نا"...... ریڈ کارٹر نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... مرجینا نے کہا۔

"دیکھو مرجینا تم جو کھیل کھیلنا چاہتی ہو وہ انتہائی خطرناک ہے تمہارا خیال ہے کہ عمران کوئی عام سا انسان ہے اور تم اس سے آسانی سے اپنے منگیتر کا انتقام لے لوگی لیکن تم نہیں جانتی کہ عمران ایک عفریت کا نام ہے۔ وہ حد درجہ ذہین اور خطرناک آدمی ہے اس کی اس طرح اچانک آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے لامحالہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ فوسٹر کا تعلق زاٹان سے ہے اور ہو سکتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے اس نے ہارڈ ماسٹرز کے بارے میں بھی مکمل تفصیلات حاصل کر لی ہوں گی۔ چونکہ فوسٹر نے پکڑے جانے کے فوراً بعد خود کشی کر لی ہو گی اس لئے عمران کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ فوسٹر نے سرداور پر حملہ کیوں کیا ہے۔ اس کے پیچھے کیا مقصد ہے اور اب عمران کی اس طرح ہنٹن آمد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لامحالہ وہ اس مقصد کو معلوم کرنے کے لئے آ رہا ہے اور اس نے الٹا تمہیں استعمال کر کے سب کچھ معلوم کر لینا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس صورت میں تمہارے چیف کرنل ڈارسن نے تمہیں گولی مار دینی ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم عمران کے قریب ہی نہ جاؤ اور اس سے انتقام لینے کا خیال دل سے نکال دو۔ اسی میں تمہاری اور ہارڈ ماسٹرز کی بھلائی ہے"...... ریڈ کارٹر نے اسے مشورہ

دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم فکر نہ کرو۔ اب میرا ہارڈ ماسٹرز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں شاید علم نہیں ہے کہ میں نے ہارڈ ماسٹرز سے استعفیٰ دے دیا ہے اور جہاں تک کرنل ڈارسن کے بارے میں اور ہارڈ ماسٹرز کے بارے میں معلومات کا تعلق ہے تو یہ سرکاری ایجنسی ہے اور اس کے بارے میں یہاں سب جانتے ہیں اور اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بھی سب جانتے ہیں۔ عمران اگر ذہین اور شاطر آدمی ہے تو کیا اسے اپنے طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور یہ بھی سن لو کہ میں بہت سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ فوسٹر کی موت میں عمران کا کوئی قصور نہیں ہے۔ فوسٹر نے اپنے منصوبے کی ناکامی پر خود کشی کی ہے اور اس کی یہی فطرت تھی۔ وہ اپنے آپ کو عقل کل سمجھتا تھا۔ وہ اپنی ناکامی برداشت نہ کر سکا اس لئے اس نے ایسا ہی کرنا تھا میں تو صرف اس کی لاش کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں اور بس"...... مرجینا نے جواب دیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی تم نے ہارڈ ماسٹرز سے استعفیٰ دے دیا ہے لیکن کب۔ کیوں"...... ریڈ کارٹر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم میری بات کا یقین کرو۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں میں نے جو کہا ہے سچ کہا ہے۔ تم جانتے ہو کہ ہارڈ ماسٹر میں، مجھے

اور فوسٹر کو برج کی حیثیت حاصل تھی۔ ہم ہارڈ ماسٹر کے ہارڈ برج تھے اور چیف نے ہم دونوں کو ہی نہ صرف ہارڈ برج کا نام دے رکھا تھا بلکہ ہمیں ہارڈ ماسٹر کے ماسٹر مائنڈز ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے۔ فوسٹر کی موت کے بعد میری ساری ذہانت، اکڑ اور طاقت تقریباً ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کے بغیر میں ادھوری ہوں اور میں جانتی ہوں کہ اب میں نہ تو ہارڈ ماسٹرز کے لئے برج بن سکتی ہوں اور نہ ماسٹر مائنڈ بن کر ان کے لئے کوئی خدمات انجام دے سکتی ہوں۔ میں مر جانے کی نہج تک پہنچی ہوئی ہوں۔ اس لئے اب مجھے ہارڈ ماسٹرز میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ میں نے اس ایجنسی میں رہ کر بہت کما لیا ہے اور فوسٹر کی بھی ساری جائیداد اب میری ہے۔ میں ساری زندگی عیش کر سکتی ہوں اس لئے اب مجھے نوکری کی ضرورت نہیں رہی۔ اب میں نے آزاد رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اسی لئے میں نے فوری طور پر ہارڈ ماسٹرز چھوڑ دی ہے''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر ٹھیک ہے اب ان حالات میں تمہیں عمران نے واقعی کیا استعمال کرنا ہے۔ تم اس کے ساتھ کیا کرتی ہو اور کیا نہیں اس کا ہارڈ ماسٹرز سے کوئی لنک نہیں ہو سکتا۔ اوکے۔ ٹھیک ہے میں دو بجے ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا۔ گو عمران نے مجھے اطلاع نہیں دی لیکن میں خود اس سے مل لوں گا''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ ریڈ کارٹر''...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ اسے یقین تھا کہ اس نے جو سوچا ہے اس پر عمل کر کے وہ نہ صرف عمران کا اعتماد جیت لے گی بلکہ موقع ملتے ہی وہ عمران کو ہلاک کر دے گی۔ عمران اس کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تو اس کے سامنے بھلا عمران کے ساتھیوں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ وہ ان چاروں کو بھی آسانی سے ہلاک کر دے گی۔ اس طرح نہ صرف وہ ان سے ذاتی انتقام بھی لے لے گی بلکہ ہارڈ ماسٹرز پر بھی یہ ثابت کر دے گی کہ وہ ہارڈ ماسٹرز کے لئے واقعی کسی برج کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ فوسٹر کے بعد ہارڈ ماسٹرز میں اب وہی ماسٹر مائنڈ ہے۔

عمران، جولیا، صدیقی، نعمانی اور خاور کے ساتھ جہاز میں سوار ہنٹن کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ عمران نے جولیا کو فور سٹارز کو مشن پر ساتھ لے جانے کے لئے کہا تھا لیکن جب جولیا نے صدیقی کو کال کیا تو پتہ چلا کہ چوہان کی طبعیت ناساز ہے اور پچھلے کئی روز سے وہ بخار میں مبتلا ہے اور ایک نجی ہسپتال میں ایڈمٹ ہے تو عمران نے فوراً جا کر اس کی تعزیت کی اور پھر اسے آرام کرنے کا مشورہ دے کر ان چاروں کو ہی لے کر زاٹان روانہ ہو گیا۔ اس نے چوہان کو مشن کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا ورنہ بیمار ہونے کے باوجود وہ ان کے ساتھ جانے کی ضد کرتا۔

حسب روایت عمران کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ان سے عقبی سیٹوں پر صدیقی اور نعمانی تھے جبکہ جولیا کی دوسری طرف قطار میں پہلی سیٹ پر خاور موجود تھا۔ اس طویل پرواز میں گو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران سے اصل مشن کے بارے میں

معلوم کرنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق انہیں آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال دیا تھا اور اب ہنٹن پہنچنے میں صرف ایک گھنٹے کا سفر باقی رہ گیا تھا اس لئے جولیا نے ایک بار پھر عمران نے تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی۔

''عمران اب ہم ہنٹن پہنچنے والے ہیں آخر تم بتاتے کیوں نہیں کہ ہنٹن میں ہمارا مشن کیا ہے''...... جولیا نے اس بار جان بوجھ کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چونکہ اب تم جہاز سے اتر نہیں سکتیں اور مشن لیک آؤٹ ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے تمہیں اب بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ میں جہاز سے کیوں اتروں گی اوز مشن لیک آؤٹ ہونے سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''تم شاید نہیں جانتی مس جولیانا فٹز واٹر کہ اس یورپی ملک زاٹان کا قانون پوری دنیا سے الگ اور خاص ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ کیا خاص ہے اس ملک کے قانون میں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''یہاں خالصتاً مردوں کی حکومت اور صرف مردوں کا معاشرہ

ہے اس لئے زاٹان میں اگر کوئی مرد کسی عورت سے زبردستی شادی کر لے تو اسے غیر قانونی نہیں سمجھا جا تا البتہ کسی عورت کو یہ اجازت نہیں ہے وہ کسی مرد سے زبردستی شادی کر سکے اور یہ بھی قانون ہے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے زبردستی شادی کر لے تو کوئی دوسرا مرد اس معاملے میں کسی طرح کی بھی مداخلت نہیں کر سکتا۔ مجھے اس ملک کے اس قانون کا پہلے علم نہیں تھا لیکن جیسے ہی مجھے اس کا علم ہوا تو میں سچ پوچھو خوشی سے اچھل پڑا۔ اب مسئلہ تھا زاٹان پہنچنے کا کیونکہ بہرحال اخراجات تو ہونے تھے اس لئے میں نے تمہارے چیف کو ایک مشن کا چکر دیا اور اب ہم مشن کے بہانے وہاں جا رہے ہیں۔ اب اگر میں کسی لڑکی سے زبردستی شادی کرنا چاہوں تو مجھے اس ملک کا قانون اور معاشرہ منع نہیں کر سکے گا اور پھر سب سے لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس بار ہمارے ساتھ رقیب روسفید بھی نہیں ہے۔ اس لئے سمجھ لو کہ اب میری اور میری ہونے والی دلہن کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے''...... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''لیکن تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے زبردستی شادی کرنے کی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے جب کوئی رضامند ہی نہ ہو تو زبردستی کرنی ہی پڑتی ہے''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس سے کبھی پوچھا بھی ہے کہ وہ رضامند ہے یا

نہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پپ۔ پپ۔ پوچھا تو نہیں''...... عمران نے ہکلا کر کہا۔

''کیوں نہیں پوچھا''...... جولیا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ کہیں وہ واقعی رضامند ہی نہ ہو جائے۔ مجھے بس اسی بات کا ڈر لگا رہتا ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

''تم کسی سے بھی اس طرح زبردستی شادی نہیں کر سکتے۔ سنا تم نے۔ زاٹان سے بھی تم ایسے ہی خالی ہاتھ ہی واپس آؤ گے۔ دیکھ لینا''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی بدلا ہوا تھا۔

''مجھے بھی یہ سن کر پہلے بے حد حیرت ہوئی تھی کہ آخر انہوں نے ایسا عجیب و غریب قانون کیوں بنایا ہے اور یہ قانون وہاں آخر چلتا کیسے ہو گا لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ زاٹان کی آب و ہوا ہی ایسی ہے۔ یہاں پہنچتے ہی خواتین کا مزاج اور موڈ سب کچھ بدل جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''اگر تنویر ساتھ ہوتا تو شاید وہ اس کا فائدہ اٹھا لیتا''...... جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا موڈ واقعی اس وقت خاصا خوشگوار لگ رہا تھا۔

''اوہ پھر تو اسے ساتھ نہ لا کر میں نے غلطی کی۔ اسی بہانے چھوہارے تو کھانے کو مل جاتے۔ بہت وقت ہو گیا ہے چھوہارے

کھائے ہوئے۔ سچ پوچھو! مجھے چھوہاروں کا نام ہی یاد ہے۔ ان کا ذائقہ تو میں بھول ہی گیا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اب بس۔ اپنا منہ بند رکھو۔ تم سچ میں ہو ہی احمق۔ نانسنس۔ خبردار اگر کوئی بکواس کی تو''...... جولیا کا یکلخت موڈ بدل گیا تھا۔

''ارے ارے یہ کیا ہوگیا۔ ابھی تو تمہارا موڈ خاصا خوشگوار تھا۔ اب کیا ہوا۔ کیا جہاز زاٹان کی حدود سے باہر نکل گیا ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ظاہر ہے اسے تو یہ توقع تھی کہ تنویر کے بارے میں بات کرنے پر عمران کوئی ردعمل ظاہر کرے گا لیکن عمران نے جس فراخ دلی سے تنویر کے حق میں بات کر دی تھی اس پر جولیا چڑ گئی تھی۔

''عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے۔ جو مس جولیا آپ سے اس طرح سے ناراض ہو رہی ہیں''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بات بات پر اس نے مجھ سے ناراض ہونا سیکھ لیا ہے۔ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ ہمارا مشن کیا ہے جب مس نے اسے شادی والے مشن [illegible] ناراض ہوگئی ہے۔ اب تم بتاؤ اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے۔ مشن تو بہرحال مشن ہی ہوتا ہے چاہے چھوہارے تنویر کھلائے یا صفدر''...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ چھوہارے کے لفظ سے ہی

ساری بات سمجھ گیا تھا۔

''آپ بھی تو کچھ نہیں بتا رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں سرے سے بریف ہی نہیں کیا مشن کے بارے میں۔ ہمیں تو صرف اتنا معلوم ہے کہ سرداور پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ وہ بچ گئے حملہ کرنے والے آدمی نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ آدمی کون تھا۔ اس کے حملے کا مقصد کیا تھا۔ اس بارے میں نہ ہی چیف نے کچھ بتایا ہے اور نہ ہی آپ نے۔ جب تک ہمیں مشن کا پتہ نہیں ہو گا ہم اس پر کام کیا کریں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی تو افسوس ہے کہ اس بے چارے نے خودکشی کر لی۔ اے کاش کہ وہ خودکشی نہ کرتا تو یہ تو بتا دیتا کہ اس نے آخر مجھے اپنے منصوبے کے لئے کیوں منتخب کیا تھا لیکن اب ظاہر ہے مردے کچھ بتانے سے رہے اور روحوں سے پوچھنے والا عمل مجھے آتا ہی نہیں ورنہ اس کی روح سے ہی ساری تفصیل پوچھ لیتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''جو بھی ہے چیف نے تو اس سلسلے میں ضرور تحقیقات کی ہوں گی۔ ورنہ اسے ہمیں اس طرح زاٹان بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ بتائیں کہ کیا مرنے والے آدمی کا تعلق زاٹان سے تھا جو ہم اس طرح سے زاٹان جا رہے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔ جولیا بھی اب ان کی باتوں میں دلچسپی لے رہی تھی۔

''نہیں۔ مجھے تو ایسا نہیں لگ رہا کہ چیف نے تحقیقات کی ہوں گی۔ وہ چوہا ہر وقت اپنے بل میں گھسا رہتا ہے اس نے بھلا کیا تحقیقات کرانی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر بتائیں چیف نے ہمیں زاٹان کیوں بھیجا ہے۔ کیا مشن ہے ہمارا''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی بات جولیا نے پوچھی اور میں نے اسے بتا دی اور وہ میرا جواب سن کر ناراض ہو گئی۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ جاؤں تو کہاں جاؤں۔ کیا کھا کر مر جاؤں۔ اگر میں نے تمہیں بتایا اور تم ناراض ہو گئے تو پھر''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہیں میں ناراض نہیں ہوں گا''...... صدیقی نے کہا تو عمران نے وہی زبردستی شادی والے قانون کی بات دوہرا دی تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوہ۔ تو آپ اس لئے زاٹان جا رہے ہیں تاکہ کسی سے زبردستی شادی کر سکیں''...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے اب اور کیا کر سکتا ہوں۔ مجھے ساری زندگی کنوارہ تو نہیں رہنا۔ ایسے تو کوئی مانتی نہیں سوچا کسی سے زبردستی ہی شادی کر لوں''...... عمران نے کہا۔

''شادی کرنے کے لئے آپ کو زاٹان آنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو آپ پاکیشیا میں بھی کر سکتے تھے''...... صدیقی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا کہا۔ تت تت۔ تمہارا مطلب زبردستی شادی سے ہے''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ شادی تو رضامندی سے بھی ہو سکتی ہے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''پھر کیا خاک لطف آئے گا شادی میں۔ جہاں دیکھو رضا مندی سے ہی تو شادیاں ہوتی ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں۔ لطف تو تب آئے گا جب ایک فریق ہاں ہاں کرتا رہے اور دوسرا نہ نہ کرتا رہے۔ پورا پنڈال اس ہاں نہ کی تکرار سے جھوم اٹھے گا۔ بینڈ باجوں کی جگہ دھمال ہو گی اور پٹاخوں کی جگہ اصل گولیاں چلیں گی۔ واہ۔ کیا شاندار ایڈونچر ہو گا''...... عمران نے لطف لینے کے انداز میں کہا اور صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تب پھر مس جولیا کا آپ سے ناراض ہونا درست ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے۔ کیوں درست ہے۔ اب تم بھی اس کی طرف داری کر رہے ہو۔ یہ بری بات ہے''...... عمران نے سر گھما کر اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں طرف داری نہیں کر رہا۔ آپ کا زبردستی کا لفظ غلط ہے جس سے مس جولیا تو کیا کوئی بھی ناراض ہو سکتا ہے۔ یہ زبردستی کا لفظ عورت کی توہین ہے اور اسی لئے مس جولیا کی ناراضگی بجا ہے''...... صدیقی نے جان بوجھ کر کہا۔

''تمہارا خیال غلط ہے بے شک جولیا سے پوچھ لو وہ تو اس لئے ناراض ہے کہ زبردستی کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خاموش بیٹھو۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے اس طرح کسی کا مذاق اڑانے کا۔ سمجھے''...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''تم میری سیٹ پر بیٹھ جاؤ صدیقی''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر صدیقی کی سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

''شکر ہے یہاں تم تینوں ہو۔ اگر تنویر ہوتا اور اس سیٹ پر جولیا میرے ساتھ اسے بٹھا دیتی تو اس نے چپکے سے میری گردن دبا دینی تھی اور پھر میرا قصہ تمام ہو جاتا''...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں''۔ صدیقی نے کہا۔

''جو کہنا ہے کہہ لو۔ میں تمہیں کچھ کہنے سے بھلا کیسے روک سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب اس بار ہمیں چیف کا حکم ملا کہ ہم تیار رہیں مشن کے لئے اور آپ ہمیں لیڈ کریں گے اور بریف بھی کریں گے تو ہم نے جولیا کے فلیٹ پر میٹنگ کی اور وہاں یہ طے

پایا کہ اس بار مشن ہم مکمل کریں گے۔ آپ صرف ہماری سرپرستی کریں گے اس لئے آپ ہمیں مشن کی تفصیلات بتا دیں''۔ صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اچھا تو یہ بات ہے۔ تم سب مجھ سے بالا بالا مشن مکمل کرنے کا سوچ کر آئے ہو اور اگر میں نہ بتاؤں تو پھر تم تینوں کا کیا فیصلہ ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تب ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا کہ ہم ائیرپورٹ سے ہی چیف کو کال کر کے اس مشن پر کام کرنے سے ہی معذرت کر لیں گے''...... صدیقی نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو اتنے نیک ارادے ہیں تم سب کے۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس معذرت کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں معلوم ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم صرف دم چھلے بن کر ساتھ رہنے سے اب تنگ آ چکے ہیں۔ اس بار ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم خود بھی کام کریں اور بہت سوچ سمجھ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کیونکہ آپ کی کارکردگی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ آپ اگر فیلڈ میں ہوں تو پھر ہمیں کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا اس لئے آپ اس بار صرف سرپرستی کریں گے مشن ہم مکمل کریں گے''...... صدیقی نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے اتنی ہی سوچ بچار سے کام لیا تھا اور فیصلہ بھی کر لیا تھا تو تم پاکیشیا میں ہی چیف کو بتا دیتے یا پھر ایئر پورٹ پر ہی مجھے روک دیتے کہ میں تمہارے ساتھ نہ آؤں''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہم کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتے تھے عمران صاحب''...... صدیقی نے اسی طرح سے سنجیدگی سے کہا۔

''غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اگر ہم آپ کو وہیں بتا دیتے تو آپ نے فوراً چیف کو کال کر دینا تھا اور چیف نے ہمیں روک کر دوسرے ممبران کو آپ کے ساتھ بھجوا دینا تھا''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اسی لئے تم سب چپ چاپ میرے ساتھ چلے آئے ہو''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اب چیف کم از کم اتنی دور سے ہمیں واپس نہیں بلائے گا اور نہ ہی ہماری جگہ دوسری ٹیم کو بھیجا جائے گا''...... صدیقی نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر میرے بھائی یہ تو سراسر باغیانہ رویہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''جیسا آپ سمجھیں''...... صدیقی نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ صحیح نہیں ہو گا مسٹر صدیقی۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ تم اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ اس بار ہم نے طے کیا تھا کہ ہم اپنے فیصلے پر اٹل رہیں گے اور اس پر کوئی نظر ثانی نہیں کریں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ طویل بحث و مباحثے کے بعد ہم نے ہر بات طے کر کے آپس میں حلف بھی لے لیا تھا کہ ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے اور اگر اس معاملے میں چیف نے ہم سے واپسی پر سرزنش بھی کی تو ہم وہ بھی برداشت کر لیں گے چاہے سرزنش کے طور پر چیف ہمیں گولی ہی کیوں نہ مار دے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''ارے باپ رے۔ تم تو واقعی بغاوت پر اتر آئے ہو''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لیں''...... صدیقی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اگر تم سب نے مرنے کا سوچ ہی لیا ہے تو ٹھیک ہے۔ ایئر پورٹ پر اترتے ہی چیف کو کال کرو۔ تم چیف سے معذرت کر لو اور پھر جو کچھ ہو اس کے نتائج بھگتو''...... عمران نے صاف اور دوٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ ہم یہ کریں اور پھر چیف کے عتاب کا شکار ہو جائیں تاکہ وہ ہمیں بھی گولی مار دے اور آپ کو بھی''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فیصلہ تم سب کا ہے میرا نہیں۔ گولیاں بھی تم نے ہی کھانی ہیں میں تو صاف بچ جاؤں گا۔ اس میں میرا تو کوئی دوش نہیں ہے''......

عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ واقعی یہی چاہتے ہیں کہ ہم کام نہ کریں اور واپس چلے جائیں''...... صدیقی نے چونک کہا۔

''ایسا تم ہی سوچ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا نہیں کہا کہ تم کام نہ کرو اور واپس چلے جاؤ۔ ایسا سوچنا ہوتا تو تمہیں ساتھ ہی کیوں لاتا اور یہ بھی تو سوچو کہ میں فارن مشن پر پہلے ہمیشہ دوسرے ممبران کو ہی لاتا ہوں۔ اس بار میں نے خصوصی طور پر چیف سے بات کر کے تمہیں ساتھ لانے کا کہا تھا۔ اب چوہان کی طبیعت ناساز نہ ہوتی تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے اور اصل میں ہم نے یہ فیصلہ اسی لئے کیا ہے کہ دوسری ٹیم جس میں تنویر شامل ہوتا ہے یہی کہتا ہے کہ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آ رہا ہے کہ ٹیم آپ کے ساتھ آتی تو ہے لیکن بغیر کچھ کئے بس منہ لٹکائے واپس چلی جاتی ہے۔ سارا کام تو آپ کر لیتے ہیں۔ ہم باقاعدہ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں اور آپ فری لانسر۔ ہم باقاعدگی سے تنخواہیں لیتے ہیں جبکہ آپ کو مشن کا صرف معاوضہ ہی ملتا ہے۔ سارا کام آپ کا ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم نام کے ہی سرکاری ایجنٹ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب ہمیں تنخواہیں لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے''...... صدیقی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب صدیقی کی بات اچھی

طرح سمجھ گیا تھا۔

''کیا تم واقعی سنجیدہ ہو یا اس بار تم مجھ جیسے عقلمند کو احمق بنانے پر تلے ہوئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ہم آپ کو احمق نہیں بنا رہے ہیں۔ ہم واقعی سنجیدہ ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''چلو پھر ٹھیک ہے۔ واقعی کسی احمق کو تم مزید احمق کیا بناؤ گے۔ میں اس بار تم سے تعاون کرنے کو تیار ہوں۔ میں اس مشن کی تفصیل بتا دیتا ہوں اور خود ایک طرف ہٹ جاتا ہوں پھر تم جانو اور مشن جانے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں''...... صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا میری شکل پر تمہیں جھوٹ لکھا دکھائی دے رہا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہے لیکن اگر آپ نے ہم سے تعاون کرنا ہے تو پھر آپ کو ایک وعدہ بھی کرنا ہوگا''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسا وعدہ''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ کہ اس مشن میں آپ کو بھی ہمارا ساتھ دینا ہوگا۔ میرا مطلب ہے کہ آپ نے نہ ہی واپس جانا ہے اور نہ ہی کام کرنا ہے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے وعدہ رہا۔ چلو اس بار ایک چھوٹا سا چیک نہ ملے نہ سہی۔ اب میں اس چھوٹے سے چیک کے لئے تم جیسے ساتھیوں کو تو موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چیک کی آپ فکر نہ کریں۔ ہمیں جو تنخواہ ملے گی وہ ہم آپ کو دے دیں گے اور ہم آپ سے یہ وعدہ بھی کرتے ہیں کہ اس مشن کا سہرا آپ کے سر بندھے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ میں مفت کے پیسے لینے کا قائل نہیں ہوں۔ تمہاری تنخواہیں اور تمہارے سہرے تمہیں ہی مبارک"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ چیف کو کیا بتائیں گے"...... صدیقی نے عمران کی بات سمجھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ مجھے چیف کو مشن کی تفصیلی تحریری رپورٹ دینی ہے اور میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ البتہ اس بار میں اس میں لکھ دوں گا کہ میں نے خود اپنی رضامندی سے مشن تمہارے حوالے کر دیا ہے تاکہ چیف تمہیں کوئی سزا نہ دے سکے لیکن یہ بات طے ہے کہ مجھے بہرحال چیک نہیں ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا چیک ہماری ذمہ داری رہی"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں صدیقی۔ مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ واقعی میری وجہ سے تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ رہا ہے حالانکہ تم میں سے کوئی بھی صلاحیتوں کے لحاظ سے مجھ سے کم نہیں ہے اور میں

صرف ایک چھوٹے سے چیک کی خاطر تم سب کی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر رہا ہوں اس لئے ٹھیک ہے۔ یہ پہلا مشن ہو گا جس میں تم کام کرو گے میں صرف تماشہ دیکھوں گا اور اس کے بعد میں اس سلسلہ میں کوئی لائحہ عمل طے کروں گا کہ تمہاری صلاحیتیں زنگ آلود نہ ہو سکیں اور میرا کام بھی چلتا رہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے انداز سے لگ رہا ہے کہ آپ کو میری باتیں بری لگی ہیں اور آپ ناراض ہو گئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں کیوں ہونے لگا ناراض۔ اگر تم یہی بات مجھے وہاں پاکیشیا میں بتا دیتے تو وہاں بھی یہی فیصلہ کرتا بہرحال اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ اب مشن کی تفصیل تم مجھ سے سن لو اپنے ساتھیوں کو بتا دینا پھر آپس میں مل بیٹھ کر میٹنگ کر لینا کہ کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہاں نہیں۔ جب ہم زاٹان پہنچیں گے تب بتا دیں پھر وہیں ساری باتیں ڈسکس بھی ہو جائیں گی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد جہاز کے ہمٹن ایئرپورٹ پر لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا تو سب بیلٹس باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

جہاز کے لینڈ کرنے کے بعد وہ جہاز سے باہر آئے اور پھر ضروری چیکنگ کے بعد جب وہ سب پبلک گیلری میں پہنچے اور پھر

وہ ایئر پورٹ سے نکل کر باہر آ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ہمٹن کی فراخ سڑکوں پر اُڑے جا رہے تھے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو پیلس ہوٹل چلنے کا کہا۔ اس نے آنے سے پہلے اس ہوٹل میں اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے بک کرا لئے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پیلس ہوٹل پہنچ گئے اور پھر انہوں نے کچھ دیر اپنے کمروں میں جا کر ریسٹ کیا۔ فریش ہوئے اور عمران کے کمرے میں آ گئے۔ عمران بھی ریسٹ کر کے فریش ہو چکا تھا۔ ان کے کہنے پر عمران نے سب کے لئے کافی منگوا لی۔

''اب کیا پروگرام ہے تمہارا''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اب میرا کیا پروگرام ہونا ہے۔ جو کرنا ہے تم نے مل کر ہی کرنا ہے میں تو محض ایک تماشائی ہوں بلکہ اب مجھے تم سب کا دم چھلا بن کر رہنا ہوگا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہی۔ جو تم نے سب کے ساتھ اپنے فلیٹ میں بیٹھ کر میٹنگ میں طے کیا تھا اور فیصلہ لے کر حلف برداری کی تھی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نے عمران صاحب سے راستے میں ساری بات کر لی تھی مس جولیا۔ انہوں نے میری بات مان لی ہے''...... صدیقی نے

کہا۔

''اوہ۔ تو کیا عمران صاحب ہماری سرپرستی کرنے کے لئے رضا مند ہو گئے ہیں''...... خاور نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ عمران صاحب نے کہا ہے کہ اس بار اس مشن پر ہماری سرپرستی کریں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران صاحب اتنی آسانی سے کیسے مان گئے''...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سب کو ہی میری بات پر یقین نہیں تھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ میں انہیں منا لوں گا اور دیکھ لو کہ وہ واقعی مان گئے۔ کیوں عمران صاحب''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب جہاں جولیا نے ہی فیصلہ لے لیا تھا اور حلف برادری ہو گئی تھی تو پھر میں مرتا کیا نہ کرتا۔ مجھے بھی ماننا ہی پڑا کہ جولیا جیسی ڈپٹی چیف بھی اس فیصلے میں شامل ہے تو مجبوراً تم لوگوں کو موت کی سزا سے بچانے کے لئے مجھے رضا مند ہونا پڑا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو تم میرے لئے مانے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آ رہا۔ سچ سچ بتاؤ۔ تم نے خوشی سے یہ فیصلہ تسلیم کیا ہے یا اس میں بھی تمہارا کوئی چکر ہے کیونکہ اس بارے

میں ہم سب میں سے صرف صدیقی پُر امید تھا اور یہ سارا فیصلہ صدیقی کے کہنے پر ہی کیا گیا تھا اور صدیقی نے کہا تھا کہ وہ ہمیں سزا نہ ہونے دے گا''...... جولیا نے کہا۔

''اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ میں عمران صاحب کی نفسیات بخوبی جانتا ہوں کہ عمران صاحب اپنی تو قربانی دینے پر رضا مند ہو سکتے ہیں لیکن وہ ہم سب تو کیا مس جولیا کی انگلی پر ایک معمولی سا زخم بھی برداشت نہیں کر سکتے اور عمران صاحب کو بھی معلوم ہے کہ اگر انہوں نے ہمارے اس فیصلے کے بارے میں چیف کو بتایا تو چیف نے اسے ہماری بغاوت قرار دے دینا ہے ایسی صورت میں چیف لامحالہ ہمیں موت کی سزا دے دے گا اور اس کی دی ہوئی موت کی سزا پر عمل درآمد بھی بہرحال ہو ہی جانا تھا اور ہم سب ہی چیف کے عتاب کا شکار بن کر موت کے منہ میں پہنچ جائیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''تم نے خواہ مخواہ اتنا بکھیڑا کھڑا کیا اور حلف برادری کے چکروں میں پڑ گئے۔ اگر یہ بات تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے تو میں فوراً مان جاتا کیونکہ صدیقی سے بات چیت کے بعد مجھے واقعی احساس ہوا ہے کہ میں اپنے معمولی چیک کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبران کی بہترین صلاحیتوں کو زنگ آلود کر رہا ہوں۔ چیک بھی کیا ہے چیف ہمیشہ اس میں بھی کنجوسی دکھاتا ہے۔ بڑے بڑے مشن سر پر کفن باندھ کر بھی پورے کر لو تو واپسی پر چیف ایسا چیک

ہاتھ میں تھما دیتا ہے جسے دیکھ کر ویسے ہی رونا آ جاتا ہے اس لئے اور کچھ نہیں تو اس چھوٹے سے چیک کی تو بہرحال قربانی دی ہی جا سکتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم اپنے معاوضے کی پرواہ نہ کرو۔ ہم سب مل کر تمہیں بڑا چیک دے دیں گے بلکہ تم چاہو تو ہم تمہیں بلینک چیک بھی دینے کو تیار ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ مجھے امداد کی شکل میں کسی چیک کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹی موٹی ضروریات تو میں سوپر فیاض کے ذریعے پوری کر ہی لیتا ہوں اور چائے پانی سلیمان بے چارہ ادھار لے کر پوری کرا دیتا ہے۔ جہاں تک آئندہ کا تعلق ہے تو میں سر سلطان سے کہہ کر کوئی نوکری تلاش کر لوں گا۔ اس طرح ڈیڈی بھی خوش ہو جائیں گے کہ ان کا بیٹا نکما، نانہجار اور نکھٹو نہیں رہا اور اماں بی بھی خوش ہو جائیں گی کہ ان کا اکلوتا بیٹا سدھر گیا ہے۔ نوکری کرتا ہے اور اب ان کے ساتھ رہنے لگا ہے کیونکہ میں علیحدہ صرف سیکرٹ سروس کی وجہ سے رہتا ہوں۔ اب میں فلیٹ بھی سوپر فیاض کو واپس کر دوں گا تاکہ اس کے روز روز کے طعنے نہ سن سکوں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی خود کو ہم سے الگ کرنے کا سوچ رہے ہو''...... جولیا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اور کیا کر سکتا ہوں۔ تم سب کو میرے دم چھلا بننے پر اعتراض ہو سکتا ہے تو یہ اعتراض مجھے کیوں نہیں ہو سکتا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ عمران یہ غلط ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ مجھ پر شاید اب بڑھاپا غالب آ رہا ہے۔ میں بھی روز روز کی بھاگ دوڑ سے تھک گیا ہوں۔ اب چھوٹی موٹی نوکری ڈھونڈ کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر تھوڑا کام کروں گا اور پھر کوٹھی میں اماں بی اور ڈیڈی کے ساتھ سکون سے رہوں گا''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں اتنی سنجیدگی تھی کہ وہ سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنا شروع ہو گئے جیسے وہ عمران نہیں بلکہ دنیا کی کوئی اور مخلوق ہو۔

''اوہ اوہ۔ نہیں۔ اگر تم سیکرٹ سروس سے لاتعلق ہو جاؤ گے تو ہمیں یہ منظور نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا ہمارا کوئی مقصد ہے۔ اگر تم اس بات کو اتنی سنجیدگی سے لے رہے ہو تو پھر ہم اپنا فیصلہ واپس لیتے ہیں۔ اگر تم نے یہ سب کیا تو یہ تو پاکیشیا کا اتنا بڑا نقصان ہو گا جس کی تلافی بھی نہیں ہو سکتی''...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مس جولیا۔ اب عمران صاحب چاہیں تب بھی یہ ہم سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اس مشن میں یہ ہمارے ساتھ رہیں گے اور ہماری سرپرستی کریں گے

اور مشن کے مکمل ہونے تک ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں گے کیوں عمران صاحب''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں صدیقی۔ تم اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ عمران صاحب واقعی سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں''...... خاور نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں صدیقی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ عمران صاحب اکیلے ہی پوری سیکرٹ سروس سے زیادہ صلاحیتوں کے مالک ہے اور ان سے محرومی ملک و قوم کے لئے واقعی ناقابل تلافی نقصان ہے جو ہمیں کسی بھی صورت میں منظور نہیں ہے۔ ہم اپنی ضد کے لئے ملک و قوم کا اتنا بڑا نقصان کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے''...... خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ویری گڈ۔ تم واقعی صاف اور بڑے دل کے مالک ہو خاور۔ چلو ٹھیک ہے تمہاری اس بات پر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ تم جیسے مخلص دوستوں کا ساتھ چھوڑنا واقعی حماقت ہے لیکن اب یہ میرا فیصلہ ہے کہ یہ مشن تم خود مکمل کرو گے اور اس کے بعد کے مشنز میں بھی میں اپنی رفتار کم کر دوں گا تاکہ تمہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا موقع مل سکے۔ یہ تمہاری صلاحیتوں پر منحصر ہو گا کہ اس مشن کو تم کیسے پورا کرتے ہو۔ میں معاونت کی حد تک اور تمہیں

مشکل حالات سے نکالنے کی حد تک تمہارا ساتھ دیتا رہوں گا۔ سمجھ لو یہ مشن تمہارے لئے امتحان ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرو گے“...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

”اوہ اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب۔ یہ سب کہہ کر آپ نے واقعی ہمارے دلوں میں اپنی قدر اور بڑھا دی ہے۔ آپ کا یہ احسان ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔ بس اب آپ ہمیں اس مشن کی تفصیل بتا دیں“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ابھی بتا دوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ کیوں اب بھی کوئی مسئلہ ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ میں تفصیل بتاؤں اور ہماری ہر بات ہارڈ ماسٹرز کے چیف تک پہنچ جائے اور تم سب کے ساتھ میں بھی کنوارا اطمینان سے قبر میں اتر جاؤں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کے خیال میں یہ کمرہ محفوظ نہیں ہے۔ ہماری باتیں سنی جا سکتی ہیں“...... سب نے بیک وقت چونک کر کہا۔

”ہم اپنے ملک میں نہیں دشمنوں کے ملک میں ہیں اور ہم یہاں میک اپ میں بھی نہیں آئے ہیں۔ اس لئے کچھ بھی ممکن ہے اور اس کچھ بھی ممکن کی چیکنگ ضروری ہے“...... عمران نے کہا۔ اس

نے سنسکرت میں بات کی تھی جو اس کے سارے ساتھی سمجھتے تھے۔

”ٹھیک ہے میں چیکنگ کرتا ہوں“...... صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ شاید اپنے کمرے میں گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا گائیکر موجود تھا۔ صدیقی نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس گائیکر کی مدد سے پورے کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ کمرے کو چیک کرنے کے بعد اس نے واش روم کو بھی چیک کیا اور پھر اس نے گائیگر کو ایک طرف رکھا اور جیب سے ایک چھوٹی سی عجیب ساخت کی مشین نکال لی۔ اس نے مشین آن کی تو مشین سے یکلخت ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ صدیقی نے مشین دیوار پر موجود ایک کارنس پر رکھ دی۔ مشین سے مسلسل سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔

”میں نے وائس سکر مشین آن کر دی ہے اب اندر کی کوئی بھی آواز نہ باہر جا سکتی ہے اور نہ ہی اسے کسی ڈیوائس سے ریکارڈ کیا جا سکتا ہے“...... صدیقی نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ اب میں مختصر طور پر آپ لوگوں کو مشن کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ بتا دیتا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سرداور پر حملہ ہونے سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''میرے کہنے پر جوانا اور ٹائیگر اس رہائش گاہ پر گئے تھے جہاں پال میک موجود تھا۔ ان دونوں نے اس رہائش گاہ پر باہر سے بے ہوشی کے گیس کیپسول فائر کئے اور پھر وہ اس رہائش گاہ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے اس رہائش گاہ میں سوائے پال میک کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور پال میک کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آئے۔ رانا ہاؤس لا کر جوانا نے اسے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو میرے کہنے پر ٹائیگر اسے ہوش میں لے آیا۔ میں چونکہ بغیر میک اپ کے وہاں گیا تھا اس لئے ہوش میں آتے ہی پال میک نے مجھے پہچان لیا۔ میں نے جب اس سے سوال جواب کرنے چاہے تو اس نے کہا کہ وہ سمجھ گیا ہے کہ میں اس کے ہاتھ لگ چکا ہوں اگر وہ میرے سوالوں کے غلط جواب دے گا تو ظاہر ہے میں اس کی کسی بات پر یقین نہیں کروں گا اور میرے سوالوں کے صحیح جواب وہ کسی صورت میں نہیں دے سکتا۔ اس نے کہا کہ اسے حکم ملا تھا کہ اگر میں عمران کے ہاتھ لگ جاؤں تو مشن اور اپنی خفیہ تنظیم کے لئے اپنی جان دے دوں۔ اس سے پہلے میں کچھ کرتا اچانک اس نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا۔ میں اس پر تیزی سے جھپٹا تھا لیکن وہ زہر اس قدر مہلک تھا کہ اسے چباتے ہی پال میک ہلاک ہو گیا تھا۔ میں سوائے اسے موت کے منہ میں جاتے دیکھنے کے اور کچھ بھی نہ کر سکا تھا۔ اس کے پاس ایکریمین کاغذات تھے لیکن جب میں نے

مزید انکوائری کی تو اس نے جو ریسٹ واچ پہن رکھی تھی اس پر ریسٹ واچ بنانے والی فیکٹری، اس ڈیپارٹمنٹل سٹور کا نام موجود تھا جہاں سے اسے فروخت کیا گیا تھا اور ایک مخصوص کمپیوٹرائزڈ نمبر موجود تھا۔ میں نے اس ڈیپارٹمنٹل سٹور سے فون پر رابطہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اس ریسٹ واچ کے خریدار کا نام فوسٹر ہے اور اس نے پتہ کی جگہ صرف ہارڈ برج لکھوایا تھا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ انہیں ساری تفصیل بتاتا چلا گیا۔

''اوہ۔ تو پھر ہمیں یہاں آنے کی بجائے کافرستان جانا چاہئے تھا تاکہ جیسے ہی زاٹان میزائل کافرستان ٹرانسفر کرتا ہم انہیں وہیں تباہ کر دیتے''...... جولیا نے کہا۔

''پہلے میں نے بھی یہی سوچا تھا لیکن جب میں نے مکمل رپورٹ چیف کو دی تو چیف نے فیصلہ کیا کہ ایک طرف کافرستان کو ان میزائلوں کو فوری طور پر حاصل کرنے سے روکا جائے اس کے لئے اس نے کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ناٹران کی ڈیوٹی لگا دی تاکہ وہ کافرستان کی وزارت دفاع میں سے ان لوگوں کو ٹریس کرے جو ان میزائلوں کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہیں ہلاک کر کے فوری طور پر اس کام کو روکا جا سکتا ہے۔ اس کام کے لئے چیف سیکرٹ سروس کی دوسری ٹیم کو کافرستان بھی بھیج سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ زاٹان میں ان میزائلوں کی فیکٹری کو تباہ کر دیا جائے اور ان

میزائلوں کی ٹیکنالوجی خفیہ طور پر حاصل کر لی جائے تاکہ اس کو سامنے رکھ کر پاکیشیائی سائنس دان ان کا انٹی نظام تیار کرلیں۔ اس فیصلے کے بعد چیف نے یہ مشن میرے ذمے لگا دیا اور ساتھ ہی تم لوگوں کو بھی ساتھ جانے کا حکم دے دیا۔ میں نے سر ہاشمی کی مدد سے یہ بات معلوم کر لی کہ اس قسم کے میزائل تیار کرنے کا آئیڈیا زاٹان ایک سائنس دان ڈاکٹر رے مورگن اور کافرستانی سائنس دان کا تھا جو غائب ہو گئے تھے یقیناً ڈاکٹر رے مورگن یا کافرستانی سائنس دان ہی اس لیبارٹری یا فیکٹری کا انچارج ہو گا۔ اس معاملے میں چیف کو یقین تھا کہ ڈاکٹر رے مورگن ہی کام کر رہا ہو گا۔ اگر کافرستانی سائنس دان ہوتا تو وہ زاٹان میں نہیں بلکہ یہ منصوبہ کافرستان میں ہی مکمل کرتا اور ان میزائلوں کا فائدہ صرف اور صرف کافرستان کو پہنچاتا۔ اس لئے چیف کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر رے مورگن ہی ہمارا مین شکار تھا اس لئے اس نے ہمیں زاٹان بھیجا ہے۔ میں نے کوشش کی کہ ہارڈ ماسٹرز سے ڈاکٹر رے مورگن یا اس لیبارٹری یا فیکٹری کے بارے میں کوئی اشارہ معلوم کر لوں لیکن مجھے حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کو اس کا علم نہیں ہے اور ویسے بھی یہ حکومت کا ٹاپ سیکرٹ ہے اس لئے ہارڈ ماسٹرز کو اس کا علم ہو گا ہی نہیں۔ چنانچہ میں ٹیم لے کر یہاں آیا ہوں تاکہ یہاں ڈاکٹر رے مورگن کو یا اس لیبارٹری یا فیکٹری کو تلاش کیا جائے اور پھر مشن مکمل کیا جائے''...... عمران نے تفصیل بتاتے

ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے یہ تفصیل بتانے سے پہلے یہاں چیکنگ کرائی اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ ہارڈ ماسٹرز کو ہماری آمد کی اطلاع ہوگی اور وہ ہماری نگرانی کر سکتی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے''...... صدیقی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''ہاں اپنے ایک دوست جس کام ریڈکارٹر کو میں نے ایک لڑکی کے ساتھ ایئر پورٹ پر دیکھا تھا۔ وہ ہماری طرف ہی متوجہ تھے۔ ان کے وہاں ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خصوصی طور پر ہمارے لئے آئے ہیں۔ اس لڑکی کو دیکھ کر میں نے اسے پہچان لیا تھا اور اسے دیکھتے ہی میں ساری بات سمجھ گیا۔ اس لڑکی کا نام مرجینا ہے۔ یہ فوسٹر کی منگیتر ہے اور مجھے بتایا گیا تھا کہ ان دونوں کے درمیان مشرقی انداز کی محبت تھی میں چونکہ فوسٹر کو دیکھ چکا تھا اتفاق سے مرجینا کی شکل بھی فوسٹر جیسی ہی تھی شاید اسی لئے ان کی آپس کی محبت پروان چڑھی تھی۔ بہرحال اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ مرجینا بھی ہارڈ ماسٹرز کی ایجنٹ ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ مرجینا صرف نگرانی کرے گی یا کیا کرے گی اس لئے میں نے یہ بات کی تھی کہ یہ تفصیل سیدھی ہارڈ ماسٹرز کے چیف تک نہ پہنچ جائے اور ہم سب اطمینان سے قبروں میں پہنچ جائیں۔ اس لئے میں نے چیکنگ والی بات بھی کی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس سائنس دان ڈاکٹر رے مورگن اور اس فیکٹری کو تلاش کرنا ہے جہاں رے میزائل تیار کئے جاتے ہیں"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"صرف تلاش نہیں کرنا۔ ڈاکٹر رے مورگن کو ہلاک کرنا ہے اور میزائلوں کی فیکٹری بھی تباہ کرنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر رے مورگن اسی فیکٹری میں ہی ہو گا جہاں رے میزائل تیار کئے جاتے ہیں اس لئے ایک ہی وقت میں دونوں کام مکمل کئے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ طے رہا کہ اس مشن میں تم کوئی عملی قدم نہیں اٹھاؤ گے اور ہم ہی اس مشن کو مکمل کریں گے"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اگر یہ سب تمہیں اپنا لیڈر بنا لیتے ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہم پہلے ہی مس جولیا کو اس مشن کے لئے اپنا لیڈر تسلیم کر چکے ہیں"...... صدیقی نے فوراً کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ عمران کہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اب تم بے فکر ہو جاؤ ہم خود ہی مشن مکمل کر لیں گے چلو اٹھو اب باقی میٹنگ میرے کمرے میں ہو گی"...... جولیا نے بااعتماد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے۔ تم تو سب کچھ سن کر فوراً ہی بھاگ لئے۔ میرا کیا ہو گا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم آزاد ہو۔ اب تم جہاں جانا چاہو جاؤ۔ تفریح کرو جا کر یا جو چاہو کرو لیکن ہمارے کام میں کسی قسم کی مداخلت مت کرنا اس بات کو ذہن میں رکھنا بس"...... جولیا نے جواب دیا۔

"یہ تو غلط بات ہے۔ میں نے ساری تفصیل بتائی ہے۔ کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو اور کیا کر رہی ہو۔ اس طرح تو میں مکمل طور پر اندھیرے میں رہ جاؤں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ تم چونکہ لیڈر شپ سے خود ہی دستبردار ہو چکے ہو اور تم چونکہ ٹیم لیڈر کی حیثیت سے ہمیں کچھ نہیں بتاتے تھے اس لئے ہم بھی تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے"...... جولیا نے صاف جواب دیا۔

"اوہ پھر کم از کم مجھے پرانے لیڈر کی حیثیت سے ہی سہی اس بات کی تو اجازت دے دو کہ میں اپنے طور پر کچھ نہ کچھ کر سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس طرح بات تو وہیں آ جائے گی۔ تم سب کچھ کر لو گے اور ہم سوائے دوڑنے بھاگنے کے کچھ نہ کر سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب میں مشن مکمل ہونے تک عضو معطل

بن کر رہوں۔ نہیں ایسا ممکن نہیں ہے اور ایسا تو ہونا بھی نہیں چاہئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تب تم ایسا کرو کہ کام کرو لیکن ٹیم کے لیڈر کے طور پر نہیں بلکہ ٹیم کے ممبر کے طور پر ہمارے ساتھ کام کرو''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن مس جولیا انہیں اگر اجازت دے دی گئی تو ہم سوچتے ہی رہ جائیں گے اور یہ مشن مکمل ہونے کی رپورٹ دے دیں گے پھر ہم کیا اور ہمارا کام کیا''...... صدیقی نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے ارے نہیں۔ اب تم جولیا کا مجھ سے دل کھٹا نہ کرو بلکہ میٹھا ہی رہنے دو۔ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ صرف اپنے طور پر کام کروں گا اور ساتھ ساتھ جولیا کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ دیتا رہوں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب مسکراتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

مرجینا نے کار ہوٹل ہالڈے کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرح بڑھ گئی۔ وہ ریڈ کارٹر کے ساتھ ایئر پورٹ گئی تھی۔ اس نے ریڈ کارٹر کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا اور اس نے یہ بھی محسوس کیا تھا کہ عمران نے بھی نہ صرف اسے دیکھ لیا ہے بلکہ اسے پہچان بھی لیا ہے۔ وہ کچھ دیر ریڈ کارٹر کے ساتھ ان کی نگرانی کرتی رہی پھر اس نے ریڈ کارٹر کا شکریہ ادا کر کے اسے واپس بھیج دیا۔ چونکہ وہ ذاتی حیثیت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنا چاہتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اکیلی ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکے گی۔ فوسٹر کے علاوہ مرجینا کا ایک اور گہرا دوست بھی تھا جس کا نام جاگوڈا تھا۔ جاگوڈا کا تعلق ایک کرمنل تنظیم سے تھا لیکن وہ فوسٹر اور مرجینا کا بہت اچھا دوست تھا اور اس نے کئی موقعوں پر ان دونوں کی بے حد مدد کی تھی۔ ان دونوں نے بھی

جاگوڈا کو کئی کرمنل کیسز سے بچایا تھا اور اس کے لئے چند ایسے کرمنلز کا بھی خاتمہ کر دیا تھا جو جاگوڈا کے دشمن تھے۔ اس لئے جاگوڈا ان دونوں کی دل سے عزت کرتا تھا اور ان کا ہر حکم کسی غلام کی طرح مانتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ مرجینا کے حسن کا دیوانہ تھا اور اس کی آنکھ کے ایک اشارہ پر اس کے لئے کٹ مرنے پر تیار ہو جاتا تھا۔ مرجینا نے اس معاملے میں جاگوڈا کے ساتھ مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے اب وہ اسی سے ملنے آئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ جاگوڈا کے لئے مستقل طور پر ایک کمرہ ہالیڈے ہوٹل میں بک ہے اور وہ اسے اس وقت اسی ہوٹل میں اور اپنے کمرے ہی میں مل سکتا تھا۔ اس لئے وہ ہوٹل میں داخل ہوئی اور پھر لفٹ میں سوار ہو کر ہوٹل کے ساتویں فلور پر پہنچ گئی۔ لفٹ سے باہر نکل کر وہ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی کمرہ نمبر سات کے پاس آ کر رک گئی۔ اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

”کون ہے“...... اندر سے ایک بھاری اور شراب کے نشے میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سن کر مرجینا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ جاگوڈا کمرے میں ہی موجود ہے۔

”میں ہوں مرجینا“...... مرجینا نے اونچی آواز میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ مس مرجینا۔ آپ۔ اندر آ جائیں۔ دروازہ کھلا ہے“۔ اندر سے جاگوڈا کی آواز سنائی دی تو مرجینا نے دروازہ کھولا

اور اندر داخل ہو گئی۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ ایک لگژری روم میں داخل ہوئی تو اسے سٹنگ روم میں صوفے پر جاگوڈا بیٹھا دکھائی دیا۔ جاگوڈا کے سامنے میز پر شراب کی دس خالی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے جاگوڈا کو مسلسل پینے کی عادت ہو اور اس نے یہ دس بوتلیں ابھی خالی کی ہوں۔

جاگوڈا لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ایک خاصا وجیہہ نوجوان تھا اور اپنے مخصوص خدوخال، گہرے سیاہ بالوں اور نیلی آنکھوں کی وجہ سے وہ قدیم یونانی دیو مالائی کردار دکھائی دیتا تھا۔ مرجینا کو دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اوہ۔ مس مرجینا تم اس طرح بنا فون کئے آ گئی۔ مجھے فون کر لیتی تو میں تمہارے لئے ہوٹل کے دروازے سے یہاں تک پھول ہی پھول بچھا دیتا“...... جاگوڈا نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ مرجینا کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی تھی۔ چونکہ وہ فوسٹر اور مرجینا کا اچھا دوست تھا اس لئے ان میں خاصی فرینکنس تھی۔ اس کی بات سن کر مرجینا بے اختیار مسکرا دی۔

”سامنے دس شراب کی بوتلیں پڑی ہیں۔ ان بوتلوں کو دیکھ کر صاف لگ رہا ہے کہ تم نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی یہ بوتلیں خالی کی ہیں۔ نشہ تمہاری رگ رگ میں اتر چکا ہے۔ اس نشے کی حالت میں تم میری راہ میں پھول کیسے بچھا سکتے تھے“...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نہیں جانتی مرجینا۔ دس تو کیا میں بیس بوتلیں بھی چڑھا لوں تو مجھ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ شراب میں صرف ذائقے کے لئے پیتا ہوں۔ اس میں نشہ بھی ہوتا ہے اس کا مجھے کوئی احساس نہیں۔ میں ہر لمحہ فریش رہتا ہوں“...... جاگوڈا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جانتی ہوں۔ لیکن بہرحال تم ضرورت سے زیادہ شراب پینے لگ گئے ہو اور تم جانتے ہو جو چیز حد سے زیادہ بڑھ جائے وہ نقصان کا ہی باعث بنتی ہے“...... مرجینا نے اس کے سامنے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو۔ میں تمہارے کہنے پر شراب پینا ہی چھوڑ دوں گا“...... جاگوڈا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو مرجینا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”نہیں۔ میں جانتی ہوں تم شراب نہیں چھوڑ سکتے۔ شراب پینے کے بعد ہی تمہاری صلاحیتیں کام کرتی ہیں اور تم ذہانت کے پیکر بن جاتے ہو اور پھر تمہیں دس جنگلی سانڈوں کے سامنے اکیلا بھی چھوڑ دیا جائے تو تم چند ہی لمحوں میں انہیں ہلاک کر سکتے ہو۔ میں بس اتنا کہوں گی کہ لمٹ میں رہ کر شراب پیا کرو۔ اتنی جس قدر تم آسانی سے ہضم کر سکو“...... مرجینا نے کہا۔

”تم نے کہہ دیا تو میں نے مان لیا۔ اب ایسا ہی ہو گا میں لمٹ میں ہی رہ کر شراب پیوں گا۔ تم سے وعدہ رہا“...... جاگوڈا نے کہا

تو مرجینا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”اچھا پوچھو گے نہیں کہ میں تم سے ملنے کیوں آئی ہوں“۔ مرجینا نے کہا۔

”یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ حسن کی دیوی خود چل کر مجھ سے ملنے آئی ہے۔ پوچھ کر میں ان خوشی بھرے احساسات کو کیوں کم کروں“...... جاگوڈا نے بڑے رومانٹک بھرے لہجے میں کہا تو مرجینا اس کی بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہاری اس ہنسی کو سن کر تو میں تمہارا اور بھی دیوانہ ہو جاتا ہوں اور میرا دل کرتا ہے کہ تمہیں کسی جن کی طرح پکڑ کر ہوا میں اُڑا کر لے جاؤں لیکن کیا کروں۔ تم فوسٹر کو پسند کرتی ہو اور فوسٹر تمہیں اور تم دونوں میرے دوست ہو اور میں دوستوں کے لئے اپنی جان قربان کر سکتا ہوں۔ اپنے مفاد کے لئے کسی دوست کی گردن پر چھری نہیں چلا سکتا“...... جاگوڈا نے کہا۔

”اسی لئے میں تمہاری قدر کرتی ہوں اور فوسٹر بھی تمہاری اس عظیم دوستی کی مثال دیا کرتا تھا“...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا یکلخت چونک پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے فوسٹر کے لئے تھا کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے اور اس کا نام لیتے ہی تمہارے چہرے پر افسردگی کیوں چھا گئی ہے“...... جاگوڈا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ میرا منگیتر اور تمہارا دوست اب اس دنیا میں نہیں رہا''...... مرجینا نے تاسف بھرے لہجے میں کہا تو جاگوڈا جیسے ساکت ہو گیا اور ہونقوں کی طرح مرجینا کی طرف دیکھنے لگا۔

''فف فف۔ فوسٹر ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو مرجینا۔ کیا تم ہوش میں ہو یا تم نے ضرورت سے زیادہ پی لی ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو''...... جاگوڈا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں جاگوڈا۔ فوسٹر اب زندہ نہیں ہے''۔ مرجینا نے اداسی سے کہا تو جاگوڈا کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ گرتے گرتے سنبھلا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ فوسٹر نہیں مر سکتا۔ وہ تمہیں چھوڑ کر کیسے مر سکتا ہے۔ اس نے تو تمہارے ساتھ مرنے اور جینے کی قسمیں کھائی تھیں۔ کیا ہوا ہے اسے۔ کیسے مر گیا وہ''...... جاگوڈا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر اپنی ایجنسی اور اپنے ملک کے مفاد کے لئے قربانی دی ہے جاگوڈا''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''اوہ اوہ۔ لیکن ہوا کیا تھا۔ مجھے تفصیل بتاؤ''...... جاگوڈا نے اس کی طرف یقین نہ آنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سب کچھ بتاتی ہوں لیکن پہلے دروازہ لاک کر دو اور سپیشل

حفاظتی سسٹم آن کر لو تاکہ میں تم سے کھل کر بات کر سکوں''...... مرجینا نے کہا۔ جاگوڈا چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ سر ہلا کر اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دس بوتلیں چڑھانے کے باوجود اس کے پیر ڈگمگا نہیں رہے تھے جیسے اس نے اب تک شراب کا ایک قطرہ بھی حلق میں نہ اتارا ہو۔

اس نے نہ صرف دروازہ لاک کر دیا بلکہ سوئچ بورڈ کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب اس کمرے سے کوئی آواز کسی صورت باہر نہ جا سکتی تھی اور باہر سے کسی سائنسی ڈیوائس کے ذریعے بھی کمرے کے اندر ہونے والی گفتگو نہ سنی جا سکتی تھی۔ وہ واپس آیا اور مرجینا کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آل از اوکے۔ اب تم کھل کر بات کر سکتی ہو''...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے خاص ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات اور زیادہ گہرے ہو گئے۔

''بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ فوسٹر ان دنوں پاکیشیا میں کسی ٹارگٹ کلنگ مشن پر گیا ہوا تھا۔ کیا کوئی مسئلہ ہو گیا تھا''...... جاگوڈا نے کہا۔

''فوسٹر کو یہ کام ہارڈ ماسٹر نے دیا تھا اسے پاکیشیا کے ایک

سائنس دان کو ٹارگٹ کرنا تھا''...... مرجینا نے کہا اور پھر اسے مارج نے جو تفصیلات بتائی تھیں وہ ساری تفصیل اس نے جاگوڈا کو بتانا شروع کر دیں۔

''فوسٹر ہلاک ہوگیا ہے۔ ویری بیڈ۔ وہ میرا بہترین دوست تھا اور وہ تو بے حد تیز طرار اور ذہین آدمی تھا۔ حیرت ہے کہ وہ اتنی آسانی سے مار کھا گیا''...... جاگوڈا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے فوسٹر کی موت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''میں اس کی موت پر یقین کر چکی ہوں۔ اس لئے اب تم بھی اس کی موت پر یقین کر لو اور سنو میں تم سے ایک خاص مقصد سے ملنے آئی ہوں۔ میں نے ہارڈ ماسٹرز سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ استعفیٰ دینے سے پہلے میں نے چیف سے اس بات کی اجازت لے لی ہے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ذاتی طور پر کام کروں اور خاص طور پر عمران سے فوسٹر کی ہلاکت کا انتقام لے سکوں۔ یہ کام میں اکیلی کرنا چاہتی تھی لیکن جب میں نے عمران کے بارے میں انکوائری کی اور چیف نے مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو مجھے یقین ہوگیا کہ میں اس کے خلاف اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں تمہارے پاس آئی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اس معاملے میں تم میری مدد کرو اور فوسٹر کی موت کا بدلہ عمران سے لینے میں میرا ساتھ دو۔ بولو کیا تم ایسا کر سکتے ہو''۔ مرجینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم نے بتایا ہے کہ عمران یہاں پہنچ چکا ہے اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ وہ کہاں ہے۔ اگر وہ تمہارے سامنے آ گیا تھا تو تم نے اسے گولی کیوں نہیں مار دی''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم اس عمران کو بخوبی جانتے ہو۔ اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ کیا میں اسے اس آسانی سے گولی مار کر ہلاک کر سکتی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ علی عمران واقعی انتہائی خوفناک انسان ہے اور ذہانت میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر اسے گولی مار کر ہلاک کیا جا سکتا ہوتا تو وہ اب تک سینکڑوں بار مر چکا ہوتا''...... جاگوڈا نے فوراً ہی اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں اپنے چار ساتھیوں سمیت آیا ہے۔ جن میں تین مرد اور ایک سوئس نژاد لڑکی شامل ہے۔ عمران کے ساتھ ساتھ ہمیں ان سب کو بھی ختم کرنا ہے کیونکہ عمران کے ساتھ آنے والے افراد کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو''...... مرجینا نے تفصیل سے کہا۔

''مرجینا۔ میرے تیار نہ ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ میری تو طویل عرصے سے خواہش تھی کہ عمران جیسے خطرناک انسان کا خاتمہ کر سکوں۔ میری اس سے پرانی دشمنی ہے۔ مجھے کبھی پاکیشیا جانے کا موقع نہیں ملا اور وہ کبھی ہمٹن آیا بھی نہیں تھا اس لئے میں خاموش تھا ورنہ میں اب تک اس کا خاتمہ کر چکا ہوتا اور اب تم نے

جو کچھ بتایا ہے اور تم نے جس رے فیکٹری کے بارے ذکر کیا ہے وہ یقیناً زاٹان کی انتہائی اہم ترین فیکٹری ہو گی اس لئے اس کی حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے اور مرجینا یہ بات یاد رکھو کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران جن اور بھوت نہیں ہیں۔ وہ عام انسانوں جیسے ہی ہیں۔ صرف ان کے ساتھ مقابلے کے لئے ان سے زیادہ ذہانت کی ضرورت ہے اور پھر تم مجھے بخوبی جانتی ہو کہ میں نے اس ملک میں ایک طویل عرصہ گزارا ہے اس لئے زاٹان کا نہ صرف چپہ چپہ میرا دیکھا بھالا ہے بلکہ زاٹان کی بے شمار تنظیمیں اور گروپ بھی مجھے جانتے ہیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ تمہاری اس بات نے میری دیرینہ خواہش پوری کر دی ہے۔ چلو ابھی چلتے ہیں اور جا کر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ میرے پاس جدید سے جدید اسلحہ ہے میں اس سارے ہوٹل کو ہی بموں اور میزائلوں سے اُڑا دوں گا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں''...... جاگوڈا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو مرجینا اسے حیرت سے دیکھنے لگی کیونکہ وہ اس وقت جس انداز کی جذباتی باتیں کر رہا تھا ایسی باتوں کا وہ عادی نہ تھا۔ وہ انتہائی حقیقت پسند اور سنجیدہ فطرت کا مالک تھا لیکن آج وہی جاگوڈا بچوں جیسی جذباتی باتیں کر رہا تھا اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی۔ یہ شاید اس کے اندر کا درد بول رہا تھا جو اسے فوسٹر کی ہلاکت کا سن کر ہوا تھا یا پھر اس کے دل میں عمران کے لئے جو پرانی دشمنی تھی

وہ جاگ اٹھی تھی۔

''تم فوسٹر کی ہلاکت سے زیادہ ہی جذباتی ہو گئے ہو جاگوڈا''۔ مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ فوسٹر کی موت نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے اور تمہاری طرح اب میں بھی اس عمران اور اس کے ساتھیوں سے فوسٹر کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔ ہر حال میں اور ہر صورت میں۔ چلو۔ تم چلو ابھی میرے ساتھ''...... جاگوڈا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''رکو۔ ابھی نہیں۔ بیٹھو''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔

''کیوں ابھی کیوں نہیں۔ تم بس مجھے اس ہوٹل کا نام بتاؤ پھر دیکھو کس طرح سے میں اس ہوٹل کو ملیا میٹ کر دیتا ہوں''...... جاگوڈا نے جارحانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ابھی تھوڑا انتظار کرو۔ چیف نے مجھے ذاتی طور پر اس سے انتقام لینے کی اجازت ضرور دی ہے لیکن ساتھ ہی اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی اجازت کے بغیر عمران اور اس کے ساتھیوں پر جان لیوا حملہ نہیں کروں گی''...... مرجینا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تمہارے چیف نے ایسا کیوں کہا ہے''...... جاگوڈا نے چونک کر کہا۔

”پہلے چیف یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ آخر عمران اور اس کے ساتھیوں کا اس طرح اچانک یہاں آنے کا مقصد ہے کیا۔ اس کے بعد جب اس کی طرف سے ہمیں ریڈ کاشن ملے گا تو پھر ہم عمران اور اس کے ساتھیوں پر پوری قوت سے حملہ کر دیں گے اور ان کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیں گے۔ میں تم سے ملنے اسی لئے آئی ہوں کہ ان کے خلاف ہم مل کر اور اکٹھے اقدام کریں گے“...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جیسا کہو گی میں ویسا ہی کروں گا“...... جاگوڈا نے کہا۔

”شکریہ“...... مرجینا نے کہا۔

”فوسٹر کی موت کا سن کر مجھے شدید صدمہ ہوا ہے مرجینا۔ میں نے جتنی شراب پی تھی اس کا سارا اثر ختم ہو گیا ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں اور شراب پی لوں“...... جاگوڈا نے کہا۔

”ٹھیک ہے پی لو“...... مرجینا نے کہا تو وہ کرسی سے اٹھ کر سائیڈ ریک کی طرف بڑھ گیا جہاں شراب کی چند بوتلیں اور ان کے ساتھ گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ اس نے بوتل کھولنی شروع کر دی۔

”تم بھی پیو گی نا“...... جاگوڈا نے پوچھا۔

”ہاں“...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور

پھر اس نے باری باری دونوں گلاس بھرنا شروع کر دیئے۔ اس نے ایک گلاس مرجینا کی طرف بڑھایا اور دوسرا گلاس لے کر کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے گلاس منہ سے لگایا اور ایک ہی سانس میں اسے پی گیا۔ اس نے مرجینا کی طرف دیکھا جس نے بدستور گلاس ہاتھ میں تھاما ہوا تھا اور شراب کا ایک گھونٹ بھی نہ لیا تھا۔ وہ گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا تم پریشان ہو مرجینا“...... جاگوڈا سے چپ نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

”پریشان کیوں۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے“...... مرجینا نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارے پسندیدہ برانڈ کی شراب ہے جسے تم ہاتھ میں لیتے ہی پینا شروع کر دیتی ہو۔ میں نے ایک ہی گھونٹ میں گلاس ختم کر دیا ہے اور تمہارا گلاس بدستور تمہارے ہاتھ میں ہے تم نے ایک سپ بھی نہیں لیا۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم واقعی کسی بات سے پریشان ہو“...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا بے اختیار ہنس پڑی۔

”اگر تم اسے میری پریشانی سمجھ رہی ہو تو تمہاری مرضی۔ ویسے میں اسے جذباتی پن سمجھتی ہوں۔ بڑے طویل عرصے بعد میری دلی خواہش پوری ہو رہی ہے“...... مرجینا نے کہا۔

”یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ کی خواہش یا کوئی اور خواہش ہے“...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہاں یہی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو بس نام ہی ہے۔ اصل اور بنیادی شخص علی عمران ہے اور چیف کے کہنے کے مطابق وہ ایک معصوم بھیڑیا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی اس کے بارے میں یہی سب جانتا ہوں۔ وہ واقعی معصوم دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے اندر انتہائی سفاک درندہ چھپا ہوا ہے ایسا درندہ جو بڑے سے بڑے دشمن کو بھی کاٹ کر رکھ دیتا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تم کہہ رہے تھے کہ تمہاری اس سے پرانی دشمنی ہے۔ کیا کبھی تمہارا اس سے ٹکراؤ ہوا ہے''...... مرجینا نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک بار بڑا بھرپور ٹکراؤ ہو چکا ہے لیکن اس وقت میں کسی کرمنل تنظیم میں ملوث نہ تھا۔ میرا تعلق منگراٹ کی ایک سرکاری تنظیم کارٹرا سے تھا جس کا میں چیف ایجنٹ تھا اور ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتی تھی اس کے مقابلے کے لئے اقوام متحدہ کے تحت ایک تنظیم بنائی گئی تھی جس میں منگراٹ کی طرف سے میں شامل ہوا تھا جبکہ پاکیشیا کی طرف سے عمران اور جانتی ہو کہ انجام کیا ہوا''...... جاگوڈا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ بتاؤ۔ کیا ہوا تھا''...... مرجینا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سارا کام میں نے کیا لیکن اس عمران نے مجھے احمق بنا کر تمام کریڈٹ خود لے لیا اور میں اس کا منہ دیکھتا رہ گیا۔ اس نے

سارا کام ہی اس انداز میں کیا تھا کہ میں کسی کو کچھ کہہ ہی نہ سکا تھا۔ سب کچھ اس کی پلاننگ کے عین مطابق ہوا اور نتیجہ یہ کہ وہ ہیرو بن گیا اور میں زیرو اور جب میں نے اس سے دبے لفظوں میں احتجاج کیا تو پتہ ہے اس نے کیا جواب دیا''...... جاگوڈا نے کہا۔

''کیا کہا اس نے''...... مرجینا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے مجھے کہا کہ کچھ فنکاری بھی سیکھ لو''...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا بے اختیار ہنس پڑی۔

''بات تو ٹھیک کہی تھی اس نے''...... مرجینا نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس وقت سے مجھے عمران سے شدید نفرت ہو گئی تھی اور میں نے اسی وقت دل ہی دل میں قسم کھائی تھی کہ اس سے بھرپور انتقام لوں گا اور اب بڑے طویل عرصے بعد مجھے اس کا موقع مل رہا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اس کے معصوم بھیڑیا ہونے سے کیا مراد ہے''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے یقین ہے کہ جب تم اس سے ملو گی تو اس کی وجہ سے مجھ سے لڑنا شروع کر دو گی۔ وہ بظاہر بے حد معصوم اور شوخ گفتگو کرنے والا نوجوان ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اسے دنیا کی ہوا بھی

نہیں لگی۔ وہ احمقانہ انداز میں کام کرتا ہے لیکن جب اس کے کام کے نتائج سامنے آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ باقی سب احمق لوگ ہیں۔ صرف وہ عقل مند ہے''...... جاگوڈا نے جواب دیا۔

''تمہاری ان باتوں نے تو واقعی میرا اشتیاق بڑھا دیا ہے کہ میں ایک بار اس سے ملوں''...... مرجینا نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ بڑی بھرپور ملاقات ہوگی تمہاری اس سے اور مجھے یقین ہے اس سے ملنے کے بعد تم مرتے دم تک اسے نہ بھول پاؤ گی''...... جاگوڈا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ کیا تم اسے ہلاک نہیں کرو گے''...... مرجینا نے کہا۔

''میری تو پوری کوشش ہوگی کہ اسے ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دوں لیکن اب کیا کیا جائے کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔ بہرحال اب یہ بات طے شدہ سمجھو کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو اسے بہرحال ہلاک میرے ہاتھوں ہی ہونا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم منگراٹ کی سرکاری ایجنسی کے ایک ٹاپ ایجنٹ رہے ہو منگراٹ بھی زاٹان کا ملحقہ علاقہ ہے اور تمہیں زاٹان میں بھی اب کافی وقت ہو چکا ہے۔ تم نے یہ بھی کہا ہے کہ تم زاٹان کے چپے چپے سے واقف ہو۔ تم خفیہ طور پر معلومات فروخت کرنے کا بھی دھندہ کرتے ہو۔ سرکاری ایجنسیاں ہوں یا غیر سرکاری۔ کوئی بھی کرمنل تنظیم ہو یا کسی ملک کا ٹاپ ایجنٹ۔ ان

ایجنٹوں کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹرز، لیبارٹریاں، خفیہ میزائل فیکٹریاں ان سب کے بارے میں تمہارے پاس معلومات کا خزانہ موجود ہے اور اسی سے تم دولت کماتے ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... جاگوڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر تمہیں یقیناً یہ بھی معلوم ہوگا کہ زاٹان کی وہ ریڈ میزائل فیکٹری کہاں موجود ہے جسے تباہ کرنے کا مشن لے کر عمران اور اس کے ساتھی آئے ہیں''...... مرجینا نے اچانک کہا تو جاگوڈا بے اختیار چونک پڑا۔

''نہیں۔ میں اس فیکٹری کے بارے میں نہیں جانتا۔ یہ سرکاری طور پر انتہائی خفیہ بنائی گئی ہے جس کے بارے میں واقعی میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ فیکٹری اگر ہے تو منگراٹ کے علاقے میں ہوگی۔ وہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں انتہائی خفیہ طور پر لیبارٹریاں اور میزائل فیکٹریاں بنائی جا سکتی ہیں۔ زاٹان کے لئے بھی اس جگہ سے بڑھ کر بہتر جگہ کوئی نہیں ہو سکتی ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''لیکن منگراٹ بہت بڑا علاقہ ہے اور ان لوگوں کا ٹارگٹ اگر فیکٹری ہے تو وہ لوگ بہرحال وہیں پہنچیں گے اس لئے ہمیں اس فیکٹری کے گرد ہی ان کا گھیراؤ کرنا ہوگا''...... مرجینا نے کہا۔

''اس فیکٹری کے بارے میں کسی کو بھی نہیں معلوم تو انہیں کیسے

معلوم ہو جائے گا''...... جاگوڈا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تم نے ضرورت سے زیادہ شراب پی لی ہے۔ فیکٹری کسی خزانہ کا باکس تو نہیں کہ اسے کسی غار میں دفن کر کے اوپر سے بند کر دیا جائے اور کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے۔ فیکٹری میں انسان رہتے ہوں گے۔ ان کی ضروریات ہوں گی۔ لوگ شہر آتے جاتے ہوں گے''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے ایک طویل سانس لیا۔

''تم واقعی بے حد ذہین ہو مرجینا۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر یہ لوگ منگراٹ پہنچنے سے پہلے اس فیکٹری کا نہ صرف محل وقوع معلوم کر چکے ہوں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے حفاظتی نظام کے بارے میں بھی ان کے پاس پوری تفصیلات موجود ہوں''...... جاگوڈا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بات ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی مرجینا۔ یہ لوگ اسی طرح کام کرتے ہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو ان کی نظریں اپنے ٹارگٹ پر رہتی ہیں اور تیسری بات یہ کہ یہ لوگ بجلی کی سی رفتار سے کام کرتے ہیں اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اگر ہمیں فیکٹری کے بارے میں معلوم نہیں ہے اور انہیں معلوم ہو گیا تو پھر کیا ہو گا''...... مرجینا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اپنے خفیہ ذرائع سے معلوم کر لوں گا اور پھر میں وہاں ایسا جال پھیلاؤں گا کہ وہ پکے ہوئے پھلوں کی طرح ہماری جھولی میں آ گریں گے''...... جاگوڈا نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تم کسی طرح سے ہارڈ ماسٹر کے چیف سے مل کر اس سے بات کر لو۔ اسے میرا حوالہ دے دینا۔ وہ تمہیں بھی میری طرح عمران کے خلاف کام کرنے کی اجازت دے دے گا۔ اس کے علاوہ تم مجھے چند ایسے آدمی دے دو جو مرنے مارنے سے نہ ہچکچاتے ہوں۔ میں اس گروپ کو لے کر منگراٹ چلی جاتی ہوں۔ ہم وہاں نگرانی کریں گے۔ خاص طور پر منگراٹ میں داخل ہونے والے راستوں کی۔ لامحالہ مشکوک لوگ سامنے آ جائیں گے''۔ مرجینا نے کہا۔

''فی الحال یہ میک اپ میں نہیں ہے۔ فیکٹری کی تباہی کے لئے یہ لوگ ایسے ہی نہیں نکلیں گے۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ گروپ کی صورت میں جائیں اور پھر وہ عام مجرم نہیں ہیں کہ نگرانی کرتے ہوئے تم انہیں پکڑ لو گی''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''اس کے لئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے''...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا چونک پڑی۔

''کیسا آئیڈیا''...... مرجینا نے کہا۔

''میرے پاس میک اپ ٹریسر مشین ہے جسے کوڈ میں ایم ٹی مشین کہا جاتا ہے میں ایم ٹی مشین کا استعمال کروں گا۔ پھر وہ کسی بھی قسم کا میک اپ کر لیں وہ میری نظروں سے نہیں بچ سکیں گے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ایم ٹی مشین۔ کیا مطلب۔ یہ ایم ٹی مشین کیا ہے اور اس سے تم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہو''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب میں ٹاپ ایجنٹ تھا تو کارٹرا ایجنسی انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی تھی اور ہم دنیا بھر سے ایسے آلات منگواتے رہتے تھے جو ان معاملات میں ہماری بے حد مدد کرتے تھے۔ میں نے ایک بار ایم ٹی مشین استعمال کر کے چند منٹوں میں ایک مجرم کو پکڑ لیا تھا۔ یہ مجرم ایشیائی تھا اور میک اپ میں تھا۔ اس مشین سے نکلنے والی ریز اصل انسانی کھال اور میک کے مجز کو الگ الگ طور پر پہچان لیتی ہے۔ اس لئے چاہے وہ کوئی بھی میک اپ کر لیں اس مشین سے نکلنے والی اور نظر نہ آنے والی ریز فوراً ان کی کھال اور میک اپ ٹریس کر لیتی ہے اور پھر اسکرین پر یہ لوگ اپنی اصل شکل میں ٹریس ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایم ٹی مشین سے وہ نہ صرف ٹریس ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں موجود ہیں اور ان کی موجودہ تعداد کتنی ہے''...... جاگوڈا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں تو سینکڑوں ایجنٹس اور کرمنلز ایسے ہوں گے جو میک اپ میں رہتے ہوں گے۔ ہم کن کن کو چیک کرتے پھریں گے اور اس مشین کی ریز کہاں تک مارک کرتی ہے''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں سب کو ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ عمران اپنے جن ساتھیوں کے ساتھ یہاں آیا ہے۔ مجھے اگر ان سب کی تصویریں مل جائیں تو پھر میں ان کی تصویریں ایم ٹی مشین میں فیڈ کر دوں گا۔ سپیشل کیمرے سے لی گئی تصویروں میں ان کے جسم کی کھال اور خاص طور پر بالوں کے ٹشوز بھی آ جائیں گے۔ پھر جب یہ میک اپ میں ہوں گے تو مشین ریز پھیلا کر انہیں سرچ کرے گی۔ ان کا ایک بھی بال یا کھال کا ایک بھی ٹشو میچ کر گیا تو سمجھو وہ ایک لمحے میں ہمارے سامنے آ جائیں گے اور مشین سے نکلنے والی ریز کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ کم از کم وہ منگراٹ میں اس مشین سے خود کو نہ چھپا سکیں گے اور ہم ان کا شکار یہاں نہیں بلکہ منگراٹ میں ہی کریں گے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''پھر تو مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ کام تو مکھیاں اور مچھر پکڑنے سے بھی زیادہ آسان ہو گا''...... مرجینا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جاگوڈا بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کے باوجود دیکھنا کیا ہوتا ہے''...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اب وہ سمجھی ہو کہ جاگوڈا اس

کے ساتھ اب تک مذاق کر رہا تھا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم جا کر چیف سے ملاقات کرو۔ میں بھی اپنے طور پر اسے تمہارے بارے میں بتا دیتی ہوں۔ تمہارے ساتھ کام کرنے سے وہ مجھے نہیں روکے گا بلکہ اسے خوشی ہو گی کہ میں نے اپنے مشن میں مدد کے لئے تم جیسے باصلاحیت انسان کو چنا ہے‘‘...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مرجینا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

’’تم چیف کو کال کر لینا۔ میں آج ہی اس سے جا کر مل لیتا ہوں اور میں اسے اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا کہوں گا تو وہ مجھے انکار نہیں کرے گا اور ہمارا کام آسان ہو جائے گا‘‘...... جاگوڈا نے کہا۔

’’ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں ریڈ کارٹر کو اپنے ساتھ رکھوں گی۔ وہ بھی کام کا آدمی ہے۔ تمہاری طرح اس کا بھی مخبری کا بڑا وسیع نیٹ ورک ہے۔ ہو سکتا ہے اس معاملے میں وہ بھی ہمارے کام آ جائے‘‘۔ مرجینا نے کہا۔

’’ہاں۔ اسے ساتھ رکھ لو وہ واقعی بڑا باخبر آدمی ہے‘‘...... جاگوڈا نے کہا تو مرجینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد دیر تک سوچتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر میٹنگ میں مصروف ہو گی کہ اپنا مشن پورا کرنے کے لئے انہیں کیا لائحہ عمل اپنانا چاہئے اور وہ اپنے مشن کا آغاز کہاں سے کریں گے۔

عمران جانتا تھا کہ اسے یہ مشن تیز رفتاری سے پورا کرنا ہے اور ہر حال میں اس فیکٹری کو ٹریس کر کے اسے تباہ کرنا ہے تاکہ زاٹان کسی بھی حالت میں کافرستان کو رے میزائل سپلائی نہ کر سکے اور کافرستان کا پاکیشیا کو خاک میں ملانے کا منصوبہ ہی خاک میں مل کر رہ جائے۔ اچانک اسے ریڈ کارٹر کا خیال آیا جسے اس نے ایئر پورٹ پر فوسٹر کی منگیتر مرجینا کے ساتھ دیکھا تھا۔ پاکیشیا سے روانگی سے پہلے اس نے ریڈ کارٹر سے بھی ایکریمین ایجنٹ مائیکل کی حیثیت سے رابطہ کیا تھا۔ جو ریڈ کارٹر کا دوست تھا اور اسے بھاری

معاوضے کے بدلے زاٹان میں رے میزائل فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا اور خاص طور پر ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کے ان اقدامات کے بارے میں کہ وہ ان کے خلاف کیا ایکشن لیں گے اور انہیں روکنے کے لئے کیا اقدامات کرتے ہیں۔ ریڈ کارٹر نے اس کی مدد کا وعدہ کیا تھا۔ عمران کے کہنے پر بلیک زیرو نے اس کے اکاؤنٹ میں فوراً دس لاکھ ڈالرز ٹرانسفر کرا دیئے تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ زاٹان میں ریڈ کارٹر اس کی بھرپور معاونت کرے گا اور مزید دولت کے لئے وہ ہارڈ ماسٹرز کے مزید سیکرٹس سے اسے آگاہ کرتا رہے گا۔ ریڈ کارٹر کا خیال آتے ہی اس نے جیب سے جدید ساخت کا سیل فون نکالا۔ یہ سپر ویز فون تھا جس کی کال نہ تو ٹریس کی جاتی تھی اور نہ سنی جا سکتی تھی یہاں تک کہ کال کرنے والے کے پاس سوائے مخصوص کوڈ کے کوئی نمبر نہ جاتا تھا۔ ایسا ہی سیل فون ریڈ کارٹر کے پاس بھی موجود تھا اور اس نے عمران کو اور عمران نے اسے رابطے کے لئے کوڈز دے دیئے تھے۔ عمران نے سپر ویز فون کا بٹن پریس کر کے اسے آن کیا اور پھر وہ تیزی سے ریڈ کارٹر کے مخصوص نمبر پریس کرنے لگا۔

''زیرو زیرو بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ریڈ کارٹر کی آواز سنائی دی۔ یہ اس کا مخصوص کوڈ تھا۔

''فائیو زیرو بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ مائیکل تم۔ اچھا کیا جو تم نے مجھے کال کر لیا۔ میں تمہیں ہی کال کرنے کا سوچ رہا تھا کیونکہ مجھے تمہیں ایک انتہائی اہم اطلاع دینی تھی''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کون سی اطلاع''...... عمران نے پوچھا۔

''جس فیکٹری کی آپ کو تلاش ہے اسے میں نے ٹریس کر لیا ہے''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر نے کہا تو عمران حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ہے فیکٹری۔ تمہیں اس کے بارے میں کیسے پتہ چلا جبکہ میری اطلاع کے مطابق اس فیکٹری کے بارے میں تو ہارڈ ماسٹرز کا چیف بھی نہیں جانتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے میں نے تو ہر ایجنسی کے خلاف مواد فروخت کرنا ہوتا ہے اور ہر طرح کی معلومات کا حصول میرا کام ہے۔ آپ کی طرف سے معاوضہ ملتے ہی میں نے کام شروع کر دیا تھا اور پھر میں نے وزارت دفاع میں موجود اپنے چند ساتھیوں کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ ہر حال میں وزارت دفاع کے خفیہ ریکارڈز کو چیک کریں۔ میرے آدمی فوراً اس کام پر لگ گئے۔ آخر کار انہیں وزارت دفاع کے آفس کی ایک خفیہ دراز سے ایک فائل مل گئی جو رے میزائل فیکٹری کے حوالے

سے تھی۔ اس فائل میں اس بات کا تو ذکر نہیں تھا کہ فیکٹری کی اصل لوکیشن کہاں ہے لیکن فائل میں یہ ضرور درج ہے کہ فیکٹری منگرات کے علاقے میں بنائی گئی ہے اور منگرات، زاٹان کا ملحقہ علاقہ ہے یہ پورا علاقہ پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقے میں بڑے میدان اور کئی چھوٹی بڑی وادیاں ہیں۔ فائل میں رے فیکٹری کے حوالے سے کافی معلومات ہیں۔ اس فائل میں فیکٹری کے خفیہ راستوں سمیت فیکٹری کے تمام حفاظتی نظام کے بارے میں بھی تفصیل موجود ہے۔ میرے آدمیوں نے اس فائل کی فلم بنا لی ہے۔ آپ کہیں تو وہ فلم میں آپ کو بھجوا سکتا ہوں''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ تم نے واقعی زبردست کام کیا ہے ریڈ کارٹر۔ تمہاری ان معلومات نے تو میری بہت بڑی پرابلم حل کر دی ہے۔ تم اس فلم کو اپنے پاس محفوظ رکھو۔ زاٹان میں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ اس کا نام آئزک ہے۔ میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آدمی تمہیں ٹمبکٹو کا حوالہ دے گا اور کوڈ کے طور پر ماسٹر آف پیس کہے گا۔ تم اس سے صرف یہ پوچھ لینا کہ اسے تمہارے پاس کس نے بھیجا ہے تو وہ تمہیں میرا مائیکل نام بتائے گا۔ تم وہ فلم اس کے حوالے کر دینا۔ تم نے چونکہ ایک بڑا کام کیا ہے اس لئے میں تمہیں اس کا الگ سے انعام دوں گا۔ اس فلم کے بدلے میں تمہارے سپیشل اکاؤنٹ میں، میں فوری طور پر ایک لاکھ ڈالرز مزید جمع کرا

رہا ہوں۔ اسی طرح دولت کمانا چاہتے ہو تو مجھ سے غداری نہ کرنا اور مجھے ہر چھوٹی بڑی خبر دیتے رہنا۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو مائیکل۔ دولت کے لئے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم اپنے آدمی کو لارج کلب بھیج دو۔ اس سے کہنا کہ وہ کلب کے منیجر سے مل لے۔ کاؤنٹر پر وہ اپنا نام بتائے اور حوالے کے لئے تمہارا نام بتائے تو اسے فوراً مجھ تک پہنچا دیا جائے گا اور پھر کوڈز کے تبادلے کے بعد میں فلم اس کے حوالے کر دوں گا لیکن اسے میرے پاس بھیجنے سے پہلے میرے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالرز پہنچ جائیں تو میرا اعتماد تم اور زیادہ بڑھ جائے گا''...... ریڈ کارٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''فکر نہ کرو۔ اس آدمی کے پہنچنے سے پہلے معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اس کے علاوہ بھی میرے پاس آپ کے لئے ایک اطلاع ہے۔ یہ اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے ان کی زاٹان آمد کا پتہ چلے تو میں نہ صرف ان کی نگرانی کروں بلکہ ان کے خلاف اگر ہارڈ ماسٹرز کوئی ایکشن لیں تو ان کے بارے میں بھی آپ کو معلومات مہیا کروں''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت زاٹان پہنچا ہوا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں تین مرد اور ایک سوئس نژاد عورت شامل ہے۔ یہ سب اصل حلیوں میں آئے ہیں اور بظاہر انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ یہاں محض گھومنے پھرنے اور سیر وتفریح کے لئے آئے ہوں لیکن ہارڈ ماسٹرز کے چیف کا کہنا ہے کہ یہ لوگ یقیناً زاٹان میں اس رے فیکٹری کی تلاش اور اسے تباہ کرنے کے لئے ہی آئے ہیں۔ چونکہ ابھی تک انہیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ لوگ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں اس لئے ہارڈ ماسٹرز کی طرف سے انہیں چھیڑنے یا ان کے خلاف ایکشن لینے کی کوئی پلاننگ نہیں ہوئی ہے لیکن فوسٹر جسے پاکیشیا میں عمران کی وجہ سے خود کو ہلاک کرنا پڑا اس کی منگیتر مرجینا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اس نے چیف سے کہہ کر وقتی طور پر ہارڈ ماسٹرز سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور وہ سب کو یہی کہتی پھر رہی ہے کہ اس نے ہارڈ ماسٹرز سے استعفیٰ دے دیا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ چیف سے خصوصی اجازت لے کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ چیف نے اسے وقتی طور پر روکا ہوا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے زاٹان پہنچنے کا مقصد پتہ چل سکے۔ لیکن ساتھ ہی چیف نے مرجینا کو اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بھرپور ایکشن لے سکتی ہے لیکن ذاتی

طور پر۔ اس میں ہارڈ ماسٹرز کا نام نہیں آنا چاہئے۔ مرجینا نے اپنے اس پروگرام میں اتفاق سے مجھے شامل کر لیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی جب زاٹان آئے تو وہ مجھے ہی اپنے ساتھ ایئر پورٹ لے گئی تھی تاکہ میں اسے ان کی پہچان کرا سکوں۔ اس کے بعد مرجینا مجھ سے الگ ہو گئی لیکن بعد میں وہ پھر مجھ سے ملی اور اس نے مجھے بتایا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مربوط پلاننگ کر لی ہے اور اپنے ساتھ ایک گروپ ملا لیا ہے۔ اس گروپ کا تعلق جاگوڈا سے ہے جو کافی عرصہ پہلے منگراٹ کی کارٹرا ایجنسی کے لئے کام کرتا تھا اور ٹاپ ایجنٹ تھا لیکن پھر اس نے اس ایجنسی سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور دولت حاصل کرنے کے لئے ایک کرمنل گروپ بنا لیا۔ وہ ہر قسم کے دھندوں میں ملوث رہتا ہے اور مجرم ہونے کے باوجود وہ مرجینا اور فوسٹر کے بہترین دوستوں میں سے ایک ہے۔ مرجینا نے بتایا ہے کہ جاگوڈا چونکہ ٹاپ ایجنٹ رہ چکا ہے اور اس کے اندر اب بھی ٹاپ ایجنٹوں والی ساری صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس نے مرجینا کے ساتھ مل کر پلاننگ کی ہے کہ فی الحال عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہیں چھیڑا جائے گا لیکن اگر وہ زاٹان سے غائب ہو گئے اور انہوں نے واقعی رے فیکٹری کی طرف پیش قدمی کرنا شروع کی تو پھر وہ انہیں ٹریس کر لیں گے۔ چاہے وہ کوئی بھی میک اپ کر لیں کیونکہ ان کے پاس ایک ایسی خصوصی مشین ہے جس کے ذریعے وہ انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے اور پھر وہ

ان پر بھوکے شیروں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں ہلاک کر دیں گے۔ یہ زاٹان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کچھ نہیں کریں گے لیکن اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریے میزائل فیکٹری کی تلاش میں منگرات جانے کی کوشش کی تو پھر یہ منگرات میں ان کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرے گا''...... ریڈ کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس گروپ کو معلوم ہے کہ فیکٹری کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے خیال میں نہیں۔ البتہ کل جاگوڈا کی ملاقات براہ راست ہارڈ ماسٹرز کے چیف سے ہوئی ہے۔ اس نے مرجینا کے حوالے سے چیف سے خصوصی طور پر ملاقات کی تھی۔ چیف بھی اس بات سے خوش ہے کہ جاگوڈا، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے اب ہارڈ ماسٹرز کو ان کے خلاف کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جاگوڈا ٹاپ ایجنٹ تھا اور چیف بھی اس کی صلاحیتوں سے بے حد مرعوب ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہارڈ ماسٹر نے اسے اس فیکٹری کے بارے میں بتا دیا ہو اور جاگوڈا نے ہارڈ ماسٹر کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو منگرات میں تلاش کرنے کے لئے ایک جدید مشین کا استعمال کرے گا جسے ایم ٹی مشین کہا جاتا ہے''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''ایم ٹی مشین۔ کیا مطلب''...... عمران نے کہا۔

''اس کا سائنسی نام تو کچھ اور ہو گا لیکن عام طور پر اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس مشین سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو وسیع رینج میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ ریز انسانی کھال کے اصل ٹشوز کو ٹریس کر لیتی ہیں۔ مثلاً میک اپ کے ٹشوز اور انسانی کھال کے ٹشوز میں بے حد فرق ہوتا ہے اور ظاہر ہے انسان اپنے جسم پر مکمل میک اپ تو نہیں کر سکتا۔ وہ عموماً میک اپ سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پیروں کا رنگ ہی بدلتا ہے جبکہ باقی جسم پر اس کی اپنی اور اصل کھال ہوتی ہے یہ مشین ہر قسم کے میک اپ اور انسانی کھال کے ٹشوز کو ٹریس کر کے اس کی پہچان کرا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس مشین کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اگر اس مشین میں کسی انسان کی خصوصی ساخت کے کیمرے سے تصویریں فیڈ کر دی جائیں تو پھر مشین دوسرے میک اپ کرنے والے افراد کی بجائے ان افراد کو ہی ٹریس کرتی ہے جس کی اس میں تصویر فیڈ کی گئی ہو۔ اس آدمی کو نہ صرف ٹریس کر لیا جائے گا بلکہ جہاں وہ موجود ہو گا وہاں کا ایڈریس بھی معلوم ہو جائے گا۔ یہ انتہائی مہنگی ریز ہیں اس لئے انہیں خاص خاص مواقع پر ہی استعمال کیا جاتا ہے''...... ریڈ کارٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جس طرح مشین کی تفصیل بتا رہے ہو اس سے تو لگتا ہے کہ یہ مشین تم نے خود ہی بنائی ہو یا اس کے ماہر تم ہی ہو''......

عمران نے کہا تو دوسری طرف ریڈ کارٹر ہنس پڑا۔

''مجھے یہ سب کچھ مرجینا نے بتایا ہے''...... ریڈ کارٹر نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا منگراٹ میں تمہارے پاس میرے لئے کوئی اور ٹپ بھی موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تم منگراٹ جانا چاہتے ہو''...... ریڈ کارٹر نے چونک کر کہا۔

''میں کیا کرنا چاہتا ہوں اور کہاں جانا چاہتا ہوں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہے۔ تمہیں مطلب صرف اپنے معاوضے سے ہونا چاہئے اور بس''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اور میرے پاس ایک ٹپ تو ہے لیکن تم اس ایم ٹی مشین کا کیا کرو گے''...... ریڈ کارٹر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ اب جبکہ تم نے بتا دیا ہے تو اس کا توڑ کر لیا جائے گا۔ ہاں اگر تم نہ بتاتے تو یقیناً یہ مشین ہمارے لئے مسئلہ بن جاتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ منگراٹ میں ایک کلب ہے۔ گرین کائٹ کلب۔ اس کے مالک اور جنرل مینجر کا نام جیسٹن ہے۔ میں اسے فون کر دوں گا۔ وہ تم سے ہر طرح کا تعاون کرے گا لیکن معاوضہ وہ اپنی مرضی کا لے گا۔ تم اس پر بالکل اسی طرح اعتماد کر سکتے ہیں جس

طرح مجھ پر کرتے ہو''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''جیسٹن۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم مجھے اپنا موجودہ نام بتا دو تا کہ میں اسے فون کر کے وہ نام بتا دوں''...... عمران نے کہا۔

''ہیرس''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ تم اسے ہیرس اور حوالے کے طور پر میرا نام بتا دینا۔ وہ فوری سمجھ جائے گا''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ تمہارے اکاؤنٹ کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اس لئے دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور کال ڈراپ کر دی پھر اس نے اسی فون سے پاکیشیا میں موجود بلیک زیرو سے رابطہ کیا اور اسے ریڈ کارٹر کے اکاؤنٹ میں مزید ایک لاکھ ڈالرز بھیجنے کا کہا اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔

''ایم ٹی مشین کی موجودگی میں اور خاص طور پر جہاں ہمارے مقابلے پر مرجینا کے ساتھ جاگوڈا جیسا خطرناک ایجنٹ اور کرمنل آ رہا ہے ایسی صورت میں مجھے اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ ہی رکھنا ہو گا۔ میں انہیں اکیلے کام کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ وہ جاگوڈا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ وہ انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے طور پر کام کرتے رہے تو جاگوڈا یقیناً ان کے راستے میں بڑی رکاوٹ بن جائے گا اور ان کا

مشن تاخیر کا شکار ہوتا رہے گا اس لئے مجھے اپنا فیصلہ واپس لینا ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ کمرے سے نکلا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا جولیا کے کمرے کی طرف بڑھا چلا گیا جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشن کے لئے لائحہ عمل طے کرنے میں مصروف تھی۔ عمران انہیں نہ صرف اکیلے مشن پر کام کرنے سے روکنا چاہتا تھا بلکہ وہ اب فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو اس ہوٹل سے لے کر نکلنا چاہتا تھا۔ جاگوڈا کے بارے میں سنتے ہی اس کے ذہن میں تشویش کی لہر دوڑنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ہارڈ ماسٹر ان کے خلاف فوراً کوئی کارروائی کرے یا نہ کرے لیکن فوسٹر کی منگیتر اور خاص طور جاگوڈا اگر ان کے خلاف حرکت میں آ گئے تو وہ واقعی ان کے لئے پریشانی پیدا کر سکتے تھے۔ اس لئے اب اس کا اور اس کے ساتھیوں کا یہاں میک اپ کے بغیر رہنا نقصان کا باعث بن سکتا تھا۔

جولیا اور باقی ساتھیوں کو اس نے جب ساری تفصیل بتائی تو وہ چاروں خاموش ہو گئے اور پھر تھوڑی سی پس و پیش کے بعد آخر کار انہوں نے عمران کی بات مان لی کہ اس مشن میں وہ اس کی لیڈر شپ میں کام کریں گے لیکن آئندہ وہ مشن اپنے طور پر پورا کریں گے اور اسے بھی ان کے ساتھ ایک عام ساتھی کی حیثیت سے کام کرنا پڑے گا۔ چاہے مشن کا لیڈر جولیا ہو تنویر یا کوئی دوسرا ممبر۔ عمران کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا اس لئے اس نے ان کی بات

مان لی اور پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے سامان سمیٹا اور ہوٹل کے کمروں سے نکل آئے اور پھر وہ الگ الگ ہوٹل کے عقبی راستوں سے نکلے اور عمران کی بتائی ہوئی مخصوص جگہ کی طرف روانہ ہو گئے جہاں انہیں ایک ساتھ جمع ہونا تھا۔ عمران نے کہا تھا کہ وہ نئی جگہ پر خصوصی میک اپ کریں گے اور پھر فوری طور پر منگراٹ روانہ ہو جائیں گے کیونکہ ریڈ کارٹر کی اطلاع کے مطابق رے میزائل فیکٹری منگراٹ کے علاقے میں موجود تھی۔ اس کے لئے عمران نے ریڈ کارٹر سے خود مل کر اس سے وہ فلم حاصل کرنے کا پروگرام بنایا تھا جس میں رے فیکٹری کی تفصیل موجود تھی۔

جاگوڈا نے منگراٹ کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں اپنا ایک مخصوص ہیڈ کوارٹر بنایا تھا۔ مرجینا کے کہنے پر اس نے ہارڈ ماسٹر کے چیف سے طویل ملاقات کی تھی۔ ہارڈ ماسٹر نے اس کی بے حد تعریف کی تھی اس نے جاگوڈا کو آفر کی تھی کہ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو اسے وہ اپنی ایجنسی میں نہ صرف شامل کر لے گا بلکہ جو مراعات اس نے اپنے ہارڈ برج اور ماسٹر مائنڈ ایجنٹ فوسٹر کو دے رکھی تھیں وہ ساری مراعات اسے مل جائیں گی اور وہ ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ ایجنٹ بنا دیا جائے گا اور اسے اس قدر انعامات دیئے جائیں گے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

جاگوڈا نے رے فیکٹری کے بارے میں جب چیف سے پوچھا تو چیف نے اسے یہ ضرور بتا دیا تھا کہ فیکٹری منگراٹ کے علاقے میں ہے لیکن فیکٹری کا محل وقوع کیا ہے اس کے بارے میں اس

نے جاگوڈا کو کچھ بھی بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا جس سے جاگوڈا کو یہ ضرور یقین ہو گیا تھا کہ چیف اس فیکٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ جاگوڈا نے زیادہ اصرار بھی نہیں کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ منگراٹ پہنچ کر وہ آسانی سے فیکٹری کا سراغ لگا لے گا اور اس نے یہ کام مرجینا کے ذمے لگا دیا تھا جبکہ اس نے اپنے مخصوص افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی پر لگایا ہوا تھا لیکن پھر اسے اطلاع ملی کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل سے خفیہ طور پر نکل گئے ہیں تو جاگوڈا فوراً حرکت میں آ گیا اس نے اپنے گروپ کو فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دیا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس طرح غائب ہوئے ہیں تو وہ اب اسے یقیناً منگراٹ میں ہی ملیں گے۔ اس لئے وہ فوری طور پر منگراٹ پہنچ گیا اور اس نے تیزی سے اپنا کام کرنا شروع کر دیا۔ رہائش گاہ کو ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر کے اس نے وہاں مشینیں ایڈجسٹ کرائیں اور پھر اس نے ان مشینوں پر آپریٹر بٹھا کر ان کی ڈیوٹیاں لگا دیں۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے غائب ہونے سے پہلے اس کا ایک آدمی جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ویٹر کے روپ میں کافی سرو کی تھی ان کی خفیہ کیمرے سے جو اس کی قمیض پر بٹن کی صورت میں لگا ہوا تھا اصل تصویریں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے وہ تصویریں مشین میں فیڈ کر دی تھیں۔

ابھی تک نہ کسی مشکوک آدمی یا گروپ کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی تھی کہ وہ منگراٹ میں داخل ہوئے ہیں اور نہ ہی دونوں مشینوں کے آپریٹرز کی طرف سے کوئی اطلاع آئی تھی۔ ویسے منگراٹ میں داخلے کے تین معروف راستے تھے۔ ایک زمینی راستہ تھا جو جوڈان کے معروف شہر سے منگراٹ پہنچتا تھا۔ یہ ہائی وے تھی جو اونچے اور بنجر پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی گزرتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک بحری راستہ تھا۔ منگراٹ چونکہ بحیرہ الرسکا کے کنارے واقع تھا اس لئے بحیرہ الرسکا سے لانچیں، فیریاں اور چھوٹے جہاز جوڈان اور ایکریمیا کی بندرگاہ سے منگراٹ کی مشہور بندرگاہ ہاراسکا پہنچتے تھے۔ تیسرا ہوائی راستہ تھا۔ منگراٹ کا ایئر پورٹ خاصا بڑا تھا اور جوڈان اور ایکریمیا سے وہاں پروازیں آتی جاتی رہتی تھیں۔ منگراٹ میں چونکہ معدنیات نکالنے اور صاف کرنے کے بہت سے کارخانے تھے اس لئے یہاں آنے والوں کی زیادہ تر تعداد کارخانے داروں کی تھی۔ گو سیاح بھی یہاں آتے تھے کیونکہ یہاں ایک معروف جھیل کاریج تھی جو بے حد خوبصورت تھی اور سیاح اس جھیل کو دیکھنے یہاں آتے تھے۔ جھیل کے کنارے خوبصورت ہٹس بنے ہوئے تھے جہاں زندگی کی ہر سہولت میسر تھی اور زیادہ تر سیاح انہی ہٹس میں ہی رہتے تھے۔ انہیں گرین ہٹس کہا جاتا تھا اور جاگوڈا نے ان تینوں راستوں پر ہی چیکنگ کا مکمل انتظام کر رکھا تھا۔

یہاں اس کے گروپ کے افراد میک اپ چیک کرنے والے مخصوص کیمروں کے ساتھ چیکنگ کرتے رہتے تھے لیکن اس کے باوجود ابھی تک کسی طرف سے اطلاع نہ ملنے کا مطلب یہی ہوسکتا تھا کہ یہ لوگ ابھی یہاں پہنچے ہی نہیں۔ ایم ٹی مشین میں جو ریز استعمال ہوتی تھیں وہ اس قدر مہنگی اور نایاب تھیں کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک گھنٹے کے لئے ہی اس مشین کو چلایا جاتا تھا۔ باقی وقت وہ بند رہی رہتی تھی۔ جاگوڈا بیٹھا اسی بارے میں سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور مرجینا اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا اور وہ بے حد مسرور دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ بہت بڑا معرکہ مار کر آئی ہو۔

''کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم نے کوئی بڑی اور اہم کامیابی حاصل کر لی ہو''...... جاگوڈا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مکمل کامیابی۔ میں نے ریے فیکٹری ٹریس کر لی ہے''...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی بات سن کر جاگوڈا اچھل پڑا۔

''ویل ڈن۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ اہم کامیابی ہے''...... جاگوڈا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے معلوم کیا ہے۔ فیکٹری میں شراب کی سپلائی ہر ماہ جاتی ہے۔ ایک کلب سے لوڈر میں شراب کی پیٹیاں فیکٹری میں لے جائی جاتی ہیں۔ میں نے اس لوڈر کے ڈرائیور کا کھوج لگایا جو

یہ سپلائی لے جاتا ہے اور پھر دس ہزار ڈالر دے کر میں نے اس سے تفصیل معلوم کر لی ہے۔ یہ فیکٹری جھیل ٹاکون کے مغربی کنارے سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے نیچے بنائی گئی ہے اور ڈرائیور کے بقول وہ شراب کی پیٹیاں اس پہاڑ کی غار کے اندر رکھ کر واپس آ جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہی غار اس فیکٹری کا دہانہ ہے۔ ڈرائیور سے معلومات حاصل کرنے کے بعد میں اسے ساتھ لے کر وہاں گئی اور میں نے وہاں کا راؤنڈ لگایا ہے۔ میں اس غار کو بھی دیکھ آئی ہوں۔ ویسے میں نے اپنے طور پر سوچا ہے کہ اس ماہ جب سپلائی جائے گی تو میں وہاں پہنچ جاؤں گی تاکہ پوری طرح کنفرمیشن ہو سکے“...... مرجینا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس لوڈر کے ڈرائیور نے تم سے جھوٹ بولا ہے“...... جاگوڈا نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ میں اس غار کے اندر جا کر دیکھ چکی ہوں۔ غار میں پیٹیاں رکھنے کے نشانات موجود ہیں“...... مرجینا نے کہا۔

”تو پھر کنفرمیشن کی کیا ضرورت ہے اور ہم نے تو اس فیکٹری کے اندر بھی نہیں جانا۔ صرف اس کی حفاظت کرنی ہے“...... جاگوڈا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگوڈا نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ جاگوڈا بول رہا ہوں“...... جاگوڈا نے کہا۔

”ہارڈ ماسٹر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ہارڈ ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

”یس سر۔ حکم فرمائیں“...... جاگوڈا نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”کیا رپورٹ ہے منگراٹ کے بارے میں“...... ہارڈ ماسٹر نے کہا تو جاگوڈا نے اسے تفصیل سے اپنے تمام اقدامات کے بارے میں بتا دیا۔

”مرجینا کہاں ہے“...... ہارڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”اسی کمرے میں ہے“...... جاگوڈا نے مرجینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میری اس سے بات کراؤ“...... ہارڈ ماسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... جاگوڈا نے کہا اور اس نے رسیور کان سے ہٹا کر مرجینا کی طرف بڑھا دیا۔

”یس چیف۔ مرجینا بول رہی ہوں“...... مرجینا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ سب کیا ہے مرجینا یہ تم ٹاپ راک نامی پہاڑی علاقے میں کیوں گھومتی رہی تھی جبکہ وہ علاقہ مکمل طور پر بنجر اور ویران ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چیف۔ میں رے فیکٹری کو چیک کرنے گئی تھی اور میں نے فیکٹری کو چیک کر لیا ہے“...... مرجینا نے کہا۔ اس کا لہجہ اس بار خاصا سپاٹ تھا۔

”لیکن جب میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ فیکٹری خفیہ ہے تو پھر تم وہاں کیوں گئی اور تم نے اس علاقے کو کیسے ٹریس کیا ہے“۔ ہارڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

”سوری چیف۔ جس فیکٹری کو آپ اس قدر خفیہ بتا رہے ہیں اسے انتہائی آسانی سے ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہاں باقاعدہ ہر ماہ شراب کی سپلائی جاتی ہے اور میں نے اس کلب کو ٹریس کر لیا جہاں سے شراب سپلائی کی جاتی ہے اور اس طرح میں فیکٹری تک پہنچ گئی“...... مرجینا نے کہا۔

”لیکن کیوں۔ تم نے فیکٹری کو تلاش کرنے کی کوشش ہی کیوں کی ہے“...... ہارڈ ماسٹر کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا۔

”چیف۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ ہمارا مقابلہ دنیا کی شاطر ترین سیکرٹ سروس سے ہے۔ اگر آپ مجھے پہلے ہی اجازت دے دیتے تو میں ہٹن میں ہی ان کا کام تم[illegible] دی لیکن آپ نے ہی مجھے روکا ہوا تھا۔ اب وہ ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ منگراٹ ہی آئیں گے اور ان کا ٹارگٹ یہی فیکٹری ہے۔ انہوں نے لامحالہ سب سے پہلے اس فیکٹری کو ٹریس کرنا ہے۔ تب ہی وہ اسے تباہ کر سکیں گے اور انہوں نے بڑی آسانی سے فیکٹری کو

ٹریس کر کے اسے تباہ کر دینا تھا اور انہیں روکنے کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں اس فیکٹری کا محل وقوع درست طور پر معلوم ہو تا کہ ہم آخری ڈیفنس لائن اس فیکٹری کے گرد بنائیں۔ آپ نے چونکہ انکار کر دیا تھا اور ہم آپ پر کوئی دباؤ بھی نہیں ڈال سکتے تھے اس لئے ہم نے اپنے طور پر یہ سب کچھ کیا“...... مرجینا نے اس بار تیز لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا جاگوڈا اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ مرجینا، ہارڈ ماسٹر سے بات کر رہی ہے اور ہارڈ ماسٹر کی حیثیت سے وہ اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے مرجینا کے اس انداز میں بات کرنے پر نہ صرف حیرت ہو رہی تھی بلکہ وہ دل میں دل میں خوفزدہ بھی تھا کہ ہارڈ ماسٹر کہیں اس کے خلاف کوئی سخت اقدام نہ کر دے۔

”اوہ۔ تو یہ بات“...... چیف کی آواز سنائی دی۔

”لیس چیف“...... مرجینا نے اسی انداز میں کہا۔

”گڈ مرجینا۔ تمہاری اس صاف گوئی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ ویسے جسے ہم لوگ ٹاپ سیکرٹ بنائے ہوئے تھے یہ ٹاپ سیکرٹ اتنی آسانی سے اوپن ہو جائے گا یہ میرے تصور میں بھی نہ تھا لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ تم یا تمہارے سیکشن کا کوئی رکن فیکٹری کو اوپن کرنے کی کوشش نہ کرے۔ میں نے پرائم منسٹر سے بات کر کے اس فیکٹری کی حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے اور میرے حکم سے فیکٹری کو اب ایک ماہ کے لئے مکمل طور پر سیلڈ

کر دیا گیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اچانک غائب ہو جانا
اس بات کو کنفرم کرتا ہے کہ ان کا ٹارگٹ یہی فیکٹری ہے۔ پہلے تو
میں نے سوچا تھا کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ہارڈ ماسٹرز
کے ایجنٹوں کو بھیج دوں لیکن جب سے میری جاگوڈا سے بات ہوئی
ہے اور تم نے جاگوڈا کے ساتھ مل کر منگراٹ کا کنٹرول سنبھالنے اور
عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا ٹاسک لیا ہے اس
وقت سے میں نے سب کچھ تم پر اور جاگوڈا پر چھوڑ دیا ہے۔ اب تم
دونوں نے ہر صورت میں اپنا ٹاسک پورا کرنا ہے۔ عمران اور اس
کے ساتھی اگر وہاں پہنچے تو انہیں کس طرح روکنا ہے اور کیسے ان کا
شکار کرنا ہے یہ تمہاری صوابدید پر ہے۔ اسی لئے میں نے تمہارے
ساتھ ساتھ جاگوڈا کو بھی فری ہینڈ دے دیا ہے۔ اب عمران اور اس
کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ
داری بھی تم دونوں کی ہی ہے''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا تو مرجینا نے
اطمینان کا گہرا سانس لیا۔

''یس ہارڈ ماسٹر۔ ایسا ہی ہو گا۔ وہ جیسے ہی منگراٹ میں داخل
ہوئے نہ صرف چیک ہو جائیں گے بلکہ ہلاک بھی کر دیئے جائیں
گے۔ آپ بالکل بے فکر رہیں۔ ہمیں ہارڈ ماسٹرز کے ساتھ ساتھ
زاٹان کی عزت اور ساکھ کا بھی خیال رکھنا ہے''...... مرجینا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا تو مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ
دیا۔ اس کے چہرے پر اب سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میں تو خوفزدہ ہو گیا تھا کہ کہیں ہارڈ ماسٹر تمہارے خلاف کوئی
ایکشن نہ لے لے۔ وہ یقیناً اس لہجے میں بات سننے کا عادی نہیں
ہو گا لیکن شکر ہے اس نے اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے''..... جاگوڈا
نے کہا تو مرجینا بے اختیار ہنس پڑی۔

''اگر میں ہارڈ ماسٹر سے اس لہجے میں بات نہ کرتی تو ہو سکتا تھا
کہ وہ تمہیں میری موت کے احکامات دے دیتا۔ وہ ایسا ہی آدمی
ہے''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم اسی طرح صرف انتظار ہی
کرتے رہیں گے''...... مرجینا نے کہا۔

''تو ہم اور کیا کر سکتے ہیں۔ البتہ اب ایک کام کرنا ہو گا۔ تم
اپنے گروپ کو لے کر اس فیکٹری کے گرد اس انداز میں گھیرا ڈال لو
کہ بظاہر تمہارا گروپ سیاحوں کے روپ میں ہو اور دیکھنے والے یہ
سمجھیں کہ تم ایڈونچر پسند ٹورسٹ ہو جو بنجر پہاڑوں میں خیمے لگا کر
ماحول سے لطف اندوز ہو رہی ہو لیکن تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
خیال رکھنا ہے اور مجھ سے مسلسل رابطہ بھی رکھنا ہے''...... جاگوڈا
نے کہا۔

''یہ ٹھیک رہے گا۔ ہم ٹورسٹس کے انداز میں وہاں رہیں گے
لیکن تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ تم لوگوں سے بچ کر ہم تک پہنچ

جائیں گے''...... مرجینا نے کہا۔

''ہمیں ہر طرف سے چوکنا رہنا ہو گا۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ بجلی کی سی تیزی سے کام کرتے ہیں ،ور ادھر ادھر جھپٹنے کی بجائے براہ راست اپنے ٹارگٹ پر حملہ کرتے ہیں اس لئے کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''او کے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں انتظامات کر کے وہاں پہنچ جاتی ہوں''...... مرجینا نے کہا اور اٹھ کر مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت زاٹان کے ساحلی شہر کابرگ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ ہنٹن سے یہاں پہنچے تھے اور انہیں یہاں آئے ہوئے ابھی ایک گھنٹہ ہوا تھا۔ اس ایک گھنٹے میں ان سب نے اپنے کمروں میں جا کر غسل کیا، لباس تبدیل کئے اور پھر وہ سب عمران کے کمرے میں آ گئے تھے۔ عمران نے ان سب کے لئے کافی منگوائی تھی اور اس وقت وہ سب کافی پینے میں مصروف تھے۔

''عمران صاحب۔ منگراٹ خاصا بڑا علاقہ ہے۔ وہاں فیکٹری کو کیسے چیک کیا جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹی وی میں اشتہار دیں گے یا پھر یہاں کے ریڈیو اسٹیشن پر گمشدگی کا اعلان کرائیں گے اور بتانے والے کے لئے بھاری انعام کا اعلان کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ بزرگ تو یہ کہتے ہیں کہ پردیس میں

اس طرح بے دریغ رقم خرچ نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کے پروگرام پر تو بڑی بھاری رقم خرچ ہوگی''...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کم خرچ کا کام کر لیں گے۔ یہاں علم نجوم جاننے والوں کی کمی نہیں ہے۔ ان سے رابطہ کر کے زائچہ بنوا لیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم سنجیدگی سے بات نہیں کر سکتے''...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

''سنجیدگی کہاں ہے۔ یہاں کمرے میں تمہارے علاوہ اور کوئی صنف نازک نہیں ہے''...... عمران نے چونک کر اور قدرے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے سنجیدگی کو بطور مؤنث کسی خاتون کے نام کے طور پر استعمال کیا تھا۔

''مجھ سے تو تم بات نہیں کرتے۔ سنجیدگی سے کیا بات کرو گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنجیدگی ہمیشہ اپنے بھائی کے ساتھ ہوتی ہے اور جب بھائی ہی نہیں ہے تو پھر سنجیدگی کا یہاں کیا کام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے پاس کوئی لائن آف ایکشن نہیں ہے۔ اسی لئے آپ نے ہمیں بھی الگ طور پر کام کرنے سے روک دیا تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پلیز آپ اس

سلسلے میں کھل کر بات کریں۔ یہ انتہائی اہم مشن ہے''...... خاور نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کے پاس منگراٹ میں کوئی ایسی ٹپ نہیں ہے جو فیکٹری کے بارے میں معلومات مہیا کر سکے''۔ صدیقی نے کہا۔

''ٹپ تو ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہارڈ ماسٹرز نے ہمارے خلاف میرے پرانے حریف جاگوڈا کی خدمات حاصل کی ہیں اور میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ وہ ہمارے خلاف انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہا ہے۔ ہماری چیکنگ کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ہماری فون اور ٹرانسمیٹر پر کی جانے والی بات چیت بھی چیک اور ٹریس کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہاں سے اس ٹپ کو فون یا ٹرانسمیٹر کال کرنے سے معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے''...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو عمران نے ریڈ کارٹر سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

''ایم ٹی مشین۔ یہ تو واقعی جدید آئیڈیا ہے۔ کیا واقعی اس مشین سے میک اپ ٹریس کئے جا سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے چیف سے بات کی تھی۔ تمہیں میں نے کچھ دیر پہلے پلاٹینم کے جو رنگ پہننے کے لئے دیئے تھے ویسی ہی رنگ میں نے بھی پہنی ہے۔ اس رنگ کی وجہ سے کوئی بھی ریز ہمارے

قریب نہیں پھٹک سکتی''...... عمران نے کہا۔ اس نے پاکیشیا میں سر ہاشمی کو کال کیا تھا اور اس ایم ٹی مشین سے نکلنے والی مخصوص ریز کے بارے میں پوچھا تھا جس کے جواب میں انہوں نے اسے ریز سے بچنے کے لئے پلاٹینم رنگ پہننے کا مشورہ دیا تھا اور ان کا کہنا تھا کہ ایم ٹی مشین سے میک اپ چیک کرنے والی کارٹیز ریز ہے اور کارٹیز ریز کو روکنے میں صرف اور صرف پلاٹینم ہی کارآمد ہوتی ہے اس لئے عمران نے ہوٹل سے نکلنے کے بعد سب سے پہلے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے پلاٹینم رنگ حاصل کئے اور ایک ایک رنگ انہیں دے کر ایک رنگ اس نے خود بھی پہن لی۔ اسی لئے وہ یہاں اطمینان کے ساتھ اور لاپرواہ ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔

''تو پھر اب یہاں رکنے کا کیا جواز ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جو لوگ ایم ٹی مشین استعمال کر سکتے ہیں وہ لوگ فون اور ٹرانسمیٹر کالز بھی چیک کر سکتے ہیں اور جاگوڈا کا نیٹ ورک بے حد وسیع ہے اس نے یقیناً یہاں اپنے آدمیوں کا جال پھیلا رکھا ہو گا جو اسے پل پل کی خبر دیتے ہوں گے اور یہاں آنے جانے والوں پر اس کی کڑی نظر ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن منگراٹ میں بیک وقت بے شمار فون کالز ہوتی رہتی ہوں گی۔ انہیں کیسے چیک کیا جا سکتا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ایک مشن میں ہمارا ایسی مشین سے پہلے بھی واسطہ پڑ چکا

ہے۔ اس میں ایشیائی زبان یا چند مخصوص الفاظ فیڈ کر دیئے جاتے ہیں اور جب یہ ایشیائی زبان یا یہ مخصوص الفاظ استعمال کئے جائیں مثلاً اصل نام تو اس کال کو مشین علیحدہ نہ صرف ٹیپ کر لیتی ہے بلکہ اس کی مدد سے کال کرنے والی جگہ اور جہاں کال رسیو کی جا رہی ہو وہ جگہ بھی چیک ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو آپ کا خیال ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن اگر ایسا ہے بھی سہی تو ہم اس معاملے میں محتاط رہیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''مسئلہ یہ ہے کہ اب اگر میں نے ریڈ کارٹر کی دی ہوئی ٹپ پر جیسٹن سے بات کی اور اس سے فیکٹری کے بارے میں معلوم کیا تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے لفظ فیکٹری کو بھی ان چیکنگ الفاظ میں شامل کیا ہوا ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر وہاں چل کر اس سے بالمشافہ ملاقات میں پوچھ لیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ ہم ادھر ادھر الجھنے کی بجائے براہ راست فیکٹری پر حملہ کریں اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں پہلے سے معلوم ہو کہ فیکٹری کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں تاکہ ہم وہاں کے حالات کے مطابق اس پر کام کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''تو وہ فلم جو آپ نے ریڈ کارٹر سے حاصل کی تھی۔ اس سے

فیکٹری کے حفاظتی سسٹم کے بارے میں آپ کو پتہ نہیں چلا''۔ نعمانی نے پوچھا۔

''اس فلم میں لیبارٹری کے اندر حفاظتی سسٹم کے بارے میں تفصیل ہے اور شاید ریڈ کارٹر نے رپورٹ غور سے نہیں دیکھی تھی۔ اس رپورٹ میں جس حفاظتی سسٹم کے بارے میں بتایا گیا ہے اسے ہٹا کر وہاں نیا حفاظتی سسٹم نصب کر دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں پرانے حفاظتی سسٹم کی تفصیل بتا کر اسے ختم کر کے نئے حفاظتی سسٹم کو نصب کرنے کی استدعا کی گئی ہے اور نیا حفاظتی سسٹم ہارڈ ماسٹرز کے تحت قائم کیا جانا تھا۔ رپورٹ کافی پرانی ہے اس لئے اب تک یقیناً اس پرانے سسٹم کو ختم کر کے نیا حفاظتی سسٹم نصب کر دیا گیا ہو گا جس کے بارے میں کوئی کلیو تک اس رپورٹ میں نہیں ہے کہ وہ کیسا ہے اور کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے کہا تھا کہ آپ کو ہارڈ ماسٹر کے چیف کا نام اور اس کی رہائش گاہ بھی پتہ ہے تو پھر ہمیں یہاں آنے سے پہلے اسے پکڑنا چاہئے تھا پھر اس سے ساری تفصیل حاصل کر کے ہم یہاں آتے''...... خاور نے کہا۔

''جب سے ہارڈ ماسٹر کے چیف کو اس بات کا پتہ چلا ہے کہ ہم زاٹان پہنچے ہوئے ہیں اس نے اپنی رہائش گاہ چھوڑ دی ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی بدل لیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا نئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں یا چیف کی نئی رہائش گاہ کے بارے میں ریڈ کارٹر نہیں جانتا۔ وہ بھی تو اسی ہارڈ ماسٹرز کے لئے کام کرتا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ اس بار چیف نے اپنے بارے میں اپنے ایجنٹوں کو بھی ایسی کوئی ٹپ نہیں دی کہ وہ کہاں ہے اور کس روپ میں ہے۔ پھر بھی ریڈ کارٹر اپنے طور پر کوشش میں لگا ہوا ہے کہ وہ اسے ٹریس کر سکے''...... عمران نے جواب دیا۔

''پھر میرے خیال میں اب ایک ہی کام ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''تمہاری ٹپ سے بات کرنے کے لئے میں اکیلی منگرات چلی جاتی ہوں اور پھر واپس آ کر تمہیں تفصیل بتا دوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس طرح بہت وقت ضائع ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح اچھل پڑے جیسے اچانک اسے کوئی نیا خیال آ گیا ہو۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

''اوہ۔ میں خواہ مخواہ پریشان ہو رہا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ لوگ فون کالز کی چیکنگ بھی کر رہے ہوں گے میرے پاس تو سپر ویژ فون ہے۔ اس فون کو اگر میں ایم ایم کمپیوٹر سے لنکڈ کر دوں اور

اسے کسی دوسرے ملک سے باؤنس کر کے زاٹان اور منگراٹ ٹرانسفر
کروں تو کال نہ ہی چیک کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اسے ٹریس کیا
جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے سپر ویز فون نکالا اور اسے آن کر کے اس کا سیٹلائٹ سسٹم آن
کرنا شروع ہو گیا۔ سیل فون کے ڈسپلے پر نیٹ آن ہوا تو اس نے
ایکریمیا اور زاٹان کا نقشہ نکال کر اسے ایڈجسٹ کیا اور پھر چند نمبر
پریس کر کے اس کی سیٹنگ کرنے لگا اور پھر مخصوص کوڈنگ سے وہ
کال باؤنس کرنا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی اس کا لنک چار مختلف
سیٹلائٹس سے ہوا اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

''منگراٹ کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں
کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے تھینکس کہہ کر
کریڈل دبایا اور پھر کوڈنگ کی اور نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... اس بار بھی گو آواز نسوانی تھی لیکن لہجہ اور
انداز مختلف تھا۔

''گرین کائٹ کلب کے جنرل منیجر کا براہ راست نمبر دیں''......
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے وقفے کے بعد نمبر

بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر فون میں کال باؤنس کی سیٹنگ
کی اور اسے نئے نمبر پر لا کر دوسرے سیٹلائٹ سے لنکڈ کیا اور پھر
اس نے ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر
پریس کر دیئے۔ البتہ اس سے پہلے اس نے منگراٹ کے رابطہ نمبر
بھی پریس کر دیئے تھے۔

''یس۔ جیسٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

''ہیرس بول رہا ہوں اور حوالے کے لئے میرے پاس ریڈ کارٹر
کا نام ہے''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ آپ۔ ریڈ کارٹر نے آپ کے بارے میں مجھے ہر
طرح کی گارنٹی دی ہے۔ فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا
ہوں''...... جیسٹن نے نرم لہجے میں کہا۔

''سب سے پہلے تو ہمیں رہائش گاہ چاہئے جس میں ایک بڑی
جیپ موجود ہو۔ دوسرا یہ پوچھنا تھا کہ منگراٹ میں جدید ترین اسلحہ
بھی مل سکتا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''منگراٹ سے نہ ملے تو جوڈان یا زاٹان سے منگوایا جا سکتا
ہے۔ مسئلہ تو صرف رقم خرچ کرنے کا ہے۔ رہائش گاہ کے بارے
میں آپ کو فون پر ہی بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ آپ یہ
فرمائش کریں گے۔ ہارڈسٹ کالونی کوٹھی نمبر بائیس اس پر نمبرز والا
لاک موجود ہے۔ کوٹھی کے نمبر کو ٹرپل کریں گے تو لاک کھل جائے

گا۔ جیپ البتہ آپ کے پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جائے گی''...... جیسٹن نے جواب دیا۔

''ویری گڈ''...... عمران نے کہا۔

''اسلحے کی فہرست بتا دیں تاکہ میں جلد سے جلد منگوا سکوں''...... جیسٹن نے کہا تو عمران نے اسے اسلحے کی فہرست نوٹ کرا دی۔

''ہم آپ کی بتائی ہوئی رہائش گاہ پر کل پہنچیں تو یہ اسلحہ وہاں موجود ہو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔لیکن پیمنٹ کا کیا ہو گا''...... جیسٹن نے کہا۔

''پیمنٹ آپ بتا دیں۔ وہ ابھی ہم آپ کے اکاؤنٹ میں بھجوا دیتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ویری گڈ۔ پھر کوئی مسئلہ نہیں''...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''آپ نے جدید ساخت کا انتہائی خوفناک اسلحہ ڈیمانڈ کیا ہے۔ کیا آپ یہاں کوئی بڑی کارروائی کرنا چاہتے ہیں''...... جیسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اور ہمارا ٹارگٹ ایک میزائل فیکٹری ہے''...... عمران نے صاف بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو آپ کے خلاف یہاں اس قدر کام ہو رہا ہے لیکن وہ تو ایشیائی ایجنٹوں کی بات کر رہے ہیں''...... جیسٹن نے

چونک کر کہا۔

''کون''...... عمران نے پوچھا۔

''سوری مسٹر ہیرس۔ فون پر اس بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا''...... جیسٹن نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں اس فیکٹری کے بارے میں علم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس فیکٹری میں شراب میرے ہی کلب سے سپلائی کی جاتی ہے''...... جیسٹن نے جواب دیا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''گڈ۔ تو تم ایسا کرو کہ اس بارے میں کوئی تفصیل نہ بتاؤ صرف لوکیشن بتا دو۔ تفصیل ہم تم سے خود مل کر معلوم کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''سوری مسٹر ہیرس۔ میں کاروباری آدمی ہوں۔ آپ پہلے مجھے رقم بھجیں پھر تفصیل سے بات ہو سکے گی ورنہ نہیں''...... جیسٹن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ معاوضہ بتاؤ اور اپنے بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں بھی تفصیل بتا دو۔ لیکن خیال رکھنا ہمارے پیچھے ریڈ کارٹر ہے''...... عمران نے کہا۔

''کوٹھی اور جیپ کے دو لاکھ ڈالرز۔ اسلحے کے دس لاکھ ڈالرز اور فیکٹری کے بارے میں معلومات کے پانچ لاکھ ڈالرز۔ یہ کل

سترہ لاکھ ڈالر بنے۔ مزید کوئی کام ہے تو تین لاکھ مزید جوڑ دیں اور بیس لاکھ ڈالرز بھیج دیں اور بینک اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل نوٹ کر لو''...... دوسری طرف سے بڑے کاروباری انداز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں بتا دیا گیا۔

''او کے۔ تم فکر نہ کرو۔ ابھی ایک گھنٹے میں تمہارے اکاؤنٹ میں بیس لاکھ ڈالرز پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''بڑا ہی کاروباری آدمی ہے یہ تو''...... صدیقی نے کہا۔

''ہونا بھی چاہئے۔ اس کا کاروبار جو یہی ہے۔ میں یہاں کے فارن ایجنٹ سے بات کرتا ہوں تا کہ وہ کسی جوئے خانے سے رقم جیت کر فوری طور پر اس جیسٹن کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر سکے اور میرے خیال میں سب سے بڑا گیم شار پر جیکب ہے جو ایکریمیا کے ایک کلب کا منیجر بھی ہے اور پاکیشیا کے لئے فارن ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ وہ رقم فوری طور پر ٹرانسفر بھی کر دے گا اور رقم اپنے جوئے خانے سے پوری بھی کر لے گا۔ یہ کام جلد ہو جائے تا کہ اس سے جلد از جلد فیکٹری کے بارے میں معلومات مل سکیں اور مشن آگے بڑھ سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سیل فون کو اسی سسٹم کے تحت ایڈجسٹ کیا اور ایکریمیا میں موجود فارن ایجنٹ جیکب کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ سکون سے بیٹھا تھا۔

''جیکب نے دس منٹ میں رقم جیسٹن کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرنے کا کہا ہے۔ امید ہے اب جیسٹن کو کوئی اعتراض نہ ہو گا اور وہ فیکٹری کے بارے میں بتا دے گا''...... عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ جو رقم اسے دی جائے وہ ضائع ہی ہو جائے''...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ رقم کیسے ضائع ہو سکتی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے اس نے رقم حاصل کرنے کے لئے فیکٹری کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا ہو''...... جولیا نے کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ اس نے جھوٹ بولا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ اس قدر ٹاپ سیکرٹ فیکٹری کا اسے کیسے پتہ چل سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں بھی ایسے ہی سمجھتا لیکن بعض اوقات اتفاقات انتہائی حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ اس نے جو وجہ بتائی ہے وہ درست ہے۔ یہ لوگ بغیر شراب کے نہیں رہ سکتے اور شراب اس کے کلب سے سپلائی ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تم لوگ چاہو تو اپنے کمروں میں آرام کر لو چاہے باہر جا کر

سیر و تفریح کر لو کیونکہ ابھی ہمیں یہاں سے روانگی میں کم از کم دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”اور تم کیا کرو گے“...... جولیا نے کہا۔

”میں بھی تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کے کمرے سے باہر جانے کے بعد عمران نے دونوں ٹانگیں سیدھی کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس کے چہرے پر سکون اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے یقین ہو کہ وہ کال باؤنس سسٹم کے تحت جاگوڈا اور فوسٹر کی منگیتر کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

مرجینا منگراٹ میں بنائے گئے اپنے نئے آفس میں موجود تھی۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل اور گلاس رکھا ہوا تھا اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلاس اٹھا کر اسے منہ سے لگا لیتی اور پھر ایک یا دو گھونٹ لے کر گلاس واپس میز پر رکھ دیتی۔

اسے جاگوڈا کے ساتھ منگراٹ آئے ہوئے کئی دن ہو گئے تھے لیکن ابھی تک نہ کوئی مشکوک آدمی چیک ہوا تھا اور نہ ہی جاگوڈا کی ایم ٹی مشین نے کوئی کاشن دیا تھا۔ جاگوڈا نے مرجینا کے کہنے پر ایم ٹی مشین کے ساتھ کال چیکنگ مشین بھی لگوا لی تھی اور اس میں رے میزائل فیکٹری، علی عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایسی ہی چند مخصوص باتوں کی فیڈنگ کر دی تھی تاکہ جیسے ہی ایسا کوئی نام لیا جائے اس کال کو نہ صرف چیک کیا جا سکے بلکہ اسے ٹریس بھی کیا جا سکے لیکن ابھی تک اس کال چیکنگ مشین سے بھی کوئی مشکوک کال ٹریس نہ ہوئی تھی۔ اس لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا نہ صرف

مرجینا کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی بلکہ اب اسے بوریت کا بھی احساس ہونے لگا تھا۔

''آخر عمران اور اس کے ساتھی ہیں کہاں۔ میں کب تک اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ان کا انتظار کرتی رہوں گی۔ اب تو میں مر جانے کی حد تک بور ہو گئی ہوں''...... مرجینا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور عین اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... مرجینا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہارڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہارڈ ماسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی تو مرجینا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کال ہارڈ ماسٹر کی ہو سکتی ہے۔

''اوہ۔ چیف آپ۔ حکم فرمائیں''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

''سنو مرجینا۔ تمہاری مطلوبہ پارٹی اس وقت کابرگ میں موجود ہے''...... دوسری طرف سے ہارڈ ماسٹر نے کہا تو مرجینا ایک بار پھر چونک پڑی۔

''کابرگ۔ وہ تو زاٹان کا ساحلی شہر ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ وہی اور منگراٹ میں کوئی گرین کائٹ نامی کلب ہے جس کا جنرل مینجر جیسٹن ہے۔ اس سے تمہاری مطلوبہ پارٹی کی فون پر بات ہوئی ہے اور انہوں نے اس سے ایک رہائش گاہ اور جیپ طلب کی ہے اور خوفناک اسلحہ مہیا کرنے کا بھی کہا ہے۔ سب سے

اہم بات یہ ہے اس سے وہ فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں کیونکہ جیسٹن کے مطابق فیکٹری کو شراب کی سپلائی وہ کرتا ہے''...... ہارڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم معلومات ہیں چیف۔ لیکن آپ کو یہ اطلاع کیسے مل گئی ہے''...... مرجینا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک عجیب اتفاق ہے مرجینا۔ یہ گروپ جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں کابرگ کے بلیک اسکائی ہوٹل میں ٹھہرا ہے اور ہوٹل بلیک اسکائی نہ صرف ہارڈ ماسٹرز کی ملکیت ہے بلکہ ہارڈ ماسٹرز کی سرگرمیوں کا مرکز بھی ہے اس لئے وہاں کے ہر کمرے میں باقاعدہ خفیہ ڈیوائسز موجود ہیں جنہیں ایک کنٹرول روم میں باقاعدہ مانیٹر کیا جاتا ہے اور وہاں سے ہونے والی تمام فون کالز اور وہاں آنے والی تمام فون کالز باقاعدہ ٹیپ کی جاتی ہیں۔ ان ڈیوائسز کو دیواروں میں اس طرح سے چھپایا گیا ہے کہ ان ڈیوائسز کو کسی سائنسی آلہ یا جدید سے جدید گائیگر سے بھی تلاش نہیں کیا جا سکتا ہے اور اس ہوٹل کا کنٹرولر زوگر ہے۔ میں اسے ہوٹل بزنس کے تحت باس کی حیثیت سے کنٹرول کرتا ہوں اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ میرا تعلق ہارڈ ماسٹرز سے ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ میں ہی ہارڈ ماسٹرز کا چیف ہوں۔ وہ مجھے چیف کا نائب سمجھتا ہے اس لئے اسے تمام تفصیلات معلوم ہیں میں اس سے ہوٹل

بزنس کے تحت فون پر بات کرتا رہتا ہوں۔ میں نے اسے بھی الرٹ کر دیا تھا کہ وہ ہوٹل میں ہر آنے جانے والے پر گہری نظر رکھے اور ان کی بات چیت کی ریکارڈنگ کرائے۔ چنانچہ جب اس نے معمول کی چیکنگ کے دوران ایک کمرے میں ہونے والی گفتگو میں عمرن کا نام سنا تو وہ چونک پڑا اور اس نے اس کمرے میں ہونے والی گفتگو اور اس کمرے سے کی جانے والی فون کالز کا ٹیپ سنا تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی پاکیشیائی گروپ ہے جس نے پاکیشیا میں فوسٹر کو ہلاک کیا تھا لیکن زوگر جذباتی آدمی نہیں ہے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اور اگر یہ فوسٹر جیسے ایجنٹ کو ہلاک کر سکتے ہیں تو شک پڑنے پر وہ اس کا بھی خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں اس لئے اس نے ان کے خلاف براہ راست کوئی قدم اٹھانے کی بجائے مجھے فون کر کے رپورٹ دے دی۔ میں نے اس سے تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد اسے حکم دیا کہ وہ صرف ان کی نگرانی کرے اور جب وہ وہاں سے روانہ ہوں تو وہ اس کی رپورٹ بھی مجھے دے''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''اس کا تو مطلب ہے چیف کہ اس بار خوش قسمتی ہمارے ساتھ ہے''...... مرجینا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اور اب میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا اور پھر اس نے ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس کی تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ان کے حلیئے بھی تفصیل سے بتا دیئے اور ان

کے درمیان ہونے والی گفتگو کے اہم نکات بھی بتا دیئے جس میں خاص بات ایم ٹی مشین سے بچنے کی تھی۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ اب میں انہیں چٹکیوں میں مسل دوں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''اوکے۔ اگر مزید کوئی خاص بات ہوئی تو میں تمہیں کال کر دوں گا''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو تین بٹن پریس کر دیئے۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے جاگوڈا کے ایک ساتھی مرفی نے کہا جو اس کے حکم پر بھی جاگوڈا کے حکم کی طرح عمل کرتا تھا۔

''ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس کی مکمل اور بھرپور نگرانی کراؤ۔ ہمارے مطلوبہ افراد نے رہائش کے لئے یہ کوٹھی حاصل کی ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیوں نہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے''...... مرفی نے پوچھا۔

''صرف نگرانی کرنی ہے اور جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں وہاں سے نکال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا کر مجھے اطلاع دینی ہے۔ پہلے میں ان کی چیکنگ کروں گی پھر انہیں ہلاک کروں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن مادام وہ منگرات میں داخل ہوتے ہی ایم ٹی مشین سے لازماً چیک ہو جائیں گے پھر ان کی چیکنگ کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ فوری طور پر ان کا خاتمہ کر دیا جائے''...... دوسری طرف سے مرفی نے کہا۔

''انہوں نے ایم ٹی مشین کو ڈاج دینے کا طریقہ ایجاد کر لیا ہے اس لئے تو کہہ رہی ہوں کہ ان کی چیکنگ ضروری ہے اور یہ چیکنگ ان کی بے ہوشی کے دوران ہی ہو گی۔ انہیں ہوش میں نہیں لایا جائے گا اور پھر چیکنگ کے بعد انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے گا''...... مرجینا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ کی بات درست ہے''...... مرفی نے جواب دیا۔

''لیکن خیال رکھنا یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ اور خطرناک ہیں اور لامحالہ اپنے طور پر بے حد محتاط بھی ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا تمہارا کوئی آدمی ان کے ہاتھ لگ جائے اور ہاں ان کی تعداد پانچ ہے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ اگر یہ سب اکٹھے آئیں تو تم نے فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینی ہے اور اگر یہ گروپوں کی صورت میں آئیں تو پھر تم نے ان کے اکٹھے ہونے کا انتظار کرنا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''مادام۔ یہ لوگ اس وقت کہاں موجود ہیں''...... مرفی نے کہا۔

''زاٹان کے ساحلی شہر کابرگ میں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے

ہو''...... مرجینا نے چونک کر پوچھا۔

''مادام۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کوٹھی کے علاوہ بھی دوسری کوٹھیاں حاصل کر رکھی ہوں اور یہ دو گروپوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ بھی رہ سکتے ہیں۔ اس طرح تو ہم ان کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے۔ جہاں تک میرے اس مقام کے بارے میں پوچھنے کا تعلق ہے جہاں وہ موجود ہیں تو یہ میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ اس مقام سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ منگرات کس راستے اور ذریعے سے داخل ہوں گے۔ ان کا کابرگ میں ہونے کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ سمندری راستے سے منگرات میں داخل ہونا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں خصوصی طور پر بندرگاہ پر ان کو چیک کرنا چاہئے اور پھر اگر یہ لوگ ہارڈسٹ کالونی میں آ جائیں تو ٹھیک ورنہ یہ جہاں بھی ٹھہریں انہیں وہیں بے ہوش کر کے پھر سپیشل پوائنٹ پر اکٹھا کیا جائے''...... مرفی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے باوجود باقی راستوں کی بھی نگرانی ضروری ہے۔ گو ہارڈ ماسٹر نے کہا ہے کہ زوگر ان کی روانگی کے بعد ہارڈ ماسٹر کو اطلاع دے گا اور ہارڈ ماسٹر ہمیں اطلاع دے دے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ اطلاع دیر سے ملے اس لئے ہمیں اپنے طور پر چوکنا رہنا ہو گا''...... مرجینا نے کہا۔

''مادام۔ کابرگ میں زوگر سے میرا رابطہ رہتا ہے۔ اگر آپ

کہیں تو میں اس سے رابطہ کر کے اسے کہوں کہ وہ اس گروپ کے بارے میں ہمیں ساتھ ساتھ اطلاعات دیتا رہے اور خاص طور پر جب یہ وہاں سے روانہ ہوں تو ان کی منزل مقصود اور ذریعہ سفر سب کی تفصیل ہمیں بتا دے۔ اس صورت میں ہم ان کا شایان شان استقبال کرسکیں گے‘‘...... مرفی نے کہا۔

’’ہاں۔ اسے ضرور کہہ دو لیکن ساتھ ہی اسے یہ تاکید بھی کر دینا کہ انہیں معمولی سا شک بھی نہیں پڑنا چاہئے ورنہ بازی پلٹ بھی سکتی ہے‘‘...... جاگوڈا نے کہا۔

’’آپ بے فکر رہیں مادام۔ زوگر ویسے بھی بے حد محتاط آدمی ہے۔ وہ تمام کام دور رہ کر جدید ترین مشینری سے کرنے کا عادی ہے۔ وہ کسی بھی قسم کی غلطی کرنے والا انسان نہیں ہے‘‘...... مرفی نے کہا۔

’’اوکے۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوں اور تمہیں اطلاع ملے تو تم نے مجھے بھی فوری اطلاع دینی ہے اور پھر ان کے یہاں پہنچنے پر میری ہدایات کے مطابق کام کرنا ہے‘‘...... مرجینا نے کہا۔

’’یس مادام۔ احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی‘‘...... مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو مرجینا نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ گو اس کا دل یہی چاہ رہا تھا کہ وہ ان کے منگراٹ داخل ہوتے ہی ان پر فائر کھول کر ان کو موت کے گھاٹ اتار دے لیکن اسے معلوم تھا کہ تیز طرار اور شاطر ایجنٹ اکثر ڈبل

گیم کھیلتے ہیں اور اپنے میک اپ میں دوسرے لوگوں کو آگے کر دیتے ہیں اور جب ان کے مخالف انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں تو پھر وہ آگے بڑھتے ہیں اور اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیتے ہیں اس لئے خواہش کے باوجود اس نے انہیں بے ہوش کرنے کے احکامات دیئے تھے۔

البتہ اس بات کا وہ دل ہی دل میں حتمی طور پر فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر رکھے گی اور اچھی طرح ان کو چیک کر کے اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی انہیں ہلاک کرا دے گی چاہے وہ اصل ہوں یا کوئی دیگر افراد اس لئے وہ بہرحال مطمئن تھی۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اب جو صورت حال بن گئی ہے اس میں جاگوڈا اور اس کے گروپ کی کا وہاں لیبارٹری کے پاس ویران پہاڑی علاقے میں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے انہیں واپس بلا لیا جائے۔ جاگوڈا اور اس کے ساتھی یہاں ہوں گے تو اس کی طاقت میں اور اضافہ ہو جائے گا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اور زیادہ آسانی سے شکار کھیل سکے گی۔

چنانچہ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر جاگوڈا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس نے جاگوڈا کو ہارڈ ماسٹر کی کال اور مرفی کی باتوں کی تفصیل بتا کر کہا کہ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہیڈ

کوارٹر آ جائے اور جاگوڈا نے فوراً واپس آنے کی حامی بھر لی۔ جس ویرانے میں جاگوڈا گروپ کو لے کر گیا ہوا تھا وہاں پہلے مرجینا نے خود جانا تھا لیکن پھر اس نے جاگوڈا سے صلاح مشورے کرنے کے بعد ہیڈ کوارٹر کا انتظام خود سنبھال لیا تھا اور جاگوڈا کو ویران علاقے کی طرف روانہ کر دیا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تو وہ ان پر پوری قوت سے حملہ کر سکے۔ مرجینا اب پوری طرح مطمئن تھی کہ یہ لوگ بہرحال اب منگراٹ پہنچتے ہی ختم ہو جائیں گے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
ٹاپ وکٹری
مظہر کلیم ایم اے
Pakistanipoint
Waqar
Azeem

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''ٹاپ وکٹری'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال اور جان توڑ جدوجہد اب اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ آپ کی آراء کا حسب سابق منتظر رہوں گا۔ ناول شروع کرنے سے پہلے ایک خط ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

کوئٹہ شہر سے عارف مجید لکھتے ہیں۔ میں اور میرے بہت سے ساتھی آپ کی کتب کا مطالعہ طویل عرصے سے کر رہے ہیں۔ عمران کے کردار میں ایسی پائیداری اور دلچسپی ہے کہ ہم سب دوست خود کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے کرادر میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں جس طرح سے عمران اور دوسرے کرداروں کو جدوجہد کرتے اور خاص طور پر فائٹ کرتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں بیان کی جانے والی جدوجہد اور خاص طور پر فائٹ اور اس کے حربوں کو حقیقی روپ میں واقعی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ آپ اس طرح نوجوانوں کو واقعی صحیح معنوں میں اعلیٰ ترین تربیت دے رہے ہیں۔ اس کے لئے

میں اور میرے سبھی دوست آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

محترم عارف مجید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ ناولوں میں بتائی جانے والی جدوجہد اور دکھائی جانے والی فائٹ محض خیالی نہیں ہوتی ہے۔ مسلسل جدوجہد، ہمت اور محنت ہی کرداروں کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ رہی بات فائٹ کی تو اس کے لئے میں مارشل آرٹس کے بارے میں کہوں گا کہ مارشل آرٹس کے جن حربوں کو عمران اور اس کے ساتھی یا پھر مجرم استعمال کرتے ہیں وہ واقعی اصل اور درست ہوتے ہیں جن کے لئے انہوں نے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوتی ہے۔ تربیت حاصل کئے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں۔ دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک میں مارشل آرٹس اور فائٹس کے دوسرے فن سکھانے والے اداروں کی کوئی کمی نہیں ہے جہاں سے سے باقاعدہ ٹریننگ لے کر ہر طرح کی فائٹ اور اس کے گر سیکھے جا سکتے ہیں۔ امید ہے آپ نے بھی اس کی باقاعدہ ٹریننگ کی ہو گی یا لینے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ آپ اپنی محنت جاری رکھیں انشاء اللہ آپ بھی عمران سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''عمران صاحب۔ آپ نے منگراٹ جانے کے لئے کون سا ذریعہ استعمال کرنے کا سوچا ہے''...... خاور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کابرگ میں آنے کا مطلب ہی یہی نکلتا ہے کہ ہم بحری راستے سے منگراٹ جائیں گے''...... عمران کے جواب دینے سے پہلے نعمانی نے کہا۔

''یہ ضروری نہیں نعمانی۔ عمران صاحب اتنے سیدھے نہیں ہیں جتنا اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں''...... صدیقی نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کیا میں تمہیں ٹیڑھا نظر آ رہا ہوں۔ نعمانی درست تو کہہ رہا ہے''...... عمران نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

''عمران صاحب۔ نعمانی کو بہت کم آپ کے ساتھ مشن مکمل

کرنے کا موقع ملا ہے جبکہ ہمیں آپ کے ذہن تک رسائی ہو چکی ہے۔ خاور تم بتاؤ میں درست کہہ رہا ہوں یا نعمانی“...... صدیقی نے بات کرتے کرتے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں عمران صاحب کو مسلسل چیک کر رہا تھا۔ رات کو یہ ایک نقشے پر بہت دیر تک کام کرتے رہے ہیں۔ یہ بار بار نقشے پر نشان لگا رہے تھے اور مٹا رہے تھے اور پھر ایک پوائنٹ پر نشان لگا کر یہ قدرے مطمئن نظر آنے لگے۔ پھر انہوں نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی اور پھر ان کی آنکھ لگ گئی۔ انہوں نے یکسر یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ بہرحال میں نے اٹھ کر غور سے نقشہ اور اس نقشے پر عمران صاحب کے لگے ہوئے نشانات دیکھے اور پھر ان پر میں نے بھی اپنے طور پر غور کیا ہے۔ عمران صاحب کو چونکہ معلوم ہو چکا ہے کہ فیکٹری جھیل کے مغربی کنارے سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور عمران صاحب نے نقشے پر جن مقامات پر نشانات لگائے ہیں ان میں زاٹان کا مشہور شہر کوراب اور اس کے بعد دوسرا سرحدی شہر جسیکا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کارزا کے گرد دائرہ لگایا اور پھر اس کارزا پر نشان لگا کر یہ اطمینان سے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر سو گئے تھے۔ ان نشانات کو دیکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ عمران صاحب منگراٹ بحری راستے سے جانے کی بجائے یہاں سے پہلے بذریعہ ہوائی جہاز زاٹان کے شہر کوراب جائیں گے۔ کوراب سے

بذریعہ جیپ، بس یا ریل سرحدی شہر جسیکا جائیں گے اور پھر جسیکا سے براہ راست جیپوں پر ہی اس کارزا کے علاقے میں پہنچیں گے اور اس کے بعد یہ کارزا سے گزر کر فیکٹری کا رخ کریں گے“۔ نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ نعمانی تو کیپٹن شکیل کی طرح سوچنے لگ گیا ہے بلکہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ اب سکہ بند نجومی بن گیا ہے۔ حیرت ہے۔ بغیر ستاروں کو ادھر ادھر کئے پورا نقشہ ہی اس نے درست طور پر بتا دیا ہے“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ میں نے اپنا خیال بیان کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا پروگرام بالکل ایسا نہ ہو۔ بہرحال اتنا میں جانتا ہوں کہ میرا اندازہ سو فیصد نہیں تو ساٹھ فیصد درست ضرور ہو گا“...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا خیال سو فیصد درست ہے اور اب ہم نے تیاری کرنی ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جب ہم ایم ٹی مشین کو ڈاج دے سکتے ہیں تو پھر ہمیں اس انداز میں چکر کاٹ کر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں سے ہم بائی ایئر براہ راست منگراٹ پہنچ سکتے ہیں اور بحری راستے سے بھی وہاں آسانی سے پہنچ سکتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ لیکن محتاط رہنا ضروری ہے۔ منگراٹ میں موجود ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں نے بہرحال ہر طرف

ہماری چیکنگ کے لئے جال بچھایا ہو گا لیکن ان کی تمام تر توجہ زاٹان سے منگراٹ پہنچے والی مین روڈ کی طرف ہو گی جبکہ ہم براہ راست کارزا اور پھر ایک پہاڑی کٹاؤ سے گزرتے ہوئے فیکٹری تک پہنچ جائیں گے۔ کارزا منگراٹ کا ایک مضافاتی قصبہ ہے۔ وہاں سے ہم انتہائی آسانی سے بس یا ٹیکسی کے ذریعے براہ راست ہارڈسٹ کالونی پہنچیں گے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے ہوٹل سروس کو کہہ دیا ہے کہ وہ کوراب کے لئے فلائٹ میں ہماری سیٹیں کنفرم کرا دیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جیسٹن بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیسٹن کی آواز سنائی دی۔

''ہیرس بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا کام تو میں نے کر دیا تھا۔ آپ نے فون پر مجھ سے تفصیلاً بات بھی کی تھی''...... جیسٹن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے عمران کی طرف سے کال کا کوئی جواز سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔

''میں نے اس لئے کال کی ہے کہ میں نے تم سے یہ پوچھنا تھا کہ مضافاتی ٹاؤن کارزا سے منگراٹ کے لئے کوئی بس سروس چلتی ہے یا ٹیکسی سروس ہے''...... عمران نے کہا۔

''سٹی بس سروس بھی چلتی ہے اور ٹیکسیاں بھی۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... جیسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں پہلے کارزا پہنچنا چاہتا ہوں۔ پھر وہاں سے منگراٹ میں داخل ہوں گا اس لئے پوچھ رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کارزا میں بس اور ایئر سروس بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں مسٹر ہیرس۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ کارزا تو چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں ایئر پورٹ نہیں ہے''...... جیسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو بذریعہ روڈ جانا ہو گا۔ زاٹان کے ساحلی شہر جیسکا سے ایک سڑک کارزا پہنچتی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن آپ کیوں اتنا لمبا چکر لگا کر جانا چاہتے ہیں۔ آپ مستام پورٹ سے بائی ایئر منگراٹ پہنچ سکتے ہیں''...... جیسٹن نے کہا۔

''ہم ذرا ایڈونچر پسند لوگ ہیں۔ بہرحال اس رہائش گاہ میں ہماری مطلوبہ چیزیں تو پہنچ ہی گئی ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ جیپ اور اسلحہ پہنچ چکا ہے''...... جیسٹن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے شکریہ۔ اب منگراٹ میں ہی ملاقات ہو گی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں جیسٹن سے بات چیت کی ہے اس سے مجھے معاملہ کچھ مشکوک سا لگ رہا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں زاٹان میں ہمیں کسی نے کیا کہنا ہے۔ بہرحال اب یہاں سے روانگی کی تیاری کرو۔ باقی باتیں ایئر پورٹ پر ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کو اس جیسٹن پر مکمل اعتماد ہے کہ یہ ہمیں کسی مرحلے پر دھوکہ نہیں دے گا''...... خاور نے کہا۔

''اب اس پر سوائے اعتماد کرنے کے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں ویسے بھی اس کے اکاؤنٹ میں اس کی امید سے زیادہ رقم ٹرانسفر ہو چکی ہے اور وہ دولت پرست انسان ہے۔ مزید دولت کے لئے وہ یقیناً ہمارا ساتھ دے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ہمارے لئے خطرے کا باعث نہیں بنے گا''...... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مرجینا، منگراٹ میں بنائے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھی۔ اسے انتہائی شدت اور بے چینی سے زوگر کی طرف سے فون کال کا انتظار تھی کیونکہ مرفی نے اسے بتایا تھا کہ اس نے زوگر سے کہہ دیا ہے کہ وہ لوگ جیسے ہی وہاں سے روانہ ہوں وہ فوراً ان کو فون پر اطلاع دے اور مرجینا کو اس بات کا مکمل طور پر یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت کابرگ سے منگراٹ کے لئے روانہ ہو جائیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد جیسے ہی فون کی گھنٹی بجی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... مرجینا نے کہا۔

''مرفی بول رہا ہوں مادام۔ زوگر کی کال ہے اور وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے مرفی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات۔ میں تو خود اس کے فون کا بے چینی سے انتظار کر

رہی ہوں‘‘...... مرجینا نے تیز لہجے میں کہا۔

’’ہیلو۔ زوگر بول رہا ہوں۔ کابرگ سے‘‘...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’مرجینا بول رہی ہوں زوگر‘‘...... مرجینا نے کہا۔

’’فوسٹر میرا بھی دوست تھا مادام مرجینا۔ اس کی موت کا مجھے بے حد صدمہ ہے اور اس کے لئے میں آپ سے جتنی بھی ہمدردی کروں کم ہو گا۔ بہرحال اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے قاتلوں سے ایسا انتقام لیں کہ ان کی روحیں بھی قیامت تک تڑپتی رہیں۔ میں خود یہ کام کر دیتا لیکن باس نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا‘‘...... زوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تم بے فکر رہو۔ پہلے تو معاملات شاید اس انداز میں طے نہ ہو پاتے لیکن اب جس طرح تم نے تعاون کیا ہے اس کی وجہ سے فوسٹر کے قاتلوں کی روحوں کو قیامت تک قرار نہیں مل سکے گا ان کی موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی اور اتنی بھیانک ہو گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں‘‘...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’یس مادام اور یہ لوگ واقعی بے حد شاطر ہیں۔ انہوں نے منگراٹ پہنچنے کے لئے انتہائی عجیب راستہ منتخب کیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا بے اختیار چونک پڑی۔

’’کیا مطلب۔ کون سا راستہ‘‘...... مرجینا نے پوچھا۔

’’وہ کابرگ سے بذریعہ فلائٹ براہ راست منگراٹ نہیں جا رہے بلکہ کابرگ سے وہ بذریعہ فلائٹ زاٹان کے شہر کوراب پہنچیں گے اور پھر کوراب سے وہ بذریعہ جیپ جسیکا اور پھر جسیکا سے اس قدیم اور ٹوٹی پھوٹی سڑک سے ہوتے ہوئے کارزا پہنچیں گے۔ وہاں سے ٹیکسی یا بس میں بیٹھ کر وہ منگراٹ میں داخل ہوں گے‘‘...... زوگر نے کہا۔

’’اوہ واقعی۔ یہ بے حد شاطر لوگ ہیں۔ کس طرح انہوں نے معروف راستوں کو چھوڑ کر نیا راستہ منتخب کر لیا ہے۔ کیا وہ روانہ ہو چکے ہیں یا نہیں‘‘...... مرجینا نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ وہ تو اس وقت کوراب پہنچنے والے ہوں گے۔ میں نے خود ان کی کوراب کے لئے بکنگ کرائی ہے اور میرے آدمی انہیں جہاز میں سوار کرا کر واپس آئے ہیں‘‘...... زوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ کوئی اور بات‘‘...... مرجینا نے کہا۔

’’انہوں نے وہاں منگراٹ میں ہارڈسٹ کالونی والی کوٹھی میں جیپ اور اسلحہ کا بندوبست کر لیا ہے اور جیپ اور اسلحہ اس کوٹھی میں پہنچا دیا گیا ہے‘‘...... زوگر نے کہا۔

’’کیا یہ بات کنفرم ہے کہ وہ ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس میں ہی رہیں گے‘‘...... مرجینا نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ یہ کنفرم ہے کیونکہ ان کی فون پر کسی جیسٹن سے جو

بات ہوئی ہے اسی فون کال میں جیپ اور اسلحہ اس کوٹھی میں پہنچ جانے کا بتایا گیا ہے“...... زوگر نے جواب دیا۔

”کیا یہ لوگ اسی حلیوں میں ہیں جو تم نے پہلے بتائے تھے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ان کے کاغذات پر انہی حلیوں والی تصویریں لگی ہوئی تھیں“...... زوگر نے جواب دیا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری خواہش ضرور پوری ہو گی۔ گڈ بائی“...... مرجینا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”مرفی بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے مرفی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”تم نے ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس کے سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”اس کوٹھی کے گرد درختوں پر ٹی آر ٹی چاروں طرف نصب کر دیئے گئے ہیں اور ہمارا آدمی وہاں چار کوٹھیاں چھوڑ کر ایک کوٹھی میں رسیونگ سیٹ کے ساتھ موجود ہے اور جیسے ہی یہ لوگ کوٹھی میں پہنچیں گے وہ فوراً دو سائیڈوں سے وہاں زیرو نیڈوڈ گیس فائر کر دے گا۔ جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو پھر انہیں وہاں سے نکال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے گا“...... مرفی نے تفصیل

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ گیس کتنی دیر تک اثر رکھتی ہے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”دس گھنٹوں تک مادام“...... مرفی نے جواب دیا۔

”گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب سنو۔ زوگر نے بتایا ہے کہ یہ لوگ معروف راستوں سے منگراٹ آنے کی بجائے غیر معروف راستوں سے یہاں پہنچ رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پہنچیں گے تو منگراٹ میں ہی“...... مرجینا نے کہا۔

”کون سے راستوں سے وہ یہاں پہنچ رہے ہیں مادام“...... مرفی نے پوچھا تو مرجینا نے زوگر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

”مادام۔ ہم کارزا پہنچ کر بھی ان کی نگرانی کر سکتے ہیں“...... مرفی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن زیادہ آدمی مت بھیجنا کیونکہ وہ بے حد چوکنے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ کسی عام سی مسافر بس میں بیٹھ کر یہاں آ جائیں گے اس لئے صرف دو آدمی کافی ہیں۔ وہ ہارڈسٹ کالونی میں موجود تمہارے آدمی کو ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں گے“...... مرجینا نے کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جب یہ لوگ سپیشل پوائنٹ پہنچ جائیں تو فوراً مجھے رپورٹ دینا“...... مرجینا نے کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا نے رسیور

رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے
کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی
موت یقینی ہو چکی تھی۔ وہ چاہتی تو مرفی کے ساتھیوں کے ہاتھوں
انہیں ایک لمحے میں ہلاک کرا سکتی تھی لیکن وہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی تھی خاص طور پر وہ
عمران کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتی تھی تاکہ عمران کی بھیانک اور
دردناک موت سے فوسٹر کی روح کو سکون مل سکے۔

عمران کے ساتھی اس وقت جسیکا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں
موجود تھے جبکہ عمران انہیں یہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر چلا گیا تھا کہ اس
نے کچھ ضروری انتظامات کرنے ہیں۔ جسیکا خاصا بڑا شہر تھا۔ یہ
زاٹان اور منگرات کی سرحد پر واقع تھا۔

"اس بار عمران صاحب کچھ عجیب سے انداز میں کام کر رہے
ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... جولیا نے چونک کر
پوچھا۔

"آپ نے غور نہیں کیا۔ عمران صاحب نے جس طرح کھل کر
فون پر جیسٹن سے باتیں کی ہیں اور پھر پوری تفصیل سے اسے اپنا
منتخب کردہ راستہ بتایا ہے مجھے ایسا کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں
آئی اور عام طور پر عمران صاحب ایسا نہیں کرتے۔ وہ تو ہم سے
بھی معلومات کو خفیہ رکھتے ہیں جبکہ اس بار ایسا نہیں ہے اور وہ

جیسٹن پر ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ کر رہے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس بات پر میں نے بھی کافی غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو معلوم تھا کہ ان کی کہی ہوئی باتیں مخالف ایجنٹوں تک کسی ذریعے سے پہنچ رہی ہیں اس لئے انہوں نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں لیکن میرا خیال تھا کہ عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر عمل نہیں کریں گے لیکن اب میں یہ دیکھ کر الجھ گیا ہوں کہ عمران صاحب تو اسی راستے پر چل رہے ہیں جو انہوں نے جیسٹن کو بتایا تھا''...... نعمانی نے کہا۔

''اس کے علاوہ اس بار عمران صاحب الجھن میں بھی دکھائی دے رہے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ الجھن ان کے چہرے پر واضح ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''عمران صاحب کو اب سے یہاں تک جیپ میں بھی خاموش رہے ہیں ورنہ وہ ہنستے بولتے رہتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران صاحب دراصل اپنے آپ میں خود واضح نہیں ہیں۔ وہ واقعی کافی حد تک اس معاملے میں ذہنی طور پر الجھے ہوئے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ اس طرح کے ڈرامے کرتا رہتا ہے۔

یہ اس کی فطرت ثانیہ ہے''...... جولیا نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''بہن بھائیوں کے درمیان کون سی کھچڑی پک رہی ہے۔ کھچڑی ہی ہے یا تم سب نے ایک بار پھر مجھے خود سے الگ کر کے اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کا سوچ لیا ہے''...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ جس طرح کی سچویشن دکھائی دے رہی ہے اس میں نہایت سوچ سمجھ کر اور خاص پلاننگ سے ہی مشن کو انجام دیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے واقعی ہم آپ سے الگ رہ کر کم از کم اس مشن کو تو پورا نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ ہم مشن مکمل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے لیکن جس طرح اس مشن میں آپ پر سنجیدگی طاری ہے اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ یہ مشن ہماری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک اور رسکی ہے اس لئے ہم نے دلی طور پر آپ کے ساتھ مل کر ہی اس مشن کو پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اس سلسلے میں ہم نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی کہ ہم آپ سے الگ رہ کر مشن مکمل کریں گے''۔ صدیقی نے سنجیدگی سے کہا جبکہ عمران اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

اس مشن نے خاص طور پر ٹارگٹ تک پہنچنے کے معاملے نے سچ مچ میرے دماغ کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ میں جو بھی سوچتا

ہوں یا پلاننگ کرتا ہوں کہیں نہ کہیں اس میں جھول رہ ہی جاتا ہے اور نئی سے نئی باتیں ہی سامنے آنا شروع ہو جاتی ہیں اور ان نئی باتوں نے مجھے الجھایا ہوا ہے کہ آخر ہم اپنے ٹارگٹ تک پہنچیں کیسے۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے اور اب تک شکر ہے کہ زاٹان نے کافرستان کو ریے میزائل سپلائی نہیں کئے ہیں لیکن اگر اسی طرح وقت گزرتا رہا تو پھر میزائل کافرستان پہنچ جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہونے کے باوجود نامکمل رہ جائے گا پھر ہمیں اس مشن کے لئے کافرستان پہنچ کر وہاں پہنچنے والے ریے میزائلوں کو تباہ کرنے کا کام کرنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی۔ ہماری دوسری ٹیم پاکیشیا میں ہی موجود ہے۔ اگر یہاں سے ریے میزائل کافرستان سپلائی ہوئے تو پھر چیف دوسری ٹیم کو کافرستان روانہ کر دے گا آخر چیف کا ناٹران سے رابطہ ہو گا اور وہ بھی اسی پر کام کر رہا ہو گا کہ کب زاٹان سے ریے میزائل پارٹس کی صورت میں کافرستان پہنچتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں مطمئن ہوں لیکن پھر بھی ہمارے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ ہم جلد سے جلد ریے میزائل بنانے والی فیکٹری تک پہنچ جائیں اور اسے تباہ کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ آخر آپ نے کچھ تو سوچا ہو گا اور آپ کی پلاننگ میں کہاں اور کیا جھول ہے جس نے آپ کو بھی

اس بار الجھایا ہوا ہے''...... اس بار صدیقی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ اصل میں مجھے معلومات ملی ہیں کہ ہم منگراٹ کی سرحد میں داخل ہوں گے تو وہاں ہمارا شایان شان استقبال کرنے کی تیاری پوری طرح مکمل ہو چکی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ ہم اس راستے سے آ رہے ہیں۔ وہ تو معروف راستوں پر ہی پکٹنگ کئے ہوئے ہوں گے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہارا کیا خیال تھا کہ میں جو اتنی تفصیل سے راستہ جیسٹن کو فون پر بتاتا رہا تھا یہ بات صرف جیسٹن تک ہی رہے گی ہارڈ ماسٹرز اور اس کے ایجنٹوں تک نہیں پہنچی ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تو کیا یہ جیسٹن تمہیں دھوکہ دے رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ جیسٹن کو تو معلوم ہی نہیں ہو گا کہ اس سے ہونے والی ہماری باتیں مرجینا اور اس کے ساتھی جاگوڈا تک پہنچ رہی ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''آپ وضاحت کریں عمران صاحب۔ ہم سب آپ کے آنے سے پہلے اس موضوع پر باتیں کر رہے تھے۔ ہم سب کا خیال تھا کہ آپ کا فون پر جیسٹن سے باتیں کرنے کا انداز بے حد مشکوک

تھا اور آپ۔ ہم سے بھی باتوں کو خفیہ رکھتے ہیں جیسٹن کو خود تمام راستے کے بارے میں تفصیلات بتا رہے تھے۔ اب آپ نے خود یہ بات کر کے ہمارے شکوک کو پختہ کر دیا ہے‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’جو بات ہے کھل کر بتاؤ۔ اس کے بعد شاید ہمیں باتیں کرنے کا موقع ہی نہ ملے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’کابرگ میں جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے تھے اتفاقاً یہ ہوٹل ہارڈ ماسٹرز کا مرکز اور گڑھ تھا۔ ہارڈ ماسٹرز نے وہاں ہر کمرے میں ایسے جدید ترین خفیہ آلات نصب کئے ہوئے تھے جن کی مدد سے وہ ہوٹل کے ہر کمرے میں ہونے والی نہ صرف گفتگو سن سکتے تھے بلکہ وہاں فون پر ہونے والی بات چیت بھی خودبخود ٹیپ ہو جاتی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ایسا ناممکن ہے عمران صاحب۔ میں نے کمرے کو جدید ترین ڈیٹکٹر سے اچھی طرح چیک کیا تھا‘‘...... صدیقی نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

’’میں نے جدید ترین آلات کہا ہے اور تم نے بھی جدید ترین ڈیٹکٹر کہا ہے لیکن ہارڈ ماسٹرز کے پاس ہم سے زیادہ جدید آلات ہیں اور مجھے بھی اس کا پتہ نہ چلتا لیکن جب تم لوگ کمرے سے گئے اور میں نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا تو میرے حساس کانوں میں خاموشی کی وجہ سے ہلکی ہلکی سرسراہٹ کی آوازیں پڑنے لگیں۔

یہ ایسی آوازیں تھیں جیسے مچھر بھنبھنا رہے ہوں حالانکہ روم میں مچھر موجود نہیں تھے۔ یہ آوازیں اس قدر مدھم تھیں کہ صرف اس وقت مجھے سنائی دیں جب خالی کمرے میں، میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ بہرحال یہ آوازیں سنتے ہی میں ہوشیار ہو گیا اور پھر میں نے جلد ہی ان آوازوں کا ماخذ معلوم کر لیا۔ یہ آوازیں وارڈ روب کے عقب کی دیوار سے نکل رہی تھیں۔ دیوار کے اس حصے میں انتہائی چھوٹے سوراخ تھے جو جالی دار دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے ایک سائنسی مشین سے اس جگہ کو چیک کیا تو مجھے اس جگہ ایک آلے کی موجودگی کا پتہ چلا۔ مشین پر اس آلے کی ساری ڈیٹیل آ گئی تھی۔

میں سمجھ گیا کہ یہ زاٹان کی انتہائی جدید ترین ایجاد ہے جس سے نہ صرف ایک مخصوص ایریئے میں پیدا ہونے والی آوازیں سیٹلائٹ کے ذریعے کہیں دور سنی جا سکتی ہیں بلکہ اس کے ذریعے فون کالز بھی ٹیپ کی جا سکتی ہیں۔ اس انکشاف کے بعد میں نے باہر جا کر ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر جب معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہوٹل سرکاری ایجنسی کے ایجنٹوں کا گڑھ ہے۔ گو اس ویٹر کو اس سرکاری ایجنسی کے نام کا علم نہ تھا یا وہ بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے منہ سے ایک بات نکل گئی کہ ہوٹل کے مینیجر زوگر سے فوسٹر اکثر زاٹان سے یہاں ملنے آتا رہتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ فوسٹر اسی ایجنسی کا ایجنٹ ہے اور اسی ویٹر نے بتایا کہ پچھلے

دنوں فوسٹر ایشیا کے کسی ملک میں ہلاک ہو گیا ہے اور یہ خبر سن کر زوگر دو روز گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اس ویٹر نے غیر ارادی طور پر کچھ ایسی باتیں کیں جن سے میں سمجھ گیا کہ یہ ویٹر اس زوگر کا کسی بات پر ڈسا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ڈھب پر چڑھایا اور خاصی بھاری رقم دے کر اپنے کمرے میں ہونے والی گفتگو آگے آدمی تک پہنچانے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے مہیا کرنے پر آمادہ کر لیا اور اس ویٹر نے بڑی اہم رپورٹ دی کہ اس کمرے میں ہونے والی بات چیت کو زوگر خود مانیٹر کر رہا ہے اور یہ ساری باتیں فون پر منگراٹ میں کسی مادام مرجینا تک پہنچا رہا ہے۔

یہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد میں نے دانستہ یہ راستہ منتخب کر کے جیسٹن کو بتایا تاکہ ہمارے اس راستے کی اطلاع مادام مرجینا تک پہنچ جائے اور یہ بھی سن لو کہ ہوٹل سے ایئر پورٹ تک ہماری نگرانی ہوتی رہی اور پھر ایئر پورٹ پر بھی ہوٹل کے دو آدمی ہماری روانگی تک موجود رہے تھے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہارڈ ماسٹرز کو ہمارے بارے میں کافی معلومات مل چکی ہیں''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے وہ ہر راستے پر موت کے جال پھیلائے ہوئے ہیں تاکہ ہم کسی بھی طریقے سے منگراٹ داخل نہ ہو سکیں اور اگر ہم

وہاں پہنچیں تو وہ ہمارا شایان شان استقبال کر سکیں''...... عمران نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''تو پھر اب ہم کس راستے سے منگراٹ جائیں گے''...... صدیقی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

''راستے کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم نے جو راستہ منتخب کیا ہے اس پر بھی جا سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے جو اسلحہ چاہئے وہ جیسٹن کی دی ہوئی کوٹھی میں ہے اور لامحالہ اب اس کوٹھی کی باقاعدہ جدید آلات سے نگرانی ہو رہی ہو گی اور ہم جیسے ہی اس کوٹھی میں پہنچیں گے ہم پر میزائلوں کی بارش کر دی جائے گی اس لئے ہمارے لئے وہاں سے اسلحہ اٹھا کر لانا بھی مشکل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر آپ نے کچھ تو سوچا ہو گا۔ بغیر اسلحہ کے تو ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے''...... اس بار صدیقی نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ مادام مرجینا وغیرہ سے ٹکرائے بغیر ہم خاموشی سے اس فیکٹری کو تباہ کر دیں ورنہ پھر ہم بری طرح سے الجھ بھی سکتے ہیں اور وہ لوگ سینکڑوں مسلح افراد بھی فیکٹری کے گرد پھیلا سکتے ہیں کیونکہ انہیں لامحالہ یہ معلوم ہو گا کہ ہم نے بہرحال پہنچنا تو فیکٹری ہی ہے فی الحال وہ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ ہمیں فیکٹری

کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اس لئے ہم لازماً اسی کوٹھی میں ہی پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کوٹھی میں جانا چاہتے ہیں اور وہاں سے اسلحہ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں جانا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ میں اب ایک اور لائن کے بارے میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی لائن''...... صدیقی نے کہا۔

''اسے لائن آف ایکشن کہتے ہیں۔ مرجینا کے ساتھ جاگوڈا بھی کام کر رہا ہے اور مرجینا سے زیادہ اسی کے گروپ کے لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ میں نے ایک کرمنل گروپ سے معلومات حاصل کی ہیں۔ یہاں پر جاگوڈا کا ایک خفیہ اڈا ہے جو ایک رہائش گاہ میں ہے اور اس خفیہ رہائش گاہ میں جاگوڈا کا غیر قانونی سامان موجود رہتا ہے جس میں منشیات اور ہر قسم کے اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں۔ اس اڈے سے ہمیں ہمارا مطلوبہ اسلحہ مل سکتا ہے۔ ہم کوٹھی میں جا کر جیسٹن کا مہیا کردہ اسلحہ حاصل کرنے کی بجائے جاگوڈا کے اڈے پر جائیں گے اور وہاں سے اپنا مطلوبہ اسلحہ حاصل کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ نے اس اڈے کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ معلومات تو مل گئی ہیں لیکن ظاہر ہے وہ جاگوڈا کا

مخصوص اڈہ ہے اس لئے وہاں حفاظت کا زبردست انتظام کیا گیا ہو گا اور وہاں مسلح افراد کی بھی کمی نہیں ہوگی''...... عمران نے کہا۔

''تم نے خواہ مخواہ طلسم ہوشربا کی کہانی بنا ڈالا ہے اس مشن کو۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں کسی نئی جگہ جا کر اسلحہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اسی جیسٹن کی کوٹھی میں جائیں گے۔ ہمارے پاس ان کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔ ہم وہاں دو گروپوں کی صورت میں جائیں گے۔ ایک گروپ اندر جائے گا اور اسلحہ اور جیپ حاصل کرے گا اور دوسرا گروپ اس نگرانی کو ختم کرے گا اور پھر اس جیپ میں سوار ہو کر ہم سب سیدھے فیکٹری پہنچیں اور اسے تباہ کر دیں اس کے لئے ہمیں لمبی چوڑی پلاننگ بنانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے باقاعدہ لائن آف ایکشن بناتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے جولیا پر اپنے بھائی کا رنگ چڑھ گیا ہے جو یہ اسی کے انداز میں بول رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم اطمینان سے اسی کوٹھی کی طرف جائیں لیکن اس سے پہلے بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں کھا لیں۔ وہ لوگ ہمیں ہلاک نہیں کریں گے پہلے بے ہوش کریں گے پھر چیکنگ کر کے ہلاک کریں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے میزائلوں کی بارش کر دی تو یہ گولیاں ہمیں کیسے بچائیں گی''...... خاور نے کہا۔

''عمران صاحب نے روانی میں یہ بات کر دی ہے ورنہ انہیں بھی معلوم ہے کہ صرف مرجینا کی اس اطلاع پر کوئی یقین نہیں کر سکتا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے اور میزائلوں کی بارش کے بعد وہ لوگ اس بات کو کسی صورت بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ انہوں نے واقعی یہ کام سرانجام دیا ہے یا نہیں''...... نعمانی نے جواب دیا۔

''تمہاری بات درست ہے نعمانی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم بری طرح سے الجھ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ میری بات مانیں گے''...... خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا۔

''ارے۔ تم تو فور سٹارز کے چیف ہو اور تم جانتے ہو کہ میں کسی اور کی مانوں نہ مانوں چیف کی بات ماننا تو اب مجبوری بن چکی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس رہائشی کوٹھی میں جانے کی بجائے پہلے مادام مرجینا کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیں۔ اس کے بعد باقی کام آسان ہو جائے گا''...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے۔ واقعی تمہارے ساتھیوں نے تمہیں فور سٹارز کا چیف بنا کر غلط نہیں کیا تھا۔ تم میں

چیف کی سی خصوصیات اور چیف جیسا دماغ بھی موجود ہے۔ رئیلی ویل ڈن صدیقی''...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو صدیقی کے چہرے پر مسرت کی بجائے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران اس کی تعریف کے انداز میں اس کی بات کا مذاق اڑا رہا ہے۔

''اوہ۔ آئی ایم ویری سوری عمران صاحب۔ لگتا ہے آپ کو میرا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔ میں نے تو محض ایک خیال ہی پیش کیا تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے ارے نہیں۔ اس میں شرمندہ ہونے والی کون سی بات ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں اور میں واقعی دل سے تمہاری تعریف کر رہا ہوں اور تم اس قدر شرمندہ ہو رہے ہو۔ اگر تنویر ساتھ ہوتا تو وہ اپنی بات پر اس قدر شرمندہ کبھی نہ ہوتا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں شرمندہ ہو۔ اس لئے تو وہ تم سے زیادہ بات ہی نہیں کرتا''...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر اس قدر زور دار قہقہہ بلند ہوا کہ جولیا پہلے تو ہونقوں کی طرح سب کا منہ دیکھتی رہی پھر جب اس پر اپنی بات واضح ہوئی تو وہ واقعی شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

''عمران صاحب۔ صدیقی نے جو بات کی ہے اگر ایسا ممکن ہو سکے تو یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے''...... نعمانی نے بڑے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں اس کی تعریف کر رہا تھا۔ یہ اینگل تو میرے ذہن میں بھی نہیں آیا تھا۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس رہائشی کوٹھی کی گٹر لائن سے اندر پہنچا جائے اور وہاں سے اسلحہ اس راستے سے نکال کر فیکٹری کو اڑا دیا جائے لیکن یہ بظاہر ناممکن تھا کیونکہ یہ لوگ انتہائی جدید ترین مشینری اور آلات استعمال کر رہے ہیں تو لازماً اس کوٹھی کی نگرانی کے لئے بھی انہوں نے جدید انتظامات کئے ہوں گے لیکن اگر ان کے ہیڈ کوارٹر کو پہلے اڑا دیا جائے تو یہ لوگ بکھر جائیں گے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو جائے گی اور اس دوران ہم اطمینان سے فیکٹری کو تباہ کر کے واپس جا سکتے ہیں''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات کیسے حاصل ہوں گی اور ہم اب منگراٹ کس راستے سے پہنچیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''میں اب تک باہر رہ کر یہی کام کرتا رہا ہوں۔ میں نے دانستہ اس ہوٹل کے فون سے جیسٹن کو کال نہیں کیا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس ہوٹل میں بھی ہماری نگرانی ہو رہی ہو میں نے اسے منگراٹ میں ہارڈ ماسٹرز کا ہیڈکوارٹر ٹریس کرنے کا کہا تھا لیکن جیسٹن نے اس کام سے معذرت کر لی ہے اور منگراٹ میں جیسٹن کے علاوہ ہمارا اور کوئی واقف نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایک کام ہوسکتا ہے عمران صاحب''...... صدیقی نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا اور باقی ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے صدیقی کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہم میں سے دو یا تین افراد اس کوٹھی پر پہنچیں لیکن ہم کوٹھی کے اندر جانے کی بجائے اس کوٹھی کی نگرانی کو چیک کریں اور پھر نگرانی کرنے والے کسی بھی آدمی کو کور کر کے اس سے ساری معلومات آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد ہم سب مل کر کارروائی کر سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''دو یا تین کیوں جائیں سارے کیوں نہ جائیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے دو یا تین اس لئے کہا ہے کہ اس طرح مادام مرجینا اور اس کے ساتھیوں کو شک نہیں پڑے گا''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس میں گڑبڑ یہ ہے کہ وہ دو یا تین پھر یہاں واپس آئیں اور پھر سب اکٹھے جائیں۔ اس وقت تک وہاں کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے اور اسلیے میرے یہاں رکنے کا جواز بھی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ خواہ مخواہ کے چکروں میں وقت ضائع مت کرو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کوفت اور بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''عمران صاحب۔ صرف فون کرنے میں باہر اتنا وقت نہیں لگا سکتے اس لئے لامحالہ یہ سب پلاننگ بنا کر آئے ہوں گے''...... اچانک نعمانی نے کہا تو سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم باقی رہ گئے تھے۔ تم بھی اپنی رائے دے دو تو پھر میں کوئی نتیجہ نکالنے کی کوشش کروں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے نزدیک تو سب سے بہتر یہ ہے کہ ہم سب وہاں جائیں اور پھر جیسے مس جولیا نے کہا ہے ویسے کریں یعنی ڈائریکٹ ایکشن''...... خاور نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

''مطلب ہے اب جولیا کو ایک اور حمایتی میسر آ گیا ہے۔ ایک ایک دو بلکہ گیارہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ بتائیں۔ آپ کیا کر کے آئے ہیں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''میں تو سیدھا سادا اور بے چارہ سا آدمی ہوں۔ چکر بازی تو مجھے آتی نہیں اس لئے میں نے تو اس کا بڑا سادہ سا حل تلاش کیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا تو سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ سب کے چہروں پر تجسس تھا لیکن جب عمران خاصی دیر تک خاموش رہا تو جولیا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

''اب بولو بھی سہی۔ کیا گونگے ہو گئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''رعب حسن چیز ہی ایسی ہے۔ بڑے بڑے قصہ گو گونگے ہو جاتے ہیں تو پھر بھلا میں کس قطار میں شمار ہوتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ بس یہی بکواس کرنی آتی ہے اسے اور کچھ نہیں آتا''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ وہ آسان سا حل بتا دیں''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی تو سب سے آسان حل ہے کہ آدمی گونگا بن جائے۔ تمہیں معلوم ہے کہ عقل مند وہی کہلاتا ہے جو زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ اُلو زیادہ تر خاموش ہی رہتا ہے اور خاور کو بھی اسی لئے عقل مند کہا جاتا ہے کہ وہ بھی زیادہ تر خاموش رہتا ہے''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

''عمران صاحب۔ میں بتا دوں کہ آپ نے کون سا آسان حل سوچا ہے''...... اچانک نعمانی نے کہا تو سارے ساتھی تو ایک طرف خود عمران بھی چونک کر قدرے حیرت بھرے انداز میں نعمانی کو دیکھنے لگا۔

''تمہارا کام اب یہی رہ گیا ہے کہ تم نجومی بن کر رہ جاؤ۔ تم بس اب بیٹھے یہی اندازے لگاتے رہتے ہو کہ عمران نے کیا سوچا ہے اور کیا نہیں سوچا''...... جولیا نے کہا۔

''نعمانی۔ اگر تم بتا دو کہ میں نے کون سا آسان حل سوچا ہے تو

میں تمہیں بھی عقل مند تسلیم کر لوں گا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ بے شک مجھے عقل مند تسلیم نہ کریں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ سوچا ہے کہ ہم پہلے سے طے کردہ راستے کی بجائے کسی اور راستے منگراٹ پہنچیں اور اس کوٹھی کی بجائے کوئی اور رہائش گاہ حاصل کریں اور پھر وہاں سے ہارڈسٹ کالونی پہنچ کر کارروائی کریں۔ اس طرح کارروائی کر کے واپس یہاں نہیں آنا پڑے گا بلکہ چونکہ پوری ٹیم وہیں موجود ہو گی اس لئے فوری طور پر ہم سب مل کر کارروائی مکمل کر لیں گے''...... نعمانی نے کہا اور اس کی بات سن کر سب اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے طالب علم پیپرز کا رزلٹ سننے کے لئے ٹیچر کی طرف دیکھتے ہیں اور ان کے چہرے پر بیک وقت امید و بیم کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔

''حیرت ہے نعمانی۔ تم تو واقعی اب نجومی بن گئے ہو یا پھر تم میں کیپٹن شکیل کی روح سرایت کر گئی ہے۔ اندازے لگانے اور خاص طور پر میرے ارادوں کے بارے میں اندازے لگانے میں وہی ایک آدمی ہے جو مجھے اپنے لئے خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ اسے ساتھ نہیں لایا تو اس کی کمی تم نے پوری کرنی شروع کر دی ہے۔ حیرت ہے۔

واقعی میرے ذہن میں یہی سادہ سا حل تھا۔ بس تھوڑی سی

تبدیلی البتہ میں نے کر دی تھی کہ ایک رئیل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے میں نے اسی ہارڈسٹ کالونی میں ہی ایک اور کوٹھی حاصل کر لی ہے جس میں وہ کوٹھی تھی جہاں ہم نے جانا تھا لیکن تم نے آخر کس بناء پر یہ درست اندازہ لگایا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں جیسے اسے خود سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر نعمانی نے کس طرح اس قدر درست اندازہ لگا لیا ہے۔

''میں نے اس بناء پر یہ اندازہ لگایا ہے کہ آپ نے اسے آسان حل بھی کہا تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی ہوئی تھی کہ پہلی تجویز میں واپس آنے کا مسئلہ تھا اس لئے اس کا حل یہی سمجھ میں آتا تھا کہ کسی دوسری کوٹھی میں پہنچ کر وہاں سے کارروائی کی جائے اور یہ واقعی آسان حل ہو سکتا تھا''...... نعمانی نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ تم واقعی اب حیرت انگیز انداز میں سوچنے لگ گئے ہو اور عمران کی طرح میں بھی یہی کہنے پر مجبور ہوں کہ تم نے یہ بات کر کے واقعی کیپٹن شکیل کی کمی دور کر دی ہے''...... جولیا نے نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر باری باری تقریباً سب نے ہی اس کے اس انداز میں سوچنے کی داد دی۔

''تو پھر بتائیں عمران صاحب۔ آپ نے وہاں پہنچنے کا راستہ کون سا سوچا ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''یہاں سے ایک قدیم راستہ پہاڑوں کے درمیانی کٹاؤ سے

ہوتا ہوا منگراٹ جاتا ہے۔ یہ راستہ تنگ بھی ہے اور یہاں خطرے بھی زیادہ ہیں۔ میرا مطلب کھائیوں میں گرنے کے خطروں سے ہے اس لئے اس راستے کو طویل عرصہ ہوا ترک کر دیا گیا ہے۔ اب اس راستے پر صرف ایڈونچر پسند سیاح ہی سفر کرتے ہیں اور وہ بھی خصوصی ڈرائیور کی خدمات حاصل کر کے لیکن یہ راستہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اس لئے میں نے یہاں کی ایک کمپنی کو نقد رقم دے کر پہاڑوں پر چلنے والی خصوصی جیپ حاصل کر لی ہے اور اس راستے کا خصوصی نقشہ بھی بھاری رقم دے کر حاصل کر لیا ہے۔ چنانچہ اب ہم کل صبح سویرے اس خطرناک سفر کا آغاز کریں گے اور پھر آسانی سے یہ ایڈونچر پورا کر لیں گے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم نے اس بار واقعی کام دکھایا ہے۔ موجودہ پوزیشن میں اس سے بہتر حل اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا اور تم نے اچھا کیا جو الگ رہ کر اپنے طور پر اس مشن پر کام کرنے سے باز آ گئے۔ رئیلی ویل ڈن''...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''لیکن میرے خیال میں اس سے بھی بہتر ایک اور حل بھی تھا مگر......'' عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے چونک کر کہا تو باقی ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''اس کے لئے یہاں سے پاکیشیا تنویر کو کال کرنا پڑے گا اور

اگر تنویر اجازت دے تو میں یہ بہتر حل بتا سکتا ہوں''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تنویر کی اجازت کی کیا ضرورت پڑ گئی تمہیں''...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ضرورت ہے تو کہہ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ یہ بات ہے تو میں کرتی ہوں تنویر کو کال۔ اس سے بات کر لو اور لے لو اس سے اجازت''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے حد شکریہ۔ بڑے لوگوں میں واقعی بڑا دل ہوتا ہے۔ بہرحال اس سے بہتر حل یہ تھا کہ صفدر تو موجود نہیں ہے اس کی جگہ تنویر سے پوچھ کر میں صدیقی کو خطبہ نکاح یاد کرا دیتا تو اس خوبصورت شہر میں ہم اطمینان سے رہتے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''تنویر یہاں ہوتا تو پھر تمہاری بات سن کر وہ یہیں تمہارا مدفن بنا دیتا''...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جولیا کی اس جھلاہٹ پر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

''مطلب۔ تمہیں یہ حل منظور نہیں ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ فضول باتیں چھوڑ کر مشن کی طرف دھیان دو۔ بلا وجہ وقت ضائع مت کرو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے جو لوگ شادی کرتے ہیں اور ہنسی خوشی لائف گزارتے ہیں وہ وقت ضائع کرتے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جنہوں نے شادی کرنی ہوتی ہے وہ کر لیتے ہیں تمہاری طرح بکواس کر کے دوسروں کے جذبات سے نہیں کھیلتے ہیں۔ سمجھے تم''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگا جبکہ باقی سب دبی دبی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

مرجینا کے کہنے پر جاگوڈا نے ایک کوٹھی میں اپنا اور اپنے گروپ کا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ جاگوڈا کا گروپ اس سمیت چار افراد پر مشتمل تھا جس میں راسکر، جیگر اور جوڈی اس کے ساتھی تھے۔ جاگوڈا اور اس کے گروپ کے تمام افراد تقریباً ہم عمر ہی تھے۔ البتہ جوڈی ان تینوں سے دو تین سال بڑا تھا اور وہ انتہائی طاقتور اور دیو قامت سیاہ فام تھا۔

جاگوڈا اور اس کے گروپ افراد خاص تربیت یافتہ تھے اور انہوں نے اپنے گروپ کے تحت بے حد اہم کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ جوڈی، جاگوڈا کا نمبر ٹو تھا۔ جاگوڈا چونکہ اپنے کرمنل گروپ ے ہٹ کر خاص طور پر ہارڈ ماسٹرز اور مرجینا کے لئے کام کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنے اس گروپ کو مرجینا کے کہنے پر سپر گروپ کا نام دیا تھا۔ اس وقت وہ چاروں اپنے ہیڈکوارٹر کے ایک لرے میں موجود تھے۔

”جوڈی۔ تم نے فیکٹری سے واپس آنے کا فیصلہ درست نہیں کیا“...... اچانک جیگر نے کہا۔

”نہیں۔ وہ فیصلہ درست تھا اس لئے کہ جب پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچ ہی نہ پاتے تو ہم وہاں خواہ مخواہ بے کار پڑے رہتے اور پھر سب سے اہم بات جاگوڈا، ہارڈ ماسٹر کی ٹاپ برج مادام مرجینا کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے اس لئے مادام مرجینا کی ہدایات پر عمل کرنا اس کا اور ہمارا جاگوڈا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور ظاہر ہے جوڈی نے بھی وہی کرنا ہے جو اسے جاگوڈا کہے گا“...... راسکر نے جوڈی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے مادام نے واپسی کا حکم دیا تھا اس لئے مجبوری تھی اور تمہیں معلوم ہے کہ مرجینا کبھی غلط حکم نہیں دیتی“...... جاگوڈا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ان سب باتوں کو چھوڑو باس اور یہ سوچو کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے“...... جوڈی نے کہا۔

”وہی کام جو ہم کر رہے ہیں مشکوک افراد کی تلاش“...... جاگوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی جاگوڈا کی جیکٹ کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ سب جانتے تھے کہ یہ سیٹی جدید ٹرانسمیٹر کی ہے۔ جاگوڈا نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹے سائز کا جدید ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی اسکرین پر موجود

فریکوئنسی کو چیک کرنے لگا۔ سیٹی کی آواز وقفے وقفے سے مسلسل آ رہی تھی۔

”الفریڈ کی کال ہے“...... جاگوڈا نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے اسے الفریڈ کی کال آنے کی توقع ہی نہ تھی۔ اس کی ساتھی بھی الفریڈ کا نام سن کر چونک پڑے تھے کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ الفریڈ گروپ ممبر تھا لیکن وہ تو مادام مرجینا کے تحت تھا۔ جاگوڈا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ الفریڈ کالنگ یو۔ اوور“...... الفریڈ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ جاگوڈا رسیونگ یو۔ اوور“...... جاگوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں جسیکا سے بول رہا ہوں۔ میں نے مادام مرجینا کی بجائے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ فیکٹری والی پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ مجھے مادام مرجینا نے خصوصی طور پر جسیکا بھجوایا تھا کیونکہ مادام مرجینا کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ جسیکا پہنچ کر وہاں سے کارزا کے راستے منگرات پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں وہاں انہیں ٹریس کر کے ان کی صرف نگرانی کروں اور پھر جب اور جس طرف وہ روانہ ہوں میں انہیں اطلاع دوں۔ چنانچہ میں یہاں پہنچا اور پھر میں نے انہیں ٹریس کر لیا۔ وہ کوراب سے یہاں پہنچے تھے۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل یہ گروپ

ایکریمین میک اپ میں ہے۔ وہ یہاں کے معروف ہوٹل ٹاڈا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہاں دس بڑے ہوٹل ہیں۔ جہاں یہ لوگ ٹھہر سکتے تھے اس لئے میں نے ان سب ہوٹلوں میں ایک ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر انہیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنے کے کام پر لگا دیا ہے۔ پھر ٹاڈا ہوٹل میں موجود ویٹر نے مجھے کال کر کے اطلاع دی کہ یہاں پانچ ایکریمیوں کا ایک گروپ آیا ہوا ہے۔ جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ ایک مرد تو یہاں پہنچنے کے بعد واپس چلا گیا اور پھر اس کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہوئی۔ اسی ویٹر نے بتایا کہ ٹاڈا ہوٹل میں ایک ویٹر ایسا ہے جو ایشیائی ملکوں میں رہ چکا ہے۔ ویٹر نے جب اسے وہ الفاظ بتائے جو اس نے ان ایکریمینز کو ہاٹ کافی سرو کرتے ہوئے سن کر یاد کر لئے تھے تو اس نے بتایا کہ یہ ایشیائی زبان کے الفاظ ہیں۔ ویٹر کی اس اطلاع پر میں نے خود انہیں چیک کیا۔ وہ واقعی اپنے قد وقامت اور انداز سے پاکیشیائی ایجنٹ ہی لگ رہے تھے۔ میں نے مزید چیکنگ کے لئے خصوصی طور پر ایک جدید ڈیوائس اس ویٹر کی مدد سے ان کے کمرے میں پہنچا دی اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کر لی اور پھر میں نے وہ گفتگو اس ویٹر کو سنوائی جو ایشیا میں رہ چکا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ گفتگو پاکیشیائی زبان میں کی جا رہی ہے۔ وہ چونکہ پاکیشیا میں ہی کسی ہوٹل میں کافی عرصہ گزار چکا تھا اس لئے اس نے خاصے معقول معاوضے پر اس ٹیپ کا ہماری زبان میں ترجمہ کر

دیا۔ اس ترجمے سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ایک جیپ کے ذریعے جیسکا سے منگراٹ جانے والے متروک پہاڑی راستے جسے کٹنگ وے کہا جاتا ہے، سے سفر کرنے والے ہیں۔ میں نے انتظار کیا تاکہ حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکے۔ ان لوگوں نے صبح ہوتے ہی ہوٹل چھوڑ دیا اور پھر ایک بڑی پہاڑی جیپ میں سوار ہو کر وہ روانہ ہو گئے۔ میں نے ان کی نگرانی کی۔ وہ واقعی میرے سامنے کٹنگ وے کی حدود میں جسے انتہائی خطرناک راستہ سمجھا جاتا ہے، داخل ہو گئے۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنے گروپ کے ساتھ اس وے کے آخر میں موجود ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ کو الرٹ کر سکوں۔ یہ لوگ دس سے بارہ گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد بشرطیکہ یہ درمیان میں کسی کھائی میں نہ گر گئے تو آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اوور''...... الفریڈ نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''جیپ کے نمبر اور میک وغیرہ کی کیا تفصیل ہے اور ان کے حلیوں کی بھی تفصیل بتا دو۔ اوور''...... جاگوڈا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے الفریڈ نے اس کی مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

''اب سنو الفریڈ۔ مادام مرجینا سے میں خود بات کر لوں گا۔ تمہیں اسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم نے یہ معلومات مجھے دی ہے۔ اوور''...... جاگوڈا نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں

کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور سنو۔ جب تک میں نہ کہوں یہ اطلاع تم نے مادام مرجینا کو بھی نہیں دینی۔ میں اپنے طور پر اسے سب کچھ بتا دوں گا۔ اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... جاگوڈا نے اسی انداز میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

''ویل ڈن۔ ہمارے لئے یہ بہترین اور زبردست موقع ہے ان لوگوں کے خاتمے کا۔ چلو اٹھو۔ ہم نے فوری طور پر اس راستے پر پکٹنگ کرنی ہے اور انہیں ہلاک کرنا ہے''...... جاگوڈا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ مادام مرجینا کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے''...... جیگر نے کہا۔

''ارے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہم مشن مکمل کر لیں گی تو اسے اطلاع بھی دے دیں گے''...... جاگوڈا نے جواب دیا۔

''سوری باس جاگوڈا۔ اگرچہ مجھے تمہارے سامنے بولنے کا حق تو نہیں ہے لیکن تم نے ہی کہا تھا کہ ہم یہ مشن مادام مرجینا کی منشاء کے مطابق پورا کریں گے اس لئے میرے خیال میں جیگر درست کہہ رہا ہے اور پھر سب سے اہم بات کہ تمہارے اس اقدام پر مادام مرجینا خوش ہو جائے گی کہ تم اس سے الگ کچھ نہیں کر رہے۔ فوسٹر اب زندہ نہیں ہے۔ اس کی بجائے اگر تم مادام مرجینا

کے دل میں جگہ بنانا چاہتے ہو تو اس سے اچھا موقع پھر تمہیں نہیں ملے گا''...... جوڈی نے بھی جیگر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر راسکر نے بھی اس کی تائید کر دی تو جاگوڈا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اچھا۔ اگر تم تینوں یہی مناسب سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے میں مرجینا کو بتا دیتا ہوں''...... جاگوڈا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ مرفی بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج مرفی کی آواز سنائی دی۔

''جاگوڈا بول رہا ہوں۔ مرجینا سے میری بات کراؤ''...... مرجینا نے کہا۔

''یس باس۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ مرجینا بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد مرجینا کی آواز سنائی دی۔

''جاگوڈا بول رہا ہوں مرجینا۔ ایک اہم اطلاع تمہارے نوٹس میں لانی ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا اطلاع ہے۔ کھل کر بات کرو''...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے الفریڈ کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

''میں تو یہی چاہتا تھا کہ ان کی لاشیں لے کر تمہارے پاس

آؤں مگر میرے گروپ نے ضد کی کہ تم سے اجازت لینی ضروری ہے اس لئے کال کر رہا ہوں''...... جاگوڈا نے قدرے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا تو اس کی ساتھی بے اختیار مسکرانے لگے۔

''اوہ نہیں جاگوڈا۔ مجھے تم پر بھروسہ ہے اسی لئے تو میں نے اس مشن میں تمہیں اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں تھا کہ تم مجھے ان کے بارے میں بتاتے۔ البتہ تم نے انہیں ہلاک کر دینا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ میزائل سے ان کی جیپ ہی اڑا دیتے۔ اس طرح ان کی لاشوں کی شناخت ہی نہ ہو سکتی''...... مرجینا نے کہا۔

''ظاہر ہے میں نے ایسا ہی کرنا تھا۔ مقصد تو انہیں ہلاک کرنا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تمہیں اب یہ اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ یہ لوگ کس قدر ہوشیار اور شاطر ہیں۔ اگر میں الفریڈ کو جسیکا نہ بھجواتی اور وہاں سے یہ رپورٹ نہ آتی تو ہم کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ یہ لوگ عام راستوں کو چھوڑ کر اس قدیم، خطرناک اور متروک کٹنگ وے سے منگراٹ آئیں گے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس قدر ہوشیار ہیں کہ یہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ چند افراد کو اس راستے سے بھجوا کر خود دوسرے راستے سے آ جائیں اور ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ دوسرے راستے سے آ کر اپنا مشن مکمل کر لیں اور آخری بات یہ کہ ہمیں بہرحال اس

بات کو ثابت کرنا ہو گا کہ ہم نے اصل ایجنٹوں کا ہی خاتمہ کیا ہے''...... مرجینا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''تو تم کیا چاہتی ہو۔ کیا کرنا چاہئے''...... جاگوڈا نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تم انہیں ہلاک مت کرو بلکہ انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے آؤ۔ یہاں ان کا میک اپ واش ہو گا اور پھر انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں ہارڈ ماسٹر کو بھجوا کر ہم فارغ ہو جائیں گے''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پہلے تو تم خود ہی کہتی تھی کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے انہیں ایک لمحے کا بھی موقع نہیں دینا چاہئے اور اب خود ہی انہیں موقع دینا چاہتی ہو''...... جاگوڈا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اب بھی انہیں موقع دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ انہیں ہوش میں لایا جائے۔ میرا مطلب تھا کہ انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے گا لیکن ان کی شناخت ضروری ہے ورنہ اس بات کا چیف کو یقین کیسے آئے گا کہ ہم نے اصل افراد کو ہی ٹارگٹ کیا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن اگر ہم شناخت کے چکروں میں پڑ گئے تو اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران وہ ہوش میں آ جائیں گے اور اگر انہیں ہوش آ گیا تو پھر وہ کس طرح سے پانسہ پلٹیں گے اس کا

شاید ہمیں پتہ بھی نہ چل سکے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو جاگوڈا۔ مجھے اس بات کا احساس ہے اسی لئے میں نے اس کا بندوبست بھی کر لیا ہے''...... مرجینا نے جواب دیا۔

''کیا بندوبست۔ بتاؤ مجھے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''وہ جیسے ہی سپیشل پوائنٹ پر پہنچیں گے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے جائیں گے اور پھر ان کی اس طویل بے ہوشی کے دوران ہی شناخت کے تمام مراحل طے کر کے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے گا۔ جب انہیں ہوش ہی نہیں آئے گا تو پھر سوچو کہ ایسی صورت میں کیا رسک باقی رہ جاتا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ اچھا طریقہ ہے۔ واقعی جب تک انہیں ہوش نہیں آئے گا ان سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا اور وہ ہم سے بچ کر نکل بھی نہیں سکیں گے۔ ٹھیک ہے۔ تو اب کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ان کے خلاف کام کریں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہاں۔ تم ایسا کر سکتے ہو۔ ہم دوسری طرف کا خیال رکھیں گے لیکن ایک بات کا خیال تم نے بھی رکھنا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم یا تمہارا کوئی ساتھی ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کے ذریعے وہ ہمارے سیٹ اپ سے واقف ہو جائیں''...... مرجینا نے کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا گروپ بہترین کارکردگی کا حامل ہے۔ اس کے باوجود تم یہ بات کر رہی ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''میں جانتی ہوں اس لئے تو تمہیں اجازت دے رہی ہوں اس کے باوجود تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے محتاط رہنا ہے۔ بے حد محتاط تاکہ معمولی سی بھی گڑبڑ نہ ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''اوکے۔ اب میں ان کو بے ہوشی کے عالم میں سپیشل پوائنٹ پر پہنچا کر تمہیں کال کروں گا۔ گڈ بائی''...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''چلو دوستو۔ اب عملی کام کرنے کا وقت آ گیا ہے اور ہم نے مادام مرجینا کو ہر صورت میں کامیاب ہو کر دکھانا ہے''...... جاگوڈا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر جوش کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

خاکی رنگ کی ایک بڑی سی سپیشل فورڈ جیپ پہاڑی راستوں پر چلنے والے مخصوص ٹائروں پر انتہائی ٹوٹے پھوٹے اور ٹیڑھے میڑھے راستے پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ عمران جس راستے پر جیپ دوڑا رہا تھا یہ راستہ ایک بڑی کھائی کے قریب سے گزرتا تھا۔

ایک طرف کٹائی لی ہوئی اونچی پہاڑی تھی جو دور تک چلی گئی تھی اور یہ راستہ اسی پہاڑی کی سائیڈ کو کاٹ کر بنایا گیا تھا جس کے دوسری سائیڈ پر گہری کھائی تھی۔ پہاڑی کی سائیڈ کاٹ کر خصوصی طور پر بنائی جانے والی یہ سڑک زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ پہاڑی کی سائیڈ اور خاص طور پر کھائی کے قریب سے گزرنے والا یہ ٹیڑھا میڑھا اور سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا راستہ انتہائی خطرناک تھا اور اسے دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کسی بھی لمحے جیپ ہزاروں فٹ

گہری کھائی میں جا گرے گی لیکن عمران کے سب ساتھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اسٹیئرنگ عمران کے ہاتھ میں ہے اور واقعی عمران انتہائی ماہرانہ انداز میں مسلسل جیپ ڈرائیو کر رہا تھا۔

اسٹیئرنگ اس کے ہاتھ میں کسی کھلونے کی طرح گھوم رہا تھا۔ اس قدر خطرناک ڈرائیونگ کے دوران بھی عمران کی زبان اسی انداز میں چل رہی تھی جیسے وہ کسی خطرناک راستے پر جیپ چلانے کی بجائے کسی ہائی وے پر ڈرائیونگ کر رہا ہو۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً نو گھنٹے گزر چکے تھے۔ درمیان میں تین مرتبہ انہوں نے تھوڑی دیر آرام بھی کیا تھا کیونکہ جیپ مسلسل اچھل رہی تھی اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جیپ کی بجائے مسلسل کھلتے اور بند ہوتے ہوئے کسی طاقتور سپرنگ پر بیٹھے ہوئے ہوں۔

''عمران صاحب۔ آخر یہ راستہ کب ختم ہو گا۔ یہ راستہ تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتا جا رہا ہے''...... اچانک صدیقی نے کہا۔

''چلو اسی بہانے ہمیں شیطان کی آنت کی لمبائی کا بھی علم ہو جائے گا کہ آخر یہ کہاں جا کر ختم ہوتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

''جیپ کی مسلسل اچھل کود نے ہم سب کی ہڈیاں ہلا کر رکھ دی ہیں''...... خاور نے کہا۔

"جیب میں طاقتور اسپرنگ لگے ہوئے ہیں۔ ان سپرنگوں کی وجہ سے ہم محفوظ ہیں ورنہ جس طرح سے جیپ اچھل کود کر رہی ہے اب تک واقعی ہماری ہڈیوں کے نجانے کتنے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔ اس اچھل کود کا کوئی اور فائدہ ہو نہ ہو ایک فائدہ ضرور ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا فائدہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہوسکتا ہے اسپرنگوں کی اچھل کود کی وجہ سے ہماری ہڈیوں میں بھی اتنی لچک آ جائے کہ یہ بھی اسپرنگوں کی طرح کام کرنا شروع کر دیں پھر ظاہر ہے ہم بھاگیں گے بھی تو اسپرنگ نما ہڈیاں ہمیں کئی کئی فٹ اونچا اچھال دیں گی پھر ہمیں ٹارگٹ پر پہنچنے میں دیر نہ لگے گی۔ ہم اسپرنگ نما ہڈیوں پر جیپوں اور اسپورٹس کاروں سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے بھاگ سکیں گے بلکہ اُڑتے ہوئے ٹارگٹ پر پہنچ جائیں گے"...... عمران کی زبان چل پڑی تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تو پھر اس طرح ہڈیوں کو اسپرنگ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم کسی ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرو تا کہ وہ تمہاری ہڈیوں کی جگہ تمہارے جسم میں اسپرنگ ہی فٹ کر دے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھ اکیلے نے اپنی ہڈیوں میں اسپرنگ لگوا لئے تو پھر تمہیں بھاگ کر مجھے پکڑنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب

ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں تمہارے پیچھے بھاگتی رہتی ہوں جو تم بھاگ کر مجھ سے آگے نکل جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"تم میرے پیچھے بھاگو نہ بھاگو لیکن مجھے تو تمہارے آگے بھاگنا ہی پڑتا ہے نا"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ یہاں کوئی موجود ہے"...... اچانک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ جیپ اس وقت بلند راستے پر دوڑ رہی تھی اور کچھ دور جا کر انتہائی گہرا نشیب تھا۔ خاور کی بات سن کر عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"کون ہے۔ کہاں پر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ نیچے نشیب میں کوئی آدمی موجود ہے"...... خاور نے کہا۔

"آدمی۔ کیا مطلب۔ اس خطرناک علاقے میں بھلا کسی آدمی کی موجودگی کا کیا جواز ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے جیپ روک دی۔

"تمہیں خواب تو نہیں آنے شروع ہو گئے"...... صدیقی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صدیقی۔ میں سائیڈ سے نیچے دیکھ رہا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو تیزی سے دوڑ کر ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر بڑے ماہرانہ انداز میں دوسری بڑی چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے۔ فوری طور پر میرے شعور میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ جو چیز حرکت کر رہی ہے وہ آدمی ہے لیکن اب میرے شعور میں اس کی تصویر ابھر آئی ہے۔ وہ واقعی کوئی آدمی ہی ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہے اور اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا"...... خاور نے انتہائی بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں یہ وہی جگہ ہوسکتی ہے جہاں وہ فیکٹری موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کا کوئی گروپ موجود ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تب پھر بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے۔ اگر ہم براہ راست وہاں گئے تو یہ لوگ ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں"...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس صورت حال میں جیپ کے ذریعے آگے جانا ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ وہ کسی چٹان کی اوٹ سے جیپ پر میزائل فائر کر سکتے ہیں اس لئے اب ہم جیپ کے ذریعے اس راستے پر آگے نہیں بڑھ سکتے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب ہمیں جیپ سے اتر کر بکھر کر نیچے جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ جیسے خاور نے ایک آدمی کی حرکت چیک کی ہے لامحالہ انہوں نے بھی جیپ کو رکتے ہوئے چیک کر لیا ہو گا اور اگر جیپ نیچے نہیں جاتی تو وہ اور زیادہ الرٹ ہو جائیں گے اور نجانے وہ کہاں کہاں چھپے ہوئے ہوں۔ انہوں نے اچانک ہم پر فائرنگ کھول دی تو نقصان ہمارا ہی ہو گا کیونکہ وہ نیچے سے ہمیں آسانی سے چیک کر سکتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم سب بکھر کر اور چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے کی طرف جاؤ میں انہیں ڈاج دینے کے لئے جیپ لے کر آگے جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایسی صورت میں وہ تمہاری جیب کو میزائل سے بھی تو ہٹ کر سکتے ہیں"...... عمران کی بات سن کر جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تنویر تو ہمارے ساتھ ہے نہیں ورنہ میں اسے ہی جیپ سمیت آگے روانہ کر دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"نہیں۔ ہم سب بغیر جیپ کے نیچے جائیں گے"...... جولیا نے حتمی لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے"...... نعمانی نے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب۔ آپ جیپ کو نیچے لے جاتے ہوئے اس انداز میں کسی چٹان کے پیچھے لے جائیں جیسے جیپ خراب ہوگئی ہو یا پھنس گئی ہو۔ اس کے بعد آپ بھی جیپ سے اتر کر نیچے آئیں جبکہ اس دوران ہم کافی نیچے پہنچ چکے ہوں گے اور پھر جو ہوگا دیکھ لیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی درست طریقہ ہے۔ میں جیپ آہستہ آہستہ آگے بڑھاتا ہوں اور کھائی سے ہٹ کر پہاڑی کے ساتھ ساتھ چلتا ہوں تم ایک ایک کر کے نیچے اتر جانا اور سن لو کہ ہم نے ان میں سے کم از کم ایک کو زندہ پکڑنا ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جیپ پہاڑی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھانا شروع کی تو وہ سب اسلحہ لے کر ایک ایک کر کے جیپ سے اترتے چلے گئے۔ اور پھر جولیا، صدیقی اور نعمانی دائیں طرف کو بڑھنے لگے جبکہ خاور بائیں طرف کو۔

چند لمحوں میں ہی وہ چٹانوں کی اوٹ کی وجہ سے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کی نظروں سے اوجھل ہو گئے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ انہیں وہاں تک پہنچنے میں جہاں خاور نے حرکت دیکھی تھی مزید دس منٹ لگ جائیں گے اس لئے وہ آگے بڑھاتا رہا تاکہ نیچے موجود مخالف ایجنٹ جیپ کی طرف متوجہ رہیں اور اس کے ساتھیوں کی نقل وحرکت کو چیک نہ کرسکیں۔

چوٹی پر پہنچ کر جب جیپ نیچے نشیب میں جانے لگی تو باوجود

کوشش کے جیپ کی رفتار خودبخود بڑھ گئی تھی اور پھر ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ کس طرح اور کس انداز میں جیپ کو روکے کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ کوئی چیز جیپ سے ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے تاریک چادر ڈال دی ہو اور آخری احساس اس کے ذہن میں جو ابھرا وہ یہ تھا کہ اس حالت میں بے ہوش ہونے کا مطلب یقینی ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے ایسا ہی روشنی کا ایک نقطہ عمران کے دماغ میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر عمران نے بیک وقت آنکھیں کھول دیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن منجمد سا رہا لیکن پھر یکلخت جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام حالات فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ حیرت سے اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ عمران نے نظریں گھمائیں تو اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ راڈز ان کے جسموں پر اس انداز میں گڑے ہوئے تھے کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کرسکتے تھے لیکن جیسے ہی عمران کی نظریں جولیا کے راڈز پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ جولیا جس کرسی پر راڈز سے جکڑی ہوئی تھی

وہ قدرے کھلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس بات پر شاید انہیں راڈز میں جکڑنے والوں نے غور نہ کیا تھا۔ جولیا کے جسم پر موجود راڈز میں قدرے خلا تھا اور اگر وہ ہوش میں آ جاتی تو وہ بڑے اطمینان کے ساتھ خود کو ان راڈز سے باہر نکل سکتی تھی لیکن سب ساتھیوں کی گردنیں اور جسم لٹکے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بے ہوش تھے۔

عمران اپنے آپ کو صحیح سلامت اور زندہ دیکھ کر حیران تھا اور اس نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو چلتی ہوئی جیپ کس پوزیشن میں تھی۔ اس کو ابھی تک واقعی یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کیسے اس انداز میں بچ گیا کہ جسم میں ٹوٹ پھوٹ تو ایک طرف اسے کوئی معمولی سی خراش تک نہ آئی تھی۔ کمرہ خالی تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بھی بند تھا۔ عمران نے اپنے جسم کو حرکت دی تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ضرور تھا لیکن راڈز کو لاکڈ نہ کیا گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان راڈز میں کوئی تکنیکی فالٹ تھا کہ یہ بند تو ہو گئے تھے لیکن لاکڈ نہیں ہوئے تھے یا پھر جس گروپ نے انہیں پکڑا تھا اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی ہمدرد موجود تھا جس نے جان بوجھ کر ان راڈز کو لاکڈ نہ کیا تھا۔ یہ تو ظاہر سی بات تھی کہ انہیں ہارڈ ماسٹرز گروپ نے ہی پکڑا تھا اور ہارڈ ماسٹرز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کون

ہمدرد ہو سکتا تھا۔ ریڈ کارٹر سے تو وہ مائیکل بن کر باتیں کرتا تھا اس نے ریڈ کارٹر کو ایسا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر سکتا ہو۔ پھر یہی ہو سکتا تھا کہ یہ راڈ تکنیکی طور پر ہی لاکڈ نہ ہوئے ہوں۔ عمران کے ذہن میں ایک اور خیال بھی آ رہا تھا کہ ممکن ہے ہارڈ ماسٹرز کے جن ایجنٹوں نے انہیں پکڑا ہو انہیں اس بات پر شک ہو کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں بھی یا نہیں اسی لئے انہوں نے انہیں اب تک زندہ رکھا ہو اور یہ بھی ممکن تھا کہ انہوں نے جان بوجھ کر راڈز لاکڈ نہ کئے ہوں تاکہ وہ یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکیں اور خود کو محفوظ سمجھ کر اس انداز میں بات چیت کرنا شروع کر دیں جس سے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ظاہر ہوتا ہو اور اس کے لئے انہوں نے لازماً یہاں کوئی مائیکرو فون یا مانیٹرنگ کے لئے آلات لگائے ہوئے ہوں۔ یہ بات عمران کے ذہن میں چپک سی گئی۔ اسے اسی بات میں وزن محسوس ہو رہا تھا کہ ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹ انہیں جان بوجھ کر ایسا موقع دے رہے ہیں تاکہ وہ کسی طرح سے ان سے حقیقت معلوم کر سکیں۔

راڈز چونکہ لاکڈ نہ تھے اس لئے عمران نے دونوں بازو راڈز سے باہر نکالے اور پھر راڈز پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنے جسم کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے قلابازی کھا کر ایک جھٹکے سے کرسی کے سامنے فرش پر آزاد حالت میں کھڑا تھا۔ اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں لیکن جیبیں مکمل طور پر خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی کلائی پر موجود گھڑی

بھی غائب تھی۔ وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے باہر سے قدموں کی تیز آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں۔ قدموں کی آوازوں سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والے دو افراد ہیں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ دوسرا آدمی بھی اس کے پیچھے اندر آ رہا تھا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ کہاں گیا“...... پہلے اندر آنے والے نے کہا۔ اس کی نظریں ظاہر ہے اس کرسی پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران کو جکڑا گیا تھا اور جو اب اسے خالی نظر آ رہی تھی۔

”کیا ہوا ہارٹن“...... اس کے عقب میں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی عمران کے جسم میں جیسے بجلی سی بھر گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ آنے والی یقیناً ہارڈ ماسٹر کی ٹاپ برج ایجنٹ مرجینا ہے۔ اسی لمحے عمران حرکت میں آ گیا کیونکہ بہرحال وہ دو تھے اور ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ بھی تھا۔ عمران نے آگے موجود آدمی جسے ہارٹن کہا گیا تھا، کی گردن میں یکلخت ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا جبکہ نوجوان لڑکی جو اس دوران اس کی جگہ پر پہنچ گئی تھی کے سنبھلنے سے پہلے ہی عمران نے یکلخت جھپٹ کر اسے بازو سے پکڑ کر گھما کر اپنے قریب کھینچا۔ عمران نے ایک بازو اس کی گردن

میں ڈال دیا تھا اور دوسرے لمحے اسے دھکیلتے ہوئے آگے کی طرف آ گیا لیکن اس سے پہلے کہ عمران گردن والے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر لڑکی کو بے ہوش کرتا۔ اچانک لڑکی کی دونوں کہنیاں پوری قوت سے عمران کے پہلوؤں پر اس انداز میں پڑیں کہ عمران کی گرفت اس پر ختم ہو گئی اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے دیوار سے جا لگا۔

عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا سانس رک گیا ہو اور عمران کے پیچھے ہٹتے ہی اس لڑکی نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پوری قوت سے عمران کے سینے پر زوردار مکا مارنے کی کوشش کی لیکن ایک لمحے میں ہی عمران سنبھل چکا تھا۔ وہ یکلخت خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح نیچے بیٹھ گیا۔ اس لڑکی نے عمران کو نیچے بیٹھتا دیکھ کر اپنا ہاتھ روکنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ فضا میں اڑتی ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر ایک دھماکے سے جا گری۔

عمران نے نیچے بیٹھتے ہی یکلخت اچھل کر اسے دونوں ہاتھوں سے ایک زوردار جھٹکا دے کر پیچھے کی طرف اچھال دیا تھا۔ اسے اچھال کر عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا تا کہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اسے بے کار کر دے لیکن وہ لڑکی بہرحال عمران کی توقع سے کہیں زیادہ تیز، پھرتیلی اور لڑائی کے فن میں ماہر تھی۔ ابھی عمران اس کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس لڑکی کا جسم فضا

میں اچھل کر کسی پھرکی کی طرح گھوما اور عمران کے پہلو پر اس کی گھومتی ہوئی لات اس قدر بھرپور انداز میں پڑی کہ عمران جیسا شخص بھی ضرب کھا کر اڑتا ہوا دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور عمران کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔ لڑکی نے جو سینڈل پہنی ہوئی تھی اس کی ایڑی خاصی بڑی اور نوکیلی تھی جو عمران کو اپنے پیٹ میں خنجر کی طرح گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

عمران دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ وہ لڑکی انتہائی حیرت انگیز انداز میں قلابازی کھا کر عمران کے قریب فرش پر اس انداز میں اُڑتی ہوئی آ کر گری کہ اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے عمران کی ناف پر لگیں اور اس بار پھر عمران کو اس لڑکی کی سینڈل کی ایڑیاں خنجروں کی طرح اپنے پیٹ میں گھستی ہوئی محسوس ہوئیں اور عمران کے منہ سے بے اختیار اوہ کی آواز نکل گئی۔ وہ لڑکی واقعی بے حد ماہر فائٹر معلوم ہو رہی تھی۔

اس لڑکی نے پہلی ضرب لگاتے ہی دونوں ٹانگیں ایک بار پھر اٹھائیں تاکہ دوبارہ ضرب لگا سکے اور اگر دوسری بھرپور ضرب عمران کو لگ جاتی تو عمران یقیناً ناکارہ ہو جاتا لیکن اس طرح دونوں ٹانگیں اٹھا کر عمران کے سینے پر مارنا شاید اس کی اس لڑائی میں پہلی غلطی تھی یا اس کے مقابل عمران تھا جو پہلی بھرپور ضرب کھانے کے باوجود سنبھل گیا تھا۔

اس لڑکی کی پہلی ضرب کھاتے ہی عمران کا اوپر کا جسم اس طرح

اوپر کو اٹھا کہ اس کی دونوں ٹانگیں سیدھی ہو گئیں اور عین اسی وقت اس لڑکی نے ایک بار پھر دونوں ٹانگیں اوپر اٹھا کر عمران کو دوسری ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ اس لڑکی کے حلق سے نکلنے والی گھٹی گھٹی چیخ اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکنے کی آواز سے گونج اٹھا۔ وہ اچھل کر پہلو کے بل فرش پر گری اور پھر پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی۔

عمران اس کی اوپر کو اٹھتی ہوئی دونوں ٹانگوں کو دھکیلتا ہوا ایک زوردار جھٹکے سے آگے کو جھکتا چلا گیا اور اس سے پہلے کہ وہ لڑکی سنبھلتی عمران نے اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے فرش پر لگا کر اپنے جسم کا پورا وزن اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر ڈال کر ایک زوردار جھٹکا دیا تھا اور اسی جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ بھی نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکنے کی آواز بھی سنائی دی تھی اور یہ آواز سنتے ہی عمران کے جسم نے قلابازی کھائی اور اس کا جسم فضا میں گھومتا ہوا ایک دھماکے سے اس لڑکی کے سر کے پیچھے فرش پر سیدھا جا گرا جبکہ اس لڑکی کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگیں واپس فرش پر ایک دھماکے سے گریں۔

وہ لڑکی ایک لمحے کے لئے معمولی سی تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی جبکہ عمران فرش پر پشت کے بل پڑا اس انداز میں لمبے لمبے سانس

لے رہا تھا جیسے میلوں دور سے دوڑتا ہوا آیا ہو۔ اس کے پیٹ میں شدید اینٹھن سی ہو رہی تھی اور یہ اس ضرب کا نتیجہ تھا جو اس لڑکی نے اس کی ناف پر دونوں ٹانگوں کی مدد سے لگائی تھی۔ چند لمحوں بعد جب یہ اینٹھن ختم ہو گئی تو عمران کا جسم سمٹا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔

اب فرش پر مرد اور لڑکی دونوں ہی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ پہلا آدمی ہارٹن ابھی تک ویسے ہی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جس حالت میں عمران کی ضرب کھا کر وہ گرا تھا اور عمران جانتا تھا کہ وہ اب تک مر چکا ہو گا کیونکہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اس انداز میں اچھالا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور چونکہ اس کے اس بل کو فوری طور پر درست نہیں کیا گیا تھا اس لئے وہ سانس گھٹ جانے کی وجہ سے اب تک ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی مڑا اور اس نے جھک کر اس لڑکی جس سے اس کی انتہائی خوفناک فائٹ ہوئی تھی، کے ناک کے پاس ہاتھ رکھ کر اس کا سانس چیک کیا۔

دوسرے لمحے وہ سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ لڑکی صرف بے ہوش تھی۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی تو اسے یہ اندازہ بھی ہو گیا کہ لڑکی کو کسی بھی وقت اور جلد ہی ہوش آ سکتا ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ ہوش میں آنے کے باوجود یہ لڑکی اس وقت تک حرکت میں نہ آ سکتی تھی

جب تک اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کو ایڈجسٹ نہ کر دیا جائے اور عمران اس کے ہوش میں آنے پر اس سے بات چیت کر سکتا تھا۔

عمران نے ایک بار پھر جھک کر اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر اس کرسی پر لے جا کر ڈال دیا جہاں پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب سوئچ کی طرف بڑھ گیا جہاں سرخ رنگ کے بٹنوں کی ایک قطار بھی موجود تھی۔ عمران نے ان بٹنوں کو چیک کیا تو ان بٹنوں کے نیچے سے گزرنے والے تار ایسی پوزیشن میں تھے جیسے انہیں توڑ کر پھر سے جوڑا گیا ہو اور ان تاروں کو جوڑنے والے نے بے خیالی میں تاروں کو جوڑنے میں کاہلی دکھائی ہو اور جلد بازی میں وہ راڈز لاکڈ کرنے والے تاروں کو غلط جوڑ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بظاہر راڈز بند تو ہو جاتے تھے لیکن پوری طرح سے لاکڈ نہ ہوتے تھے اور یہ کام ظاہر ہے کوئی ایسا ہی آدمی کر سکتا تھا جو الیکٹریشن کا کام نہ جانتا تھا اور اس نے اندازے سے ہی ٹوٹے ہوئے تاروں کے رنگوں کو دیکھ کر ایک دوسرے سے جوڑ کر ان پر ٹیپ لگا دی تھی اور انہیں بٹنوں کے نیچے صحیح طور پر ایڈجسٹ بھی نہ کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ تار اور ان کے غلط کنکشن جلد ہی عمران کی نظروں میں آ گئے اور یہ عمران کو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے قدرت کی طرف سے غیبی امداد ہی محسوس ہو رہی تھی ورنہ ان نئے اور ہارڈ راڈز سے خود کو نجات

دلانے کے لئے شاید کوئی بھی طریقہ اس کے ذہن میں نہ آ سکتا تھا۔

عمران نے تیزی سے ٹیپ کھول کر ان تاروں کو اصل پوائنٹس کے ساتھ جوڑا اور پھر انہیں ایڈجسٹ کر کے ان پر دوبارہ سے ٹیپ لپیٹ دیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کرسی کے راڈز اس کی پشت کی سیٹ میں غائب ہو گئے جس پر پہلے عمران بیٹھا ہوا تھا اور اب وہ لڑکی پڑی ہوئی تھی جس نے عمران کے ساتھ فائٹ کی تھی۔ عمران مڑا اور پھر کرسی کے قریب جا کر اس نے جھک کر اس آدمی ہارٹن کو بھی اٹھایا اور اسے کرسی پر ڈال کر اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ وہ راڈز کے بغیر بھی کرسی سے نیچے نہ گر سکے اور پھر واپس جا کر اس نے وہی بٹن دوبارہ آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی راڈز ایک بار پھر نمودار ہو گئے۔ عمران نے راڈز بند کیا تو اس بار راڈز فوراً لاکڈ ہو گئے۔ اس آدمی کو راڈز والی کرسی پر جکڑ کر عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کو چیک کرنا شروع کر دیا جسے ہارٹن کہہ کر اس لڑکی نے اسے پکارا تھا۔ وہ آدمی واقعی سانس رک جانے کی وجہ سے مر چکا تھا۔ عمران نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی تو اس کی ایک جیب سے اسے مشین پسٹل مل گیا۔

عمران نے وہ مشین پسٹل نکالا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اب تک کسی کے اندر نہ آنے کا

مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ یہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے لیکن پھر بھی اس نے چیکنگ کرنا ضروری سمجھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگانے کے بعد واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔

عمران نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر چیک کی تو اس کے نچلے خانے میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر صدیقی کے قریب آ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور ایک ہاتھ سے صدیقی کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور بوتل کا دہانہ اس کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال کر اس نے بوتل کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر جیسے ہی پانی صدیقی کے حلق سے نیچے اترا چند لمحوں بعد ہی صدیقی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے نیچے فرش پر رکھا اور دروازے کے ساتھ دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد صدیقی نے آنکھیں کھول دیں اور اس کا جسم تن سا گیا۔

''صدیقی ہوش میں آؤ''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو صدیقی کی کھلی ہوئی آنکھوں میں یکلخت شعور کی چمک ابھر آئی۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا ہے''...... صدیقی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اسی لمحے عمران نے راڈز والا بٹن آف کر دیا تو

کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صدیقی کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور عمران ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اب اٹھ کر حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''پہلے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر بات ہو گی''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے صدیقی کو بتا دیا کہ سب کے منہ میں پانی ڈال کر انہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے تو صدیقی سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کام میں مصروف ہو گیا جبکہ عمران کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم میں گو پہلے جیسی اینٹھن تو نہ ہو رہی تھی لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ تکلیف ابھی باقی تھی۔

''صدیقی۔ پانی دو''...... عمران نے کہا تو صدیقی جو اب سب سے آخر میں موجود جولیا کے منہ میں پانی ڈالنے لگا تھا ایک جھٹکے سے پانی کی بوتل اٹھائے عمران کی طرف بڑھا۔

عمران نے اس سے پانی لیا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگائی اور پانی پینا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے بوتل ہٹا دی۔ صدیقی بوتل لے کر واپس جولیا کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب ایک ایک کر کے سب نہ صرف ہوش میں آ گئے بلکہ صدیقی نے عمران کی ہدایات کے مطابق انہیں راڈز سے بھی رہائی دلوا دی تو وہ سب عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ صدیقی نے انہیں عمران کی حالت کے بارے میں بتا دیا تھا۔

''ان سب نے ہمیں مارک کر لیا تھا اور پھر انہوں نے ہمارے گرد گیس کیپسول فائر کرنا شروع کر دیئے تھے۔ ہم نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ کیا تم بھی ایسے ہی بے ہوش ہوئے تھے اور یہ کون سی جگہ ہے اور تم راڈز والی کرسی سے آزاد کیسے ہو گئے''...... جولیا نے ایک ہی سانس میں مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر لڑکی سے فائٹ ہونے اور صدیقی کو ہوش دلانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

''تمہیں چوٹ تو نہیں لگی''...... ساری تفصیل سن کر جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ البتہ کافی عرصہ بعد ایک اچھی فائٹر سے فائٹ ہوئی تھی لیکن بے چاری جلد ہی چیں بول گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ دونوں کون ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہ لڑکی مرجینا ہو سکتی ہے۔ اس کی آواز مجھے جانی پہچانی سی محسوس ہوئی تھی بہرحال یہ کون ہے اس کے بارے میں اب یہ خود ہی بتائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ اس حالت میں ہے کہ اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ زندہ ہے۔ عورت زاد ہونے کی وجہ سے میں نے

اسے زیادہ چوٹ نہیں پہنچائی صرف اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکائے ہیں تاکہ یہ ناکارہ ہو جائے اور بس۔ جولیا تم کرسی لے کر میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ باقی ساتھی باہر پہرہ دیں گے۔ ہم ایک قصبے کی رہائش گاہ میں موجود ہیں اور میرے خیال میں یہ کارزا قصبہ ہے۔ یہاں ایک کمرے میں ہمارا سامان بھی موجود ہے اور ہماری جیپ بھی رہائش گاہ کے گیراج میں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ وہی مرجینا گروپ ہو اس لئے کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ تم سب پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہو''...... عمران نے کہا۔

''یہاں فون بھی تو ہوسکتا ہے۔ اگر کسی کا فون آ گیا اور کسی نے جواب نہ دیا تو''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ فون تو یہاں موجود ہے اور میں نے اس لڑکی کی آواز تو سنی ہے لیکن یہ مرجینا ہے یا نہیں یہ کنفرم نہیں ہے بہرحال فون تم یہاں میرے پاس رکھ دو''...... عمران نے کہا تو صدیقی اور باقی ساتھی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی خالی کرسی اٹھا کر لے آئی اور عمران کے قریب لا کر اس نے اسے رکھ دیا۔

''لگتا ہے تمہیں گہری چوٹ لگی ہے۔ تمہارے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ سچ بتاؤ۔ اب تم پوری طرح ٹھیک ہو نا''...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اسے ہوش میں لاؤ۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے موجود لڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے قریب جا کر دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صدیقی ایک فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا پھر وہ تیسری خالی کرسی اٹھا لایا اور اسے عمران کی کرسی کی سائیڈ پر رکھ کر اس نے اس پر فون پیس رکھا اور پھر فون کا سلسلہ سائیڈ پر دیوار میں موجود فون ساکٹ کے ساتھ جوڑ کر وہ واپس چلا گیا۔ اس دوران اس لڑکی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جولیا پیچھے ہٹی اور واپس عمران کے پاس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور پھر ٹون چیک کر کے اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اس لڑکی کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں تیز حرکت سی پیدا ہوئی لیکن یہ حرکت صرف اوپر والے جسم تک ہی محدود رہی۔ اس کی دونوں ٹانگیں قطعی طور پر بے حس و حرکت رہیں اور اس کے چہرے پر یکلخت شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے اور اس کے ساتھ ہی وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کک کک کون ہو تم۔ تم نے مجھے کیسے بے کار کر دیا۔ مجھے جسے بڑے سے بڑا لڑاکا آج تک انگلی

نہیں لگا سکا اور تم نے مجھے ناکارہ کر دیا ہے۔ یہ کیسے ہوا۔ کون ہو تم''...... اس لڑکی نے حیرت، نفرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''تعارف کا درست انداز یہ ہوتا ہے کہ تعارف پوچھنے والا سب سے پہلے اپنا تعارف کراتا ہے اس لئے تم اپنا تعارف کراؤ تو پھر مجھے بھی اپنا تعارف کرانے میں کوئی عار نہ ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ لیکن تم تو گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اور پھر تم سب کو طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے مگر اس کے باوجود نہ صرف تم ہوش میں آ گئے بلکہ تم ان راڈز کی گرفت سے بھی آزاد ہو گئے۔ میرے اور ہارٹن کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے ہم اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوئے تھے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ ایسا تو ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... اس لڑکی نے اپنے آپ سے باتیں کرنے کے انداز میں کہا۔ وہ خود ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی جواب بھی دے رہی تھی۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم مرجینا ہو۔ ہارڈ ماسٹرز کی ماسٹر مائنڈ اور ہارڈ برج۔ ویسے اب میں تمہیں پہچان گیا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں مرجینا ہوں لیکن تم نے یہ سب کیسے کیا۔ تم نے

مجھے جس انداز میں بیکار کیا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ تم تو خوفناک ضرب کھا کر بے کار ہو چکے تھے لیکن اس کے باوجود تمہارے جسم نے تیزی سے حرکت کی اور تم نے مجھے سپر کراس لگا کر بے کار کر دیا۔ مجھے تو اس پر یقین ہی نہیں آ رہا''...... مرجینا کا ذہن ابھی تک حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا اور اس کی اصل وجہ بھی تھی کیونکہ جس انداز میں عمران نے دفاع کیا تھا وہ سوائے عمران کے اور شاید کوئی کر ہی نہ سکتا۔

''میں تو کیا میرا کوئی بھی ساتھی اگر تم سے لڑتا تو شاید مجھ سے زیادہ جلدی تمہیں بے کار کر دیتا''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو تمہاری ناف پر مخصوص ضرب لگائی تھی۔ اس خوفناک ضرب کے بعد تو بڑے سے بڑا فائٹر بھی ختم ہو جاتا ہے''...... مرجینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم نے ایسی ہی ضرب لگائی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا''...... عمران نے جواب دیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

''اس کے منہ میں رومال ڈال دو۔ جلدی''...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے مرجینا کی طرف بڑھ گئی۔ ادھر گھنٹی مسلسل وقفے وقفے سے بج رہی تھی لیکن عمران نے اس وقت تک رسیور نہ اٹھایا جب تک جولیا نے مرجینا کے منہ میں

رومال نہ ڈال دیا۔

''یس''...... عمران نے رسیور اٹھا کر مرجینا کے لہجے میں کہا۔

''مرفی بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں مرجینا بول رہی ہوں مرفی۔ کیا بات ہے''...... عمران نے مرجینا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مرجینا کے چہرے پر جیسے زلزلہ سا آ گیا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور چہرے کے اعصاب اس طرح لرزنے لگے جیسے ان میں طاقتور بجلی کا کرنٹ دوڑ رہا ہو۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس کی آواز اور لہجے کی اس حد تک کامیاب نقل کر لے گا کہ مرفی بھی اسے نہ پہچان سکے گا۔

''مادام۔ آپ سپیشل پوائنٹ پر جاتے ہوئے ٹرانسمیٹر ساتھ نہیں لے گئی تھیں۔ باس جاگوڈا کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔ فون نہیں اس لئے باس جاگوڈا نے مجھے یہاں ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے کہ میں آپ سے معلوم کر کے انہیں بتاؤں کہ جس گروپ کو وہ سپیشل پوائنٹ پر چھوڑ کر آئے تھے اس کا کیا ہوا''...... دوسری طرف سے مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے کہہ دو کہ وہ ہلاک کئے جا چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا ان کا میک اپ واش ہو گیا تھا۔ کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے یا پھر ایکریمین تھے۔ باس تو بتا رہے تھے کہ انہوں نے بہت

کوشش کی تھی لیکن کسی میک اپ واشر، سپیشل کریموں اور لوشنوں کے استعمال کے باوجود ان کے میک اپ واش نہیں ہو سکے تھے اس لئے آپ کو خود وہاں جانا پڑا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ساری بات سمجھ گیا۔

''ایسی بات نہیں ہے مرفی۔ میں نے ان کے میک اپ میک واش کر دیئے ہیں۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھے۔ جاگوڈا سے کہو کہ وہ سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جائے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ اکیلے آئیں یا اپنے گروپ کو لے کر''...... مرفی نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی اسے گروپ ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فی الحال وہ اکیلا ہی آئے لیکن جلدی''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''تم باہر جا کر ساتھیوں کو کہہ دو کہ جاگوڈا آ رہا ہے وہ محتاط رہیں اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آئیں''...... عمران نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی اور عمران نے اٹھ کر سامنے بیٹھی ہوئی مرجینا کے منہ سے رومال کھینچ لیا تو مرجینا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

عمران واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

''اب تم بتاؤ مرجینا کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو عمران۔ بے حد حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ کوئی میری آواز اور لہجے کی اس حد تک کامیاب نقل بھی کر سکتا ہے۔ اگر میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ نہ دیکھا ہوتا اور اپنے کانوں سے نہ سنا ہوتا تو میں مر کر بھی اس بات پر یقین نہ کرتی''...... مرجینا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب معمولی سی باتیں ہیں مرجینا۔ جو میں نے پوچھا ہے تم مجھے اس کا جواب دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم تو گیس سے بے ہوش تھے اور پھر تمہیں طویل بے ہوشی کا انجکشن بھی لگایا گیا تھا تاکہ تم طویل عرصے تک ہوش میں نہ آ سکو لیکن تم نہ صرف خود بخود ہوش میں آ گئے بلکہ تم نے راڈز کی گرفت سے بھی آزادی حاصل کر لی۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا تم واقعی جادوگر ہو''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کچھ زیادہ جاننے والے کو بھی جادوگر کہا جاتا ہے مادام مرجینا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کی کیمیائی ماہیت سے تم واقف نہیں ہو۔ میں واقف ہوں۔ اس گیس کے اثرات کے دوران اگر

طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا جائے تو نہ صرف گیس کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں بلکہ طویل بے ہوشی کے انجکشن کا بھی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ ایک لحاظ سے یہ انجکشن لگا کر تم نے ہمیں ہوش میں لے آنے کی خود ہی راہ خود ہموار کر دی۔ باقی کام میری ذہنی مشقوں نے کر دیا اور میں اپنے ساتھیوں سے پہلے ہوش میں آ گیا۔ اب رہ گئی بات راڈز سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی تو یہ تمہارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے ہوا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ان بٹنوں اور کھلے ہوئے راڈز کے بارے میں اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ تو اس وجہ سے تم راڈز والی کرسی سے آزاد ہو گئے تھے''...... مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور یہ پوری تفصیل میں نے اس لئے تمہیں بتا دی ہے تاکہ تم میرے سوالوں کے جواب دے سکو''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خوش قسمتی کے سہارے بچ نکلے ہو۔ بہرحال اب میری بات غور سے سن لو۔ میں نے زندگی میں پہلی بار فائٹنگ میں کسی سے شکست کھائی ہے اور شکست بھی اس قسم کی کہ میرا نچلا جسم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے کار ہو گیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے ابھی میرے سامنے مرفی سے جو بات چیت کی ہے اس سے تمہارا خیال ہو گا کہ تم نے جاگوڈا کو احمق بنا لیا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ جاگوڈا اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ لیا

ہے‘‘...... مرجینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’سنو مرجینا۔ تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے مہرے صرف کھسکے ہیں ٹوٹے نہیں اس لئے اگر تم مجھ سے تعاون کرو تو میں تمہیں درست بھی کر سکتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں چاہوں تو تمہارے لاشعور سے سب کچھ خود ہی معلوم کر سکتا ہوں‘‘...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ تم کچھ بھی کر لو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ یہ میرا آخری اور قطعی فیصلہ ہے‘‘...... مرجینا نے کہا۔

’’تو تم میرے ہاتھوں مرنا چاہتی ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ میں تمہاری گرفت میں ہوں۔ تم چاہو تو مجھے مار دو۔ تم نے پہلے ہی میرے منگیتر کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں تم سے اس کی ہلاکت کا انتقام لینا چاہتی تھی لیکن میری بدقسمتی کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ اب چونکہ میں تمہاری قید میں ہوں اور میرا جسم بے کار ہو چکا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو۔ مجھے اب مرنے کا کوئی افسوس نہیں ہے‘‘...... مرجینا نے سپاٹ لہجے میں کہا

’’او کے۔ تمہاری مرضی‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور س کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ یہ خنجر اس نے اسی عمارت کی ایک الماری سے نکالا تھا۔

’’میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا لیکن پہلے میں تمہارا

ایک ایک ریشہ الگ کروں گا۔ تم اب اپنی مرضی سے مر بھی نہیں سکتی کیونکہ میں نے تمہارے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول نکال کر پھینک دیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔ اس نے واقعی راڈز والی کرسی پر جکڑ کر اس کا منہ کھول کر اس کی داڑھ میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول نکال کر پھینک دیا تھا۔

’’تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو تو کر دو۔ اب تو میں شکست تسلیم کر ہی چکی ہوں۔ اب تمہارا جو جی چاہے کرو‘‘...... مرجینا نے کہا۔

’’میں نے تمہیں ہلاک کرنے کے لئے خنجر نہیں نکالا۔ یہ تم سے پوچھ گچھ میں میری معاونت کرے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تم جیت گئے۔ میں ہار گئی۔ آج زندگی میں پہلی بار مرجینا شکست کھا گئی ہے اس لئے اب مزید کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب تم میرے ٹکڑے کرو یا مجھے گولی مار کر ہلاک کرو۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں‘‘...... مرجینا نے مرجھائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بے حد افسردگی تھی اس کا جسم شکست کے احساس سے بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ وہ ذہنی طور پر بے حد ڈسٹرب دکھائی دے رہی تھی۔ عمران خنجر لے کر اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے مرجینا کو جھٹکا لگا اور اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

’’ارے۔ اسے کیا ہوا‘‘...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔ آگے بڑھ کر اس نے مرجینا کا سانس اور نبض چیک کی تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ وہ حیرت اور شکست کی ذہنی اذیت کی وجہ سے بے

ہوش ہوگئی تھی۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

''ارے۔ یہ کیا ہوا اسے''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شکست برداشت نہیں کرسکی۔ ذہنی اذیت کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوگئی ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ میں نے اس کے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول پہلے ہی نکال دیا تھا ورنہ شکست کے احساس سے یہ اپنے منگیتر فوسٹر کی طرح زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی ہی کر لیتی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جس نے کبھی شکست نہ کھائی ہو اس کے لئے پہلی شکست واقعی ناقابل برداشت ہوتی ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر اب کیا کرنا ہے، کیا میں اسے پھر ہوش میں لاؤں''۔ جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ پوچھا۔

''نہیں۔ اسے بے ہوش ہی رہنے دو۔ وہ جاگوڈا یہاں جائے۔ اب اس سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن اگر وہ نہ آیا تو پھر''...... جولیا نے کہا۔

''وہ لازماً آئے گا۔ اسے کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہاں کیا ہوا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر ہمیں ان کے ہیڈکوارٹر کا پتہ چل جاتا تو ہم یہاں جاگوڈا

کا انتظار کرنے کی بجائے وہاں ریڈ کر دیتے تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جاتا اور ہم اصل مشن کی طرف توجہ دے سکتے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف پولیس کمشنر آفس سے سارجنٹ بروکلے بول رہا ہوں''۔ عمران نے لہجے کو پولیس والوں جیسا بناتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ایک فون نمبر نوٹ کریں اور اس نمبر پر جو آخری کال آئی ہے اسے چیک کر کے بتائیں کہ یہ کال کس نمبر سے کی گئی ہے اور وہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر نصب ہے۔ مجھے فوراً اس کی ساری تفصیل چاہئے''...... عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ نمبر بتائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون پیس کے اوپر والے حصے پر لکھا ہوا فون نمبر دوہرا دیا۔

''یس سر۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو۔ یہ سارا کام انتہائی رازداری اور ذمہ داری سے ہونا

چاہئے۔ یہ انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے اس لئے ذرا سی بھی غلطی برداشت نہیں کی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور فون پر خاموشی طاری ہوگئی۔ جولیا خاموش بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے خالصتاً پولیس والے لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ نمبر کراس لین سٹریٹ نمبر سیون کی رہائش گاہ ریڈ پیلس میں مسٹر ڈینئل براؤن کے نام سے نصب ہے۔ کوٹھی کا فون نمبر نوٹ کر لیں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور آخر میں اس نے نمبر بھی بتا دیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح اور ذمہ داری سے چیک کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ تین بار چیک کیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"او کے۔ اب دوبارہ یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ اسٹیٹ سیکرٹ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ مجھے احساس ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مرفی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی آواز ہے جس نے پہلے یہاں کال کی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ انکوائری آپریٹر نے درست نمبر بتایا تھا۔

"مرجینا بول رہی ہوں"...... عمران نے مرجینا کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ حکم"...... مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ جاگوڈا ابھی تک کیوں نہیں پہنچا یہاں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے بتا دیا تھا مادام۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اسے دوبارہ ٹرانسمیٹر پر کال کر دوں"...... مرفی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے کہہ دو کہ وہ اب ریڈ پیلس آ جائے۔ میں بھی وہیں آ رہی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ۔ اب وہیں چلیں تاکہ یہ معاملہ جلد سے جلد ختم ہو سکے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اس کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے بے ہوش مرجینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے کوئی معلومات نہیں مل سکتی۔ جو ذہنی طور پر شکست قبول کر چکی ہو اور جسے مرنا قبول ہو اس سے بات کرنا فضول ہے''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تو پھر اسے زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جولیا نے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونجا اور بے ہوش مرجینا کے جسم کو جھٹکے سے لگے۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے کھلیں اور پھر اس نے بے نور ہوتی ہوئی آنکھوں سے جولیا اور عمران کی طرف حسرت بھرے انداز میں دیکھا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے چل پڑی اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر برآمدے میں پہنچ گئے۔ صدیقی وہیں موجود تھا جبکہ نعمانی اور خاور عقبی طرف تھے۔

''صدیقی، نعمانی اور خاور کو بلاؤ۔ اب ہم نے ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے''...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا اس لڑکی نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا ہے اور یہ فائرنگ کی آواز کیسی تھی''...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اسے جولیا کی فائرنگ کا بتا دیا۔

''تو پھر ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیسے معلوم ہوا''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... صدیقی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عقبی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں سامنے گیراج میں ان کی جیپ کے ساتھ ساتھ دو اور کاریں بھی موجود تھیں۔ یہ کاریں یقیناً مرجینا اور اس کے ساتھیوں کی تھیں۔

''ہمیں اس جیپ میں ہی سفر کرنا ہو گا تاکہ ہم وہاں سے پھر ہارڈسٹ کالونی والی کوٹھی میں جائیں اور وہاں سے اسلحہ لے کر سیدھے فیکٹری کی طرف روانہ ہو جائیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے بھی اس کی حمایت کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی، نعمانی اور خاور عقب سے فرنٹ کی طرف آ گئے۔

''اندر سے اپنا سامان اور اسلحہ وغیرہ لے لو۔ ہیڈ کوارٹر پر آسانی سے قبضہ نہ ہو سکے گا''...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران جولیا سمیت برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر صحن کے آخر میں موجود گیراج کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں جیپ اور کاریں موجود تھیں۔

سرخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سپیشل پوائنٹ بنایا گیا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جاگوڈا موجود تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جوڈی اور عقبی سیٹ پر جیگر اور راسکر بیٹھے ہوئے تھے۔

''تم نے بے حد کوشش کی تھی جاگوڈا لیکن ان افراد کا میک اپ واش نہیں ہوا تھا۔ پھر مادام مرجینا نے کیسے ان کے میک اپ واش کر لئے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے راسکر نے کہا۔

''مرجینا بے حد تجربہ کار ہے جوڈی۔ وہ ایسے لوگوں کو چیک کرنے کے بے شمار طریقے جانتی ہے اور میک اپ واش کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے''...... جاگوڈا نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی بات کی تائید کر رہے ہوں لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ڈیش بورڈ سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو

جاگوڈا نے ایک جھٹکے سے کار کو سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے اسے ایک سائیڈ پر لے جا کر روک دیا۔ سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ڈیش بورڈ کے سامنے چونکہ جوڈی بیٹھا ہوا تھا اس لئے جب تک جاگوڈا کار روکتا، جوڈی نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

''ٹرانسمیٹر مجھے دو''...... جاگوڈا نے کہا تو جوڈی نے ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھا دیا۔ جاگوڈا نے ٹرانسمیٹر لے کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ مرفی کالنگ۔ اوور''...... مرفی کی آواز سنائی دی تو جاگوڈا چونک پڑا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ کال مرجینا کی طرف سے ہو گی۔

''یس۔ جاگوڈا اٹنڈنگ یو مرفی۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے۔ اوور''...... جاگوڈا نے کہا۔

''آپ اس وقت کہاں موجود ہیں باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو جاگوڈا نے تفصیل بتا دی۔

''ابھی ابھی مادام کی کال آئی ہے باس۔ لیکن مجھے شک ہے کہ حالات کچھ مشکوک ہیں باس۔ اوور''...... مرفی نے کہا۔

''حالات مشکوک ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ اوور''...... جاگوڈا نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

''باس۔ اس بار مادام نے خود فون کیا ہے اور یہ تو میں نے

چیک کر لیا ہے کہ مادام نے فون سپیشل پوائنٹ سے ہی کیا ہے لیکن مادام نے ایک ایسی جگہ کا نام لیا ہے جس کے بارے میں انہیں معلوم ہی نہیں ہے۔ اوور''...... مرفی نے کہا۔

''کھل کر بات کرو مرفی۔ یہ تم نے کیا سسپنس پھیلا دیا ہے۔ بات بھی مرجینا کر رہی ہے اور بات بھی مشکوک ہے۔ کھل کر بات کرو۔ اوور''...... اس بار جاگوڈا نے غصیلے اور پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''باس۔ مادام نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو کہہ دوں کہ آپ ریڈ پیلس آ جائیں جبکہ وہ خود بھی وہیں آ رہی ہیں۔ اوور''...... مرفی نے کہا تو جاگوڈا بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ کیا مرجینا نے ریڈ پیلس کا نام لیا تھا۔ اوور''...... جاگوڈا نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اسی بات سے مجھے معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ آپ نے مادام مرجینا کو اپنے الگ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا ہوا ہے۔ ریڈ پیلس تو آپ کا خاص ٹھکانہ ہے جس کے بارے میں آپ نے مجھے بھی سختی سے منع کیا تھا کہ اس کے بارے میں مادام مرجینا کو کسی صورت میں علم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہاں ہمارے گودام بھی ہیں جہاں منشیات کے ساتھ ساتھ ہر قسم کا اسلحہ بھی سٹور ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ریڈ پیلس کے بارے میں آپ نے بھی مادام مرجینا کو کچھ نہ بتایا ہو گا اس کے باوجود اس کال میں مادام

نے بڑے مطمئن سے لہجے میں ریڈ پیلس کا نام لیا ہے اور اسی بات نے مجھے مشکوک کر دیا ہے۔ اوور''...... مرفی نے کہا۔

''کیا بات کرنے والی واقعی مرجینا ہی تھی۔ اوور''...... جاگوڈا نے کہا۔

''یس باس۔ اگر مادام کو ریڈ پیلس کا علم نہیں ہے تو پھر وہ کون ہو سکتی ہے جبکہ آواز مادام کی ہی تھی اس لئے یہ بات کنفرم ہونی چاہئے۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ وہاں داخل ہونے سے پہلے کنفرم کر لیں۔ اوور''...... مرفی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب میں خود سب کچھ معلوم کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل''...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے ساتھ بیٹھے راسکر کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ سب کیا ہے جاگوڈا''...... جوڈی نے پوچھا۔

''معاملات واقعی مشکوک ہیں۔ ریڈ پیلس کے بارے میں تو فوسٹر کو بھی معلوم نہ تھا پھر مرجینا اس کا نام کیسے جان سکتی ہے۔ اب ہمیں ہر حال میں پہلے وہاں چیکنگ کرنی ہو گی۔ مرجینا کو اگر ریڈ پیلس کا پتہ ہے تو پھر مجھے فوری طور پر اس کا کوئی انتظام کرنا پڑے گا۔ وہاں اگر ایک بھی چیز اس کے ہاتھ لگ گئی تو پھر مجھے ساری زندگی اس کے پیروں کے نیچے رہ کر گزارنی ہو گی اور میں ایسا کسی صورت میں نہیں ہونے دوں گا''...... جاگوڈا نے غراتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار اس کالونی کی طرف موڑ دی جہاں سپیشل پوائنٹ تھا۔ تھوڑی دور جا کر اس نے کار روک دی۔

''جوڈی۔ سائیڈ سیٹ کے نیچے سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھاؤ اور جا کر سپیشل پوائنٹ میں چار پانچ کیپسول فائر کر دو۔ جلدی کرو''...... جاگوڈا نے کہا۔

''مگر کیوں۔ وہاں تو مادام مرجینا موجود ہے''...... جوڈی نے حیران ہو کر کہا۔

''جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مرجینا کو میں خود سنبھال لوں گی لیکن شک دور کرنا بے حد ضروری ہے''...... جاگوڈا نے کہا تو جوڈی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے گیس پسٹل اٹھایا اور سیٹ بند کر کے اس نے کار کا دروازہ بھی بند کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا جسے سپیشل پوائنٹ کہا جاتا تھا۔ اس نے سائیڈ گلی میں جا کر پسٹل کا رخ اندر کی طرف کیا اور مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ پسٹل کے اندر موجود کیپسول اڑتے ہوئے اندر گرتے رہے۔ چار کیپسول فائر کرنے کے بعد اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ہوا''...... جاگوڈا نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

''اندر چار ہیوی کیپسول فائر کر دیئے ہیں''...... جوڈی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب کچھ دیر بعد ہم اندر جائیں گے''...... جاگوڈا نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے رہے۔ ان سب کے چہروں پر الجھن نمایاں تھی۔ انہیں اس لئے الجھن ہو رہی تھی کہ اپنے ہی اڈے پر وہ خود کارروائی کر رہے تھے۔ دس منٹ بعد جاگوڈا نے کار سٹارٹ کی اور وہ اسے کوٹھی کی طرف لے گیا۔ کار اس نے بڑے گیٹ کے سامنے روک دی۔

''جیگر۔ تم اوپر چڑھ کر اندر سے پھاٹک کھولو''...... جاگوڈا نے کہا تو جیگر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا وہ چونکہ ایسے کاموں میں بے حد ماہر تھا اس لئے جاگوڈا نے یہ کام اسے سونپا تھا۔

جیگر واقعی کسی پھرتیلے بندر کی طرح پلک جھپکانے میں پھاٹک پر چڑھ کر دوسری طرف اندر کود گیا تھا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جاگوڈا کار اندر لے گیا لیکن کار اندر لے جاتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ گیراج کے قریب ہی دو مرد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

''یہ کیا مطلب۔ یہ تو وہی لوگ ہیں جنہیں ہم یہاں پہنچا گئے تھے''...... جاگوڈا نے بجلی کی سی تیزی سے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو وہی ہیں''...... راسکر نے بھی کہا اور پھر جاگوڈا مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر وہ جاگوڈا کے حلق سے نکلنے

والی چیخیں سن کر بے تحاشہ اندر کی طرف دوڑ پڑے اور پھر ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی ان تینوں کے منہ سے بھی بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ اس کمرے کے فرش پر ہارٹن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی گردن پر ایسا بل واضح نظر آ رہا تھا جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا جبکہ سامنے ایک کرسی پر مرجینا لاش کی صورت میں موجود تھا جس کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔ مرجینا کی لاش دیکھ کر جاگوڈا دہل کر رہ گیا اور اس کے پیر لڑکھڑا گئے اس سے پہلے کہ وہ لہرا کر گر جاتا۔ جوڈی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

''حوصلہ کرو جاگوڈا۔ حوصلہ۔ ابھی ہم نے مادام کا انتقام بھی لینا ہے''...... جوڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی باقی افراد نے بھی جاگوڈا کو حوصلہ دینا شروع کر دیا۔ جاگوڈا کا چہرہ مرجینا کی لاش دیکھ کر جیسے پتھرا کر رہ گیا تھا پھر اچانک اسے جیسے کوئی خیال آیا۔ وہ یکلخت سیدھا ہو گیا۔

''باہر۔ باہر جاؤ۔ جلدی۔ ایک لڑکی اور ایک مرد وہاں جیپ کے پاس بے ہوش پڑے ہیں۔ باقی افراد کو بھی چیک کرو۔ وہ بھی بے ہوش ہیں۔ انہیں جلدی لاؤ یہاں''...... جاگوڈا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ جاگوڈا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد راسکر اور جوڈی کمرے میں داخل ہوئے۔

''اندر ایک کمرے میں بھی تین مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... جوڈی نے کہا۔

''تم تینوں مل کر ان سب کو یہاں لے آؤ اور ان کو یہاں پر راڈز میں جکڑ دو۔ اب مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی اس کے بعد میں ان سے ایسا انتقام لوں گا کہ مرجینا کی روح کو سکون مل جائے گا''...... جاگوڈا نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد جاگوڈا نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ مسلسل نمبر پریس کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''یس''...... کچھ دیر بعد ایک آواز سنائی دی۔

''منگرات سے جاگوڈا بول رہا ہوں چیف''...... جاگوڈا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا۔ مرجینا کہاں ہے''...... دوسری طرف سے ہارڈ ماسٹرز کے چیف نے چونک کر کہا۔

''مرجینا ہلاک ہو چکی ہے چیف۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے''...... جاگوڈا نے کہا اور پھر اس نے پہاڑیوں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے آنے اور پھر مرجینا کے یہاں آنے اور پھر اپنے یہاں دوبارہ واپس پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

''مرجینا بھی ہلاک ہو گئی۔ سیڈ۔ ریئلی سیڈ۔ یہ عمران اور اس

کے ساتھی تو واقعی ہارڈ ماسٹرز کی جان کو آ گئے ہیں۔ اب کہاں ہیں وہ اور کیا ہوا ہے ان کا''...... ہارڈ ماسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

''ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں چیف۔ مجھے چونکہ شک پڑ گیا تھا اس لئے میں نے سپیشل پوائنٹ میں داخل ہونے سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر میں نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیا ہے اور اب ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ اگر میں یہ ساری کارروائی نہ کرتا تو یہ لوگ نہ صرف ہمارے عارضی ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیتے بلکہ فیکٹری بھی تباہ کر دیتے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم نے واقعی کام کیا ہے جاگوڈا۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''چیف۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ان کے انجام تک پہنچا دوں گا تو آپ مجھے ہارڈ ماسٹرز میں لے لیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے کام کیا ہے تو پھر مجھے مرجینا کی جگہ دے دیں۔ آپ یقین رکھیں کہ میں اس سے بھی بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کروں گا۔ مرجینا کا یہاں کوئی گروپ نہ تھا۔ اس کے گروپ میں میرے ہی آدمی تھے اور مرجینا کی وجہ سے میرے کئی ساتھی مارے گئے ہیں۔ مجھے رے فیکٹری کا بھی علم ہے۔ میں یہیں رہوں گا اور ہر حال میں اس فیکٹری کی حفاظت کروں گا۔

ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی اور گروپ بھی یہاں ہو۔ مجھ میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ میں دوسرے گروپ کو بھی تلاش کر سکوں اور پھر انہیں بھی ہلاک کر سکوں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوکے جاگوڈا۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ مرجینا یا فوسٹر کی جگہ صرف تم ہی لے سکتے ہو۔ اوکے۔ تمہارا تعلق اب ہارڈ ماسٹرز سے ہے۔ تم اسی طرح سے اپنے گروپ کے ساتھ کارزا میں ہی رہو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی دوسرا گروپ آیا تو لامحالہ اس فیکٹری کی تباہی کے لئے وہ یہیں آئے گا اس لئے تمہیں اس گروپ کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور بھی اس فیکٹری کی تباہی کے لئے آئے تو تم نے اسے بھی زندہ نہیں چھوڑنا۔ اب میں فیکٹری کی حفاظت تمہارے سپرد کر رہا ہوں''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا تو جاگوڈا کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''شکریہ چیف۔ میں ہمیشہ آپ کی فرمانبردار رہوں گا۔ آپ میرے ٹاپ ایجنٹ کا سرکلر جاری کر دیں اور مین آفس انچارج مارج کو فون کر کے میرے بارے میں احکامات دے دیں تاکہ وہ باقی گروپ تک آپ کے احکامات فوری طور پر پہنچا دے اور میں مکمل طور پر ٹاپ ایجنٹ کے طور پر کام کر سکوں''...... جاگوڈا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔ لیکن اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں

کی لاشوں کا کیا کرو گے تم“...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

”جیسے آپ حکم دیں چیف۔ مجھے تو آپ کے احکامات کی تعمیل کرنی ہے“...... جاگوڈا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔تم ان کی لاشوں کو ابھی وہیں رکھو۔ میں تمہیں بعد میں فون کروں گا اور پھر بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے“...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

”یس چیف۔لیکن چیف۔ یہ لوگ ایکریمین میک اپ میں ہیں اور میں نے اور مرجینا نے بھی بے حد کوشش کی تھی لیکن ہم ان کے میک اپ واش نہیں کر سکے۔ بہرحال ہیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی“...... جاگوڈا نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ پھر تو ان کی شناخت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ یہ کیسے کنفرم ہو گا کہ یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں“...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

”چیف میرے ذہن میں ایک تجویز ہے“...... جاگوڈا نے کہا۔

”کیسی تجویز“...... ہارڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”میں ان کی لاشوں کو یہاں برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر دیتا ہوں۔ آپ پاکیشیا سے معلومات حاصل کرا لیں۔ لامحالہ وہاں ان لوگوں کے اچانک غائب ہونے پر وہ لوگ پریشان ہوں گے اور اس طرح آپ کنفرم کر سکتے ہیں اور تو کوئی صورت نہیں ہے ان کے شناخت کی“...... جاگوڈا نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ اب یہی ایک طریقہ ہے۔ اوکے۔تم انہیں برقی

بھٹی میں ڈلوا دو۔ میں پاکیشیا سے خود ہی کنفرم کرا لوں گا“...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

”اوکے چیف“...... جاگوڈا نے کہا۔

”تم اب کہاں سے بول رہے ہو“...... ہارڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”میں سپیشل پوائنٹ سے بول رہا ہوں چیف۔ آپ مارج سے کہہ دیں کہ وہ یہاں مجھ سے بات کر لے۔ میں اس دوران ان کی لاشوں کو بھی ٹھکانے لگا لوں گا اور آپ میرا نمبر بھی نوٹ کر لیں“...... جاگوڈا نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی تاکہ ہارڈ ماسٹر کہیں مارج کو اس کے باس بننے کے احکامات دینے نہ بھول جائے۔ ساتھ ہی اس نے نمبر نوٹ کرا دیا۔

”اوکے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جاگوڈا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران اس کی ساتھیوں نے چار مردوں اور ایک عورت کو کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے۔

”مبارک ہو تم سب کو“...... اچانک جاگوڈا نے کہا تو وہ سب چونک کر اس طرح جاگوڈا کو دیکھنے لگے جیسے اس کا دماغی توازن خراب ہو گیا ہو کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ مرجینا کی لاش دیکھ کر پاگل سا ہو رہا تھا اور ابھی مرجینا کی لاش وہیں پڑی تھی اور وہ انتہائی مسرت بھرے لہجے میں سب کو مبارک باد دے رہا ہے۔

''کیا ہوا۔ کیسی مبارک باد''...... جوڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جاگوڈا نے اسے ہارڈ ماسٹرز ایجنسی کا ایجنٹ بننے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوہ اوہ۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے''...... سب نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب انہیں گولیاں مار کر ہلاک کرو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو''...... جیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں ان کو آسان موت نہیں دوں گا۔ ان سب کی موت انتہائی عبرتناک ہو گی۔ اب بہرحال انہیں مرنا تو ہے ہی اس لئے اب پہلے میں اس سورما کو دیکھنا چاہتا ہوں جس نے مرجینا کو ہلاک کیا ہے''...... جاگوڈا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگوڈا نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا جیسے اسے معلوم ہوا کہ یہ کس کی کال ہو سکتی ہے۔

''جاگوڈا بول رہا ہوں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''صرف جاگوڈا نہیں بلکہ ہارڈ ماسٹر کا ٹاپ ایجنٹ جاگوڈا۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو جاگوڈا البتہ مجھے مرجینا کی موت کا سن کر بے حد صدمہ پہنچا ہے''...... دوسری طرف سے مارج نے کہا۔

''ہاں۔ اور مرجینا کی موت کا میں نے ان ایجنٹوں سے بھرپور

انداز میں انتقام لے لیا ہے اس لئے اس کی روح کو سکون مل گیا ہو گا۔ تم بتاؤ کہ تم نے گروپس کے تمام افراد کو میرے بارے میں اطلاع دے دی ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہاں۔ اور سب تمہارے ہارڈ ماسٹرز کے ٹاپ ایجنٹ بننے پر بے حد خوش ہیں۔ گریٹ ایجنٹ بن کر تم اب مجھ سے بھی دو قدم بڑھ گئے ہو اور ہارڈ ماسٹرز کے سب ایجنٹ اور ان کے گروپس تمہاری ماتحتی میں آ گئے ہیں۔ ہارڈ ماسٹر نے یہ احکامات خصوصی طور پر جاری کئے ہیں''...... مارج نے کہا۔

''گڈ شو۔ ہارڈ ماسٹر واقعی قدر دان ہے۔ اس نے مجھے ٹاپ ایجنٹ بنا کر میری دیرینہ خواہش پوری کی ہے اور اس نے مجھ سے جو امیدیں وابستہ کی ہیں ان میں سے کوئی ایک امید بھی ایسی نہ ہو گی جو میں پوری نہ کروں۔ اب تم ایک کام کرو کہ سب ایجنٹوں کو وہاں ہیڈ کوارٹر کال کر لو۔ میں بھی ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر ہم سب ایک ضروری میٹنگ کریں گے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''یس ٹاپ ایجنٹ جاگوڈا۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اس نے ایک آدمی کی کراہنے کی آواز سنی تو وہ چونک پڑا۔ سامنے راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے افراد میں سے ایک آدمی کو ہوش آ رہا تھا۔

”گڈ ۔ لگتا ہے اس پر سے گیس کا اثر ختم ہو رہا ہے اور اسے خود ہی ہوش آ رہا ہے۔ آنے دو اسے ہوش۔ اب دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں“...... جاگوڈا نے اس آدمی کو ہوش میں آتا دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ الوؤں کی طرح آنکھیں پٹپٹاتا ہوا ان کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس وقت اسی کمرے میں تھا جہاں پہلے اسے راڈز میں جکڑا گیا تھا اور اس وقت بھی وہ ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا لیکن اس بار راڈز ڈھیلے نہ تھے بلکہ خاصے ٹائٹ تھے اور ان راڈز کے فنکشن کو ظاہر ہے عمران نے خود ہی ٹھیک کیا تھا۔

اس نے نظریں گھمائیں تو وہ مرجینا کی لاش کرسی پر اسی حالت میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور باری باری سب ہی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ اس بار بھی سب سے آخری کرسی پر جولیا جکڑی ہوئی تھی۔

سامنے کرسی پر لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک نوجوان بیٹھا تھا جو نہ صرف خاصا وجیہہ تھا بلکہ اس کے مخصوص خدوخال، گہرے سیاہ بالوں اور نیلی آنکھوں کی وجہ سے وہ قدیم یونانی دیو مالائی کردار

دکھائی دیتا تھا سے دیکھتے ہی عمران نے اسے پہچان لیا وہ جاگوڈا تھا۔ جس سے اس کا پہلے بھی ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ جاگوڈا کے ساتھ ہی تین اور طاقتور آدمی جو شکل وصورت سے ہی ماہر لڑاکا دکھائی دے رہے تھے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سپیشل پوائنٹ سے نکلنے کی تیاری کر رہا تھا کہ اچانک اسے سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا تھا اور اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جاگوڈا کو یہاں ہونے والی گڑبڑ کا علم ہو گیا تھا اور اس نے ریڈ پیلس جانے کی بجائے یہاں آنا مناسب سمجھا تھا اور یہاں اس نے اندر آنے کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے تھے۔ چونکہ عمران کو ایسی کسی کارروائی کا تصور تک نہ تھا اس لئے وہ مار کھا گیا تھا اور اچانک فائر ہونے والی گیس کے باعث بے ہوش ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر بے ہوش ہو کر ان راڈز والی کرسیوں پر بندھا ہوا تھا۔

''تم سب باری باری اپنے نام بتاؤ''...... جاگوڈا نے ان کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نام لیکن اسکولوں میں نام تو نہیں رول نمبر ہوتے ہیں ماسٹر جی۔ آپ رول نمبر بتائیں ہم باری باری لیس سر کہیں گے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم ہی عمران ہو''...... جاگوڈا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون عمران۔ میں عمران نہیں ہوں۔ اگر تم میرا نام جاننا چاہتے ہو تو پہلے تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤ۔ پھر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤں گا۔ پھر تو یہ مذاکرات آگے بڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ تم لوگوں کو اس لئے ہوش میں نہیں لایا گیا کہ میں تم سے مذاکرات کرتا پھروں۔ تمہیں انتہائی عبرتناک موت مارنے کے لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔ میں اس عبرتناک موت کی تمہیں تفصیل بتا دوں تاکہ تم اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میرا نام جاگوڈا ہے۔ پہلے میرا اپنا گروپ تھا لیکن اب میں ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ ایجنٹ ہوں''...... جاگوڈا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہیں مرفی نے یہاں پہنچنے کا کہا تھا اور تم آ گئے لیکن تم نے اندر آنے سے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کیوں فائر کی۔ تمہیں کیا شک ہوا تھا''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ کیا تم نے مرجینا کی آواز اور لہجے میں مرفی سے بات کی تھی''...... جاگوڈا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب اس اعتراف میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ بہر حال ابھی ہم نے عبرتناک موت مر جانا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے کم از کم تمام حالات ایک دوسرے کے سامنے لے آئیں اور سچ ہی کہیں تاکہ جھوٹ بول کر ہم جہنم میں نہ جائیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''حیرت ہے کہ تم نے اس حد تک مرجینا کی آواز اور لہجے کی نقل کی کہ مرفی بھی نہ پہچان سکا''...... جاگوڈا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''یہ میرے لئے معمولی بات ہے مگر تمہیں شک کیوں پڑا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے مرفی سے مرجینا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے ایک لفظ ایسا بول دیا تھا جس کے بارے میں مرجینا کو علم تک نہ تھا''...... جاگوڈا نے کہا۔

''کون سا لفظ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ پیلس۔ ریڈ پیلس کے نام سے مرجینا آگاہ نہ تھی۔ ریڈ پیلس میرا خاص اڈہ ہے جس کے بارے میں میرے گروپ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ اسی بات پر مرفی چونک پڑا اور اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی۔ چنانچہ میں نے ہر قسم کے رسک سے بچنے کے لئے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروائی اور پھر ہم اندر آئے''...... جاگوڈا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم تو کرمنل ہو پھر تم سرکاری ایجنسی ہارڈ ماسٹرز کے ٹاپ ایجنٹ کیسے بن گئے کیا یہاں کرمنلز کو ٹاپ ایجنٹ بنایا جاتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں پہلے بھی ٹاپ ایجنٹ تھا۔ حالات نے مجھے کرمنل بننے پر مجبور کیا تھا لیکن اس کے باوجود میں نے کبھی اپنے ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ میری فوسٹر اور مرجینا سے دوستی تھی اور ان کے ساتھ میں بھی اس ملک کے دشمنوں کے لئے بھی کام کرتا تھا۔ ہارڈ ماسٹرز کا چیف بھی میری صلاحیتوں کا معترف تھا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں مرجینا کے ساتھ مل کر تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دوں تو وہ مجھے ہارڈ ماسٹرز میں شامل کر لے گا اور مجھے ٹاپ ایجنٹ بنا دے گا۔

چونکہ فوسٹر پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے اور تم لوگوں نے یہاں مرجینا کو بھی ہلاک کر دیا تھا اس لئے ہارڈ ماسٹرز میں ٹاپ برج ایجنٹوں کا خلاء ہو گیا تھا اسی لئے جب میں نے ہارڈ ماسٹر کو تمہاری موت کی خبر دی تو اس نے فوری طور پر مجھے ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ برج بلکہ ٹاپ ایجنٹ بنا دیا اور اب میں کرمنل نہیں۔ ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ ایجنٹ ہوں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہم ابھی تک زندہ ہیں اور تم نے ہارڈ ماسٹرز کے چیف تک ہماری موت کی خبر بھی پہنچا دی۔ مطلب تم نے چیف سے جھوٹ بولا ہے''...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی کچھ ہی دیر میں یہ خبر سچ ہو جائے گی۔ میں تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میرے ساتھی خنجر لے کر تم پر پل پڑیں گے اور تمہارا ریشہ ریشہ الگ کر دیں گے۔ تمہاری بوٹیاں اُڑائی جائیں گی اور پھر تمہاری ایک ایک ہڈی کو توڑ دیا جائے گا۔ جب تم تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاؤ گے تو میرے ساتھی تم سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ اٹھو ساتھیوں اور خنجروں سے ان سب کی بوٹیاں اُڑانا شروع کر دو"...... جاگوڈا نے نے بات کرتے کرتے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جنہوں نے جاگوڈا کی بات سنتے ہی جیبوں سے تیز دھار والے خنجر نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

"ارے ارے۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ ہم بندھے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں بھلا ہم کہاں بھاگ سکتے ہیں۔ ہم تو تمہاری طرف انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے اور اب جبکہ ہم نے مرنا ہی ہے تو تھوڑے سانس اور لینے دو اور چند باتیں اگر ہو جائیں تو اس میں کیا حرج ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گو اس نے اس دوران راڈز سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت سوچا تھا لیکن ابھی تک وہ کوئی ایسی ترکیب نہ سوچ سکا تھا جس سے وہ راڈز سے نجات حاصل کر سکتا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں جلد سے جلد تم سے فوسٹر اور

مرجینا کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔ بلکہ میں سوچ رہا ہوں کہ تم سب کی اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں بوٹیاں اُڑا کر یہاں کتے لا کر چھوڑ دوں تا کہ وہ آج تمہاری لاشیں کھا کر اپنی بھوک مٹائیں اور میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھے ہارڈ ماسٹرز کے ہیڈ کوارٹر جانا ہے۔ میں نے ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کو کال کیا ہے۔ وہاں میری پورے گروپ سے پہلی میٹنگ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ میرا انتظار کر کے خود یہاں پہنچ جائیں کیونکہ میں نے سب سے یہی کہا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اگر انہوں نے تمہیں زندہ دیکھ لیا تو یہ بات میرے لئے تباہ کن بھی ہو سکتی ہے۔ چلو ساتھیوں۔ شروع ہو جاؤ"...... جاگوڈا نے پہلے عمران سے اور پھر آخر میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی اٹھے اور خنجر لے کر بڑے جارحانہ اور سفاکانہ انداز میں ان کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے جولیا کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"رک جاؤ"...... جولیا نے حلق کے بل چیخ کر کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران سمیت سب کی نظریں جولیا کی طرف اٹھ گئیں جو آخری کرسی پر موجود تھی۔ اس کا پورا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا یکلخت کسی ماہر بازی گر کی طرح اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھ کر آگے کی طرف جھکتا چلا گیا اور دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو رہی

تھی کہ جاگوڈا اور جوڈی دونوں حرکت میں آ گئے۔

جاگوڈا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا جبکہ جوڈی نے جو جاگوڈا کی نسبت جولیا کی کرسی کے زیادہ قریب تھا اور اس کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر تھا جولیا کے قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوتے ہی اس نے انتہائی پھرتی سے بازو کو حرکت دی اور خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے سیدھا جولیا کی طرف بڑھ گیا لیکن دوسرے لمحے ان سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جب انہوں نے خنجر کو جولیا کے پیر کی ٹھوکر کھا کر فضا میں بلند ہوتے اور پھر دوسرے لمحے جولیا کے ہاتھ میں آتے دیکھا۔

یہ واقعی جولیا کی بے پناہ مہارت تھی اس نے اچھل کر مخصوص انداز میں اپنی طرف آتے ہوئے خنجر کو اس انداز میں جوتی کی ٹھوکر ماری تھی کہ خنجر ہوا میں اچھلا اور گھومتا ہوا جیسے ہی نیچے آیا جولیا نے اچھل کر فوراً اس کا دستہ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا نے اس فن میں باقاعدہ مہارت حاصل کی ہوئی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی حرکت میں آتا جولیا کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت جاگوڈا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا کے ہاتھ سے نکلنے والا خنجر جاگوڈا کے اس ہاتھ پر پڑا تھا جس میں اس نے مشین پسٹل سنبھالا ہوا تھا اور خنجر لگتے ہی مشین پسٹل جاگوڈا کے ہاتھ سے نکل

کر دور جا گرا تھا۔

اسی لمحے جولیا اچھل کر سائیڈ پر ہو گئی اور ایک خنجر ٹھیک اس کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ یہ خنجر راسکر نے پھینکا گیا تھا۔ جیسے ہی جاگوڈا کے حلق سے چیخ نکلی راسکر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا پر خنجر کھینچ مارا۔ جولیا نے خنجر سے بچنے کے لئے چھلانگ لگائی تھی۔ جولیا سائیڈ میں ہوئی ہی تھی کہ تیسرے آدمی نے بھی بڑے ماہرانہ انداز میں اس پر خنجر مار دیا۔ جولیا نے اپنا جسم پلٹایا لیکن اس بار خنجر جولیا کے کاندھے سے رگڑ کھاتا ہوا گزرا اور جولیا جس نے اچھل کر بچنے کی کوشش کی تھی یکلخت اچھل کر سائیڈ پر جا گری۔ اس کے منہ سے ہلکی سی سسکاری نکل گئی۔ اس کے کاندھے سے خون کی دھار نکلی لیکن جولیا نیچے گرتے ہی یکلخت کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس سے پہلے کہ کوئی اور کچھ کرتا جولیا کسی کھلتے ہوئے طاقتور سپرنگ کی مانند جوڈی سے ٹکرائی اور وہ چیختا ہوا نیچے گر گیا۔

جولیا بھی اس سے ٹکرا کر نیچے گری لیکن اس کے جسم میں تو شاید بجلی سی بھر گئی تھی۔ وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے فرش ربڑ کا بنا ہو اور اس ربڑ کے فرش نے پوری قوت سے اسے اوپر کی طرف دھکیل دیا ہو لیکن اسی لمحے جیگر نے بھاری بھرکم مکے کا بھرپور وار جولیا کی گردن پر کیا۔

اگر یہ وار درست طور پر پڑ جاتا تو یقیناً جولیا کی گردن کی ہڈی

ٹوٹ جاتی لیکن جولیا کے یکلخت اچھلنے کی وجہ سے جیگر کا وار اس کی گردن کی بجائے اس کے بازو پر پڑا اور جولیا کو ایک لمحے کے لئے تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو لیکن دوسرے لمحے جیگر چیختا ہوا فضا میں بلند ہوا اور مشین پسٹل کی طرف دوڑتے ہوئے جاگوڈا سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں بری طرح سے چیختے ہوئے ایک ساتھ نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے راسکر اور جوڈی دونوں نے بیک وقت مخالف سمتوں سے دوڑتے ہوئے اچانک جولیا پر پوری قوت سے چھلانگیں لگا دیں لیکن جولیا اب سنبھل چکی تھی اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی اور وہ دونوں جو مخالف سمتوں سے جولیا پر چھلانگ لگا رہے تھے یکلخت پوری قوت کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرے کی فضا گونج اٹھی۔

جولیا جس طرف ہٹ کر آئی تھی اس طرف راسکر کے ہاتھ سے نکل جانے والا خنجر پڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں سنبھلتے جولیا نے جمپ لگائی اور نیچے گرتے ہی اس نے یکلخت خنجر اٹھایا اور جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر کمرے میں ان چاروں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں گونجنے لگیں۔

گو وہ چاروں تیز، پھرتیلے اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے لیکن جولیا کے جسم میں بھی پارہ دوڑنے لگ گیا تھا اور پھر چند لمحوں میں ہی وہ

چاروں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے ان پر جس تیزی پھرتی اور مہارت سے خنجروں کے وار کئے تھے۔ ان کے لباس پھٹ گئے تھے اور ان کے جسموں سے خون نکل رہا تھا۔ جولیا نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوڑ کر اس نے جاگوڈا کے ہاتھ سے نکل جانے والا مشین پسٹل جھپٹ لیا۔ اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا یکلخت کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں افراد بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہو گئے۔

''اوہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ تمہیں انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہئے تھا جولیا''...... عمران نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''سوری عمران۔ یہ بہت خطرناک تھے۔ ان کا خاتمہ ضروری تھا''...... جولیا نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ اگر یہ ہوش میں آ جاتے تو ایک بار پھر مسئلہ بن جاتا''...... صدیقی نے جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں بھائی۔ اب میں اور کہہ بھی کیا سکتا ہوں۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے جولیا۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن''...... عمران نے کہا تو اپنی تعریف سن کر جولیا کا چہرہ فرط و انبساط سے کھلتا چلا گیا۔

''اب تو مجھے واقعی کسی لڑکی سے سوچ سمجھ کر ہی شادی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ تم نے جس طرح سے ان چاروں کو چاروں بلکہ آٹھوں شانے چت کیا ہے میں تو تمہارا ایک ہاتھ بھی برداشت نہیں کر سکوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر ہارڈ ماسٹرز کا چیف کرنل ڈارسن چونک کر سیدھا ہوا کیونکہ اس طرح بغیر کسی اطلاع کے کسی کا بھی اس کے دفتر میں آنا خلاف معمول بات تھی۔

''یس۔ کم ان''...... کرنل ڈارسن نے اونچی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کا چہرہ دیکھ کر کرنل ڈارسن چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے چہرے پر خوف اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کا چہرہ لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا بات ہے اسٹارک۔ تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے''...... کرنل ڈارسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ مرجینا کی طرح جاگوڈا بھی ہلاک ہو گیا ہے''۔ نوجوان جو اس کا نائب اسٹارک تھا نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا تو کرنل ڈارسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو''...... کرنل ڈراسن نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ جاگوڈا بھی ہلاک ہو چکا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ اس نے تو کہا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلوا رہا ہے پھر اسے کس نے ہلاک کیا اور کیوں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''اسے ہلاک کرنے والے وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں چیف۔ وہ اپنے ہی سپیشل پوائنٹ پر ہلاک ہوا ہے۔ جب آپ نے اسے ٹاپ ایجنٹ بنایا تو اس نے مارج کو کال کر کے تمام ایجنٹوں کی میٹنگ بلائی تھی۔ مارج نے اس کے کہنے پر ایجنٹوں کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلا لیا۔ سب وہاں پہنچ گئے لیکن کافی دیر گزرنے کے باوجود جاگوڈا وہاں نہ پہنچا تو مارج نے اسے پھر کال کیا لیکن جاگوڈا کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ مارج نے کچھ دیر اور انتظار کیا پھر اس نے ڈیوڈ اور شمرون کو جاگوڈا کے سپیشل پوائنٹ پر بھیج دیا تاکہ وہاں کے حالات معلوم ہو سکیں۔ ڈیوڈ اور شمرون وہاں پہنچے تو انہیں وہاں مرجینا، جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملیں۔ مرجینا کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے اس سے فائٹ کر کے باقاعدہ اس کی کمر کی ہڈی توڑ دی ہو۔ جبکہ جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کا بھی وہاں مقابلہ ہوا تھا اور انہیں خنجروں سے

مارا گیا تھا اور پھر شاید ان کی لاشوں پر گولیاں برسائی گئی تھیں۔ ڈیوڈ نے جب مجھے اطلاع دی تو میں خود بھی سپیشل پوائنٹ پر پہنچ گیا اور پھر سب کی لاشیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ وہاں کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا۔ مرجینا، جاگوڈا اور اس کے ساتھی کیسے ہلاک ہوئے تھے اس کے بارے میں مجھے کوئی سراغ نہ مل رہا تھا پھر مجھے اچانک مرجینا کے جسم میں لگی ہوئی اس ڈیوائس کا خیال آیا جو اس کے ہلاک ہوتے ہی آف ہو گئی تھی لیکن چیف اس ڈیوائس میں یہ خصوصیت تھی کہ وہ صرف اس انسان کی زندگی ختم ہونے پر ہی آف ہوتی ہے اور آف ہونے کے بعد اس کا مانیٹرنگ سسٹم آن ہو جاتا ہے اور پھر اس ڈیوائس سے نہ صرف مخصوص سرچنگ ریز نکلنا شروع ہو جاتی ہیں بلکہ مخصوص دائرے میں ہونے والے واقعات کی آٹو میٹک ریکارڈنگ بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چپ ہمیں مل جائے تو ہم اسے ڈسپلے مشین پر ڈال کر وہاں ہونے والی ریکارڈنگ چیک کر سکتے ہیں چنانچہ میں فوری طور پر مرجینا کی لاش ہیڈ کوارٹر لے آیا اور پھر میں نے اس کا آپریشن کر کے اس کے کاندھے میں چھپی ہوئی ڈیوائس نکال لی۔ اس چپ کو میں نے ڈسپلے مشین میں ڈال کر چیک کیا تو ڈیوائس آن تھی اور اس نے مرجینا کے ہلاک ہونے کے بعد آٹو ریکارڈنگ بھی کی تھی۔ اس ریکارڈنگ سے مجھے ساری حقیقت کا پتہ چل گیا کہ جاگوڈا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سپیشل پوائنٹ پر کیسے آیا تھا اور پھر وہاں کیا ہوا تھا''...... اسٹارک

نے کہا اور پھر اس نے سپیشل پوائنٹ پر جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی بات چیت اور سوئس نژاد لڑکی سے ہونے والی فائٹ اور پھر جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔ جسے سن کر کرنل ڈارسن کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''اس اکیلی لڑکی نے جاگوڈا اور اس کے تین طاقتور ساتھیوں سے فائٹ کر کے انہیں ہلاک کیا ہے۔ سیڈ۔ ریئلی سیڈ۔ کیا جاگوڈا اور اس کے ساتھی اتنے ہی کمزور تھے جو ایک لڑکی کا مقابلہ بھی نہ کر سکے اور اس جاگوڈا نے مجھے غلط رپورٹ دی تھی کہ اس نے مرجینا کی ہلاکت کا بدلہ لے لیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے جھوٹ بول کر مجھ سے ٹاپ ایجنٹ کا عہدہ حاصل کیا تھا۔ یہ تو دھوکہ ہے سراسر دھوکہ''...... کرنل ڈارسن نے ساری تفصیل سن کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ وہ ایک کرمنل مائنڈڈ انسان تھا۔ میں آپ کو اسے ٹاپ ایجنٹ بنانے سے روکنا چاہتا تھا لیکن چونکہ آپ فیصلہ کر چکے تھے اس لئے مجھ میں اتنی ہمت نہ تھی کہ میں آپ کے فیصلے کے خلاف کوئی بات کرتا''...... اسٹارک نے کہا۔

''مجھ سے غلطی ہوئی جو میں جاگوڈا کی باتوں کو سچ مان بیٹھا اور اب اس کی وجہ سے پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو

گئے ہیں۔ اب نجانے وہ کہاں ہوں۔ وہ اسی طرح سے آزاد رہے تو پھر وہ تو آسانی سے فیکٹری میں پہنچ جائیں گے۔ اب ان سے فیکٹری کو تباہی سے کون بچائے گا۔ کیسے بچائے گا''...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے فوری طور پر مسلح ایجنٹوں کا گروپ فیکٹری کے گرد پھیلا دیا ہے۔ اس وقت اس علاقے میں ہر طرف ہمارے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ اس طرف جو بھی آئے اسے بغیر کوئی وارننگ دیئے ہلاک کر دیا جائے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں یا کوئی اور اس کا فیصلہ بعد میں انکوائری کر کے کیا جائے گا''...... اسٹارک نے کہا۔

''یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے جو ایجنٹوں کو فیکٹری کی حفاظت کے لئے بھیج دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں متفکر ہوں۔ عمران واقعی دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے اور فیکٹری میں داخل ہو جائے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''نو چیف۔ اس کا امکان نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جو میک اپ کئے ہیں۔ ڈیوائس میں ان کے چہرے بھی ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ میں نے باقی ایجنٹوں کو پورے منگراٹ اور کارزا میں پھیلا دیا ہے۔ جلد ہی وہ ان تک پہنچ جائیں گے اور انہیں دیکھتے ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس بار ان کا زندہ بچنا ناممکن

ہے چیف''...... اسٹارک نے کہا۔

''ایسا ہی دعویٰ مرجینا اور جاگوڈا نے بھی کیا تھا لیکن ان کا انجام کیا ہوا۔ مجھے اب کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔ اب مجھے خود عمران کے خاتمے کے لئے میدان میں آنا پڑے گا۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے چیف اگر آپ اجازت دیں تو''...... اسٹارک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کیا تجویز ہے۔ بولو''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''چیف۔ اگر آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ فیکٹری میں چلے جائیں۔ فیکٹری کے ایک حصے میں فیکٹری کی حفاظت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی مشینری موجود ہے۔ اگر فیکٹری کی ان مشینوں کو کنٹرول کیا جائے تو وہاں بیٹھ کر بیس میل کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کیا جا سکتا ہے''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈراسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''گڈ آئیڈیا۔ یہ زیادہ مناسب ہے البتہ پھر ان لوگوں کو اس ایریئے میں آنے کی کھلی چھوٹ دینی پڑے گی تاکہ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں ہم اندر بیٹھ کر خصوصی مشینری کے ذریعے ان کا خاتمہ کر سکیں۔ اس کے لئے مجھے فیکٹری کے ساتھ ملحقہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بھی بات کرنی پڑے گی کیونکہ

میرے کہنے پر انہوں نے لیبارٹری اور فیکٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر رکھا ہے۔ جب تک میں ان سے بات نہ کروں گا وہ کوئی بھی وے اوپن نہیں کریں گے۔ وہاں جانے کے لئے مجھے ان سے کہہ کر تھرڈ وے کھلوانا پڑے گا جو اس پہاڑی علاقے سے تیس کلو میٹر دور ہے اور ڈائریکٹ سرنگ کے ذریعے اندر تک جاتا ہے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''تو پھر آپ یہیں سے ڈاکٹر رے مورگن سے بات کر لیں اور ان سے تھرڈ وے کھلوا لیں اور وہاں پہنچ جائیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو مجھے بھی ساتھ لے لیں کیونکہ میں حفاظتی سسٹم کی مشینوں کو آپریٹ کرنا جانتا ہوں۔ میں ان مشینوں کے ذریعے ہر طرف سرچنگ بھی کروں گا اور عمران اور اس کے ساتھی یا کوئی بھی مجھے وہاں دکھائی دیا تو میں اسے آسانی سے ہٹ بھی کر دوں گا۔ ویسے بھی تھرڈ وے اس علاقے سے ہٹ کر بہت دور ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی نہیں پہنچ سکتے''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے سامنے پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ وہ لیبارٹری اور فیکٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بات کرنا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت زاٹان کے شہر لوکاسا کے ایک پوش علاقے کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ میں چند ملازمین اور چند مسلح افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور عمران کے ساتھی ان سب کو اٹھا کر ایک کمرے میں ڈال کر باندھ رہے تھے۔

اس رہائش گاہ میں انہیں ایک نوجوان لڑکی بھی ملی تھی جسے عمران کے کہنے کے مطابق انہوں نے ایک الگ کمرے میں ایک کرسی پر رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا تھا۔لڑکی کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور وہ بے ہوش تھی۔ عمران اور جولیا اس بے ہوش ہونے والی لڑکی کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے ہو۔

وہ کارزا سے نکل کر اس پہاڑی علاقے کی طرف گئے تھے جہاں رے فیکٹری موجود تھی لیکن وہاں پہنچتے ہی انہیں ہر طرف مسلح

افراد کی فوج دکھائی دی۔ ان افراد کی تعداد بہت زیادہ تو نہیں تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اگر اس غار جس کے راستے فیکٹری میں شراب سپلائی کی جاتی ہے میں جانے کی کوشش کی تو اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے بے حد مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ اس کے خیال کے مطابق اول تو فیکٹری کے اس راستے کو سیلڈ کر دیا ہو گا۔ دوسرا مسئلہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ اس غار کے راستے میں ٹریپ بچھا دیئے گئے ہوں۔ وہاں ایسے بم بھی لگائے جا سکتے تھے جو ریموٹ کنٹرولڈ ہوں اور اس غار پر فیکٹری سے نظر رکھی جا رہی ہو اور جیسے ہی وہ اس غار میں داخل ہوں اس غار کو ریموٹ کنٹرول بموں سے اُڑا دیا جائے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے وہ ہمیشہ کے لئے اس غار کے ملبے میں دفن ہو جاتے۔ فیکٹری تک پہنچنے کا یہی ایک راستہ تھا جس کے بارے میں عمران کو علم تھا۔ اس راسے میں خطرہ زیادہ تھا اس لئے عمران نے سوچا تھا کہ بجائے اس راستے کے فیکٹری میں داخل ہونے کے وہ کوئی اور راستہ اپنائے اور کوئی ایسی پلاننگ کرے کہ وہ بغیر کسی چیکنگ کے فیکٹری پہنچ جائے۔ اس نے کارزا میں ایک بار پھر ریڈ کارٹر سے مائیکل بن کر بات کی تھی اور اسے مزید دولت کا لالچ دیا تھا۔ ریڈ کارٹر دولت کے لالچ میں آ گیا تھا۔ عمران نے جب رے میزائل کے موجد ڈاکٹر رے مورگن کے بارے میں پوچھا تو ریڈ کارٹر نے اس بات کا اقرار کر لیا تھا کہ ڈاکٹر رے مورگن ہی اس

فساد کی جڑ ہے اور اسی نے ان پہاڑیوں میں خفیہ فیکٹری اور لیبارٹری بنائی ہوئی ہے اور وہی اس لیبارٹری اور فیکٹری کا انچارج ہے۔ ریڈ کارٹر کی معلومات کے مطابق ڈاکٹر رے مورگن کا زیادہ وقت اسی لیبارٹری اور فیکٹری میں ہی گزرتا تھا اور وہ کئی کئی ماہ بعد وہاں سے نکلتا تھا۔ عمران نے جب اس سے ڈاکٹر رے مورگن کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں تو اس نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر رے مورگن کی بیوی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکی ہے البتہ اس کی ایک بیٹی ہے جو شادی شدہ ہے اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ لوکاسا کے ایک پوش علاقے میں رہتی ہے۔ اس کا نام لوسیا ہے اور وہ رہائش گاہ میں اپنے ملازمین کے ساتھ رہتی ہے کیونکہ اس کا شوہر عموماً بزنس ٹورز پر رہتا ہے۔ عمران کے پوچھنے پر ریڈ کارٹر نے اسے لوسیا کی رہائش گاہ کا ایڈریس بھی بتا دیا تھا اور اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان دنوں لوسیا اپنی رہائش گاہ میں چند ملازمین کے ساتھ اکیلی ہے اور اس کا شوہر ایک بزنس ٹور پر ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ ریڈ کارٹر نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ لوسیا ہی ایک ایسی لڑکی ہے جو اپنے باپ سے ملنے کے لئے اس کی لیبارٹری میں آ جا سکتی ہے۔ وہ منگراٹ والے راستے سے نہیں بلکہ لوکاسا میں موجود کسی دوسرے راستے سے لیبارٹری میں جاتی ہے اور کئی کئی روز ڈاکٹر رے مورگن کے ساتھ رہتی ہے اور پھر وہ واپس آ جاتی ہے۔ ریڈ کارٹر لاکھ کوششوں کے باوجود لوکاسا میں موجود خفیہ لیبارٹری اور

فیکٹری کے راستے کے بارے میں پتہ نہ لگا سکا تھا اس لئے عمران کے بے پناہ دولت کا لالچ دینے کے باوجود اس نے لوکاسا کے اس خفیہ راستے کے بارے میں نہ بتایا تھا جو ڈائریکٹ لیبارٹری اور فیکٹری تک جاتا ہے۔

عمران نے جولیا اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے صلاح مشورے کئے تھے۔ ان کے خیال کے مطابق بھی منگراٹ کی غار کا راستہ ایسا نہ تھا جسے کھولا یا پھر اس کے ذریعے فیکٹری اور لیبارٹری تک پہنچا جا سکتا ہو۔ ان سب کے خیال کے مطابق اس راستے کو قطعی طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہو گا جسے اوپن کرنا مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔ کئی گھنٹے ڈسکس کرنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ انہیں ڈاکٹر رے مورگن تک پہنچنے کے لئے اس کی بیٹی لوسیا کی ہی مدد لینی ہو گی اور اس سے اس راستے کے بارے میں پوچھنا ہو گا جو لوکاسا سے ڈائریکٹ فیکٹری اور لیبارٹری تک جاتا ہے۔ ظاہر ہے ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کا سارا دھیان منگراٹ کی طرف ہو گا اس لئے وہ انہیں ڈاج دے کر لوکاسا کے خفیہ راستے سے لیبارٹری اور فیکٹری تک پہنچ سکتے تھے اور اس میں رسک بھی کم تھا اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو لیا اور نئے میک اپ کر کے کارزا سے نکل کر لوکاسا پہنچ گیا۔ ریڈ کارٹر کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچنے میں انہیں زیادہ تگ و دو نہ کرنی پڑی تھی۔ وہ ایکریمین سیاحوں کے روپ میں گھومتے گھماتے اس رہائش گاہ تک پہنچے اور

پھر انہوں نے رات کے وقت اس رہائش گاہ کے عقب میں پہنچ کر رہائش گاہ میں پانچ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے جس کے نتیجے میں رہائش گاہ کے اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی پندرہ منٹ باہر رکنے کے بعد جب گیس کا اثر زائل ہو گیا تو عقبی دیوار کے ساتھ موجود ایک درخت پر چڑھ کر رہائش گاہ کے اندر پہنچ گئے۔

انہوں نے رہائش گاہ کا جائزہ لیا۔ رہائش گاہ میں لوسیا نامی لڑکی کے ساتھ دس ملازمین اور چار گارڈز بھی موجود تھے۔ وہ سب ہی گیس کے اثر سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ لوسیا کو الگ کمرے میں کرسی پر بندھوا کر عمران نے باقی سب کو دوسرے کمرے میں بندھوا کر وہ کمرہ بند کر دیا تھا۔ رہائش گاہ کے باہر ایک گارڈ موجود تھا جو بے ہوش ہونے والی گیس کے اثر سے بچ گیا تھا لیکن اسے خاور باہر جا کر بے ہوش کر کے اندر لے آیا تھا اور اسے بھی باقی افراد کے ساتھ باندھ کر کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔ اب عمران اور جولیا، لوسیا کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیا بات ہے۔ تم اسے ابھی تک ہوش میں کیوں نہیں لا رہے ہو''...... جولیا جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھی ہوئی تھی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ گیس کا اثر آدھے گھنٹے سے زیادہ کا نہیں ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر میں اسے خود ہی ہوش آ جائے گا''......

عمران نے کہا۔ اسی لمحے خاور اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم نے سب کو رسیوں سے باندھ کر ایک کمرے میں بند کر دیا ہے اور آپ کے کہنے پر ان سب کو طویل مدت تک بے ہوش رہنے کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں۔ اب دس سے بارہ گھنٹے پہلے ان میں سے کسی کو ہوش نہیں آئے گا''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نعمانی اور صدیقی کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ چھت پر ہیں اور سڑک کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ اگر اس طرف کوئی آئے تو اسے کور کیا جا سکے''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بھی جا کر باہر گھومو پھرو۔ ابھی اس محترمہ کو ہوش نہیں آیا۔ جب ہوش آئے گا تب ہم اس سے بات کریں گے اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہ ہمیں فیکٹری اور لیبارٹری تک جانے کا راستہ بتاتی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

''تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔ یہ رہائش گاہ ہے۔ یہاں یقیناً کچن بھی ہو گا۔ کچن میں ریفریجریٹر بھی ہو گا جس میں دودھ مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچن میں چینی اور کافی بھی ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''تو صاف بولو کہ تم کافی پینا چاہتے ہو۔ بات اس طرح

گھمانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر میں بغیر گھمائے کہتا تو تم نے کڑوی چائے بنا لانی تھی جسے پی کر ظاہر ہے میں نے بھی تمہاری طرح ایسے ہی منہ بناتا جیسے تم بنا رہی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

''تم واقعی نہیں سدھر سکتے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''اپنے بھائی کو منا لو تو ہو سکتا ہے سدھر ہی جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''بھائی کو منا لوں۔ کیا مطلب۔ کس بھائی کی بات کر رہے ہو۔ میرے تو بہت سے بھائی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''باقی سب بھائی تو پہلے ہی مانے ہوئے ہیں ایک ہی بھائی ہے جو مانے نہیں مانتا اور خواہ مخواہ ہمارے درمیان کباب کی ہڈی بنا رہتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو تم تنویر کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اچھی بہن ہو۔ کم از کم اپنے سب بھائیوں کے نام تو جانتی ہو''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''اس کے ماننے نہ ماننے سے تمہارے سدھرنے کا کیا تعلق ہے''...... جولیا نے جیسے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بیویاں ایسی ہوتی ہیں جو خود ہی شوہروں کو سدھار لیتی

ہیں اور کچھ بیویاں شوہر کو راہ راست پر لانے یا اپنے حکم کا غلام بنانے کے لئے اپنے شیر جوان بھائیوں کا سہارا لیتی ہیں جن کے سامنے شوہر بے چارہ دم بھی نہیں مار سکتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو سدھار لیتا ہے۔ ایسی بیویاں اپنے شوہروں کو ڈرانے والے بھائیوں کا رعب دیتی ہیں اور شوہر بے چارے بندہ مار قسم کے بھائیوں کا نام سنتے ہی سدھر بھی جاتے ہیں اور کبھی کبھی دنیا سے بھی سدھار جاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہیں سدھارنے کے لئے تو واقعی ایسے ہی بھائی ہونے چاہئیں یا تو وہ تمہیں سدھار لیں گے یا پھر تم دنیا سے ہی سدھار جاؤ گے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ جولیا نے بڑی کاٹ دار بات کی تھی۔ جولیا مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کافی کے دو کپ بنا لائی۔ اس نے ایک کپ عمران کو دیا اور دوسرا کپ لے کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر وہ کافی کے سپ لینے لگی۔

''باقی ساتھیوں کو بھی کافی بنا دیتی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پانچ کپ بنائے تھے۔ انہیں بھی دے آئی ہوں''۔

جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کافی سپ کرنے لگا۔ پھر اس نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر کپ سامنے میز پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے لوسیا کے منہ سے کراہ کی آواز سنائی دی تو وہ

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

لوسیا کے جسم میں حرکت ہو رہی تھی وہ ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھی ہوئی ہے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو میرا گھر ہے''...... لوسیا نے ہوش میں آتے ہی عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام لوسیا۔ یہ تمہارا ہی گھر ہے اور ہم ہی تمہارے گھر میں بن بلائے مہمانوں کی طرح آئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ کون ہو تم۔ ریمنڈ، جیری، کلایا، روجر کہاں ہو تم سب''...... لوسیا نے پہلے عمران سے کہا اور پھر اس نے چیخ چیخ کر اپنے ملازمین کو آوازیں دینا شروع کر دی۔

''یہ اگر تمہارے ملازمین اور اس رہائش گاہ کے گارڈز کے نام ہیں تو ان میں سے کوئی تمہاری آواز نہیں سنے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں سنے گا۔ میری آواز نہیں سنے گا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ وہ بہرے تو نہیں ہیں جو میری آواز نہیں سنیں گے۔

جیری، کلایا''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اپنے ملازمین کو آوازیں دینے لگی۔

''وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر سپاٹ لہجے میں کہا تو لوسیا بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے ہلاک ہو گئے ہیں وہ سب۔ کس نے کیا ہے انہیں ہلاک اور کیوں کیا ہے انہیں ہلاک''...... لوسیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''ہمیں یہاں کھلا اور خوشگوار ماحول چاہئے تھا تا کہ ہم آزادی سے تم سے بات کر سکتے اس لئے ہم نے انہیں ہلاک کیا ہے اور ان کی لاشیں تمہاری رہائش گاہ کے عقبی باغ میں دفن بھی کر دی گئی ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو لوسیا کا رنگ زرد پڑ گیا اور وہ ان کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''نن نن۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم دونوں۔ تم دونوں انہیں کیسے ہلاک کر سکتے ہو''...... لوسیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہم دونوں نے نہیں ہمارے ساتھیوں نے انہیں ہلاک کیا ہے۔ ہمارے بہت سے ساتھی باہر موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ میرے ملازموں اور گارڈز کو تم نے کیوں ہلاک کیا ہے۔ کیا تم ڈاکو ہو اور مجھے لوٹنے

آئے ہو“...... لوسیا نے عام سادہ لوح عورت کی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھو۔ لوسیا میرے پاس لمبی چوڑی گفتگو کے لئے قطعی وقت نہیں ہے۔ اس لئے میں تمہیں مختصر سا پس منظر بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں میرے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”پس منظر۔ کیسا پس منظر۔ میری سمجھ میں تمہاری کوئی بات نہیں آ رہی ہے“...... لوسیا نے کہا۔

”سنو۔ تم لارڈ ایمرے کی بیوی ہو اور تمہارے باپ کا نام رے مورگن ہے۔ ڈاکٹر رے مورگن“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مگر تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو“...... لوسیا نے کہا۔

”ہمارے پاس ثبوت ہیں کہ تم اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اپنے باپ سے ملنے اس کی رے فیکٹری میں جاتی ہو اور وہ بھی اعلیٰ حکام کی اجازت کے بغیر“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”اعلیٰ حکام کی اجازت کے بغیر۔ نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں کبھی اجازت کے بغیر نہیں گئی۔ ڈیڈی جب تک مجھے لیبارٹری آنے کی اجازت نہ لے دیں اور مجھے سپیشل کارڈ نہ پہنچایا جائے اس وقت تک میں لیبارٹری نہیں جا سکتی۔ سپیشل کارڈ ملنے کے بعد بھی سرکاری گاڑیاں آتی ہیں جو مجھے لیبارٹری لے جاتی ہیں۔ میں کبھی بنا اجازت کے وہاں نہیں گئی“...... لوسیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

وہ شاید سمجھ رہی تھی کہ حکومتی اہلکار اس سے انکوائری کرنے کے لئے آئے ہیں۔

”کون سی اتھارٹی تمہیں پاس جاری کرتی ہے۔ ہمیں ساری تفصیل بتاؤ کیونکہ اس وقت ڈاکٹر رے مورگن کی زندگی خطرے میں ہے اور تمہاری وجہ سے لوکاسا کا وہ خفیہ راستہ اوپن ہو گیا ہے۔ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ آئے ہوئے ہیں جو تمہارے لئے کھلنے والے راستے کے ذریعے لیبارٹری اور فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگر بروقت کارروائی نہ کی جاتی اور انہیں فوراً ہلاک نہ کر دیا جاتا تو وہ لیبارٹری تک پہنچ چکے ہوتے اور اگر وہ وہاں پہنچ جاتے تو وہ تمہارے باپ سمیت لیبارٹری اور فیکٹری دونوں کو ہی تباہ کر دیتے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میری وجہ سے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میری وجہ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تھرڈ وے کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ تھرڈ وے لوکاسا میں ہے یا نہیں اور۔ جب بھی مجھے گاڑی لینے کے لئے آتی تو سب سے پہلے مجھے ایک خاص انجکشن لگایا جاتا ہے اور جب میں بے ہوش ہو جاتی تو مجھے اٹھا کر کسی گاڑی میں ڈال کر تھرڈ وے لے جایا جاتا ہے اور پھر مجھے ڈیڈی ہی انٹی انجکشن لگا کر ہوش میں لاتے ہیں تب تک میں ان کے پاس پہنچی ہوئی ہوتی ہوں“...... لوسیا نے کہا۔

”اگر تمہیں اس دوران ہوش نہیں ہوتا تو تم کیسے کہہ رہی ہو کہ

وہ تھرڈ وے ہے جہاں سے تمہیں لیبارٹری تک لے جایا جاتا ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ایک روز میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لئے مجھے بے ہوشی کے انجکشن کی بے حد کم ڈوز دی گئی تھی۔ مجھ پر غنودگی ضرور طاری ہوئی تھی لیکن میں بے ہوش نہیں ہوئی تھی۔ جب میں سرنگ میں پہنچی تو مجھے اس وقت تک کافی حد تک ہوش آ چکا تھا۔ میں ایک جیپ میں تھی اور میرے ساتھ چار مسلح فوجی تھے۔ وہی تھرڈ وے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ تب مجھے پتہ چلا کہ مجھے کسی تھرڈ وے سے ہی لیبارٹری میں لے جایا جاتا ہے“...... لوسیا نے کہا۔

”تو تم یہ نہیں جانتی کہ تھرڈ وے کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں نہیں جانتی“...... لوسیا نے کہا۔ اس کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ وہ اس سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔

”جولیا۔ تمہارے پاس ریوالور ہے۔ اسے نکالو۔ لگتا ہے لوسیا کو اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے۔ یہ مرنا چاہتی ہے“...... عمران نے انتہائی خوفناک لہجے میں ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اپنے ہینڈ بیگ سے بھاری دستے والا ریوالور نکال کر عمران کو دے دیا۔ ریوالور دیکھ کر لوسیا کا رنگ اُڑ گیا اور اس کے جسم میں تھرتھراہٹ دوڑ گئی۔

”نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں سچ بول رہی ہوں۔ آخر میں

نے تمہارا کیا بگاڑا ہے“...... لوسیا نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے عمران کی آنکھوں میں بے پناہ سفاکی دکھائی دے رہی تھی جسے دیکھ کر اس کا رواں رواں بے اختیار کانپ اٹھا تھا۔

”اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر ریے میزائل فیکٹری اور لیبارٹری کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دو“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ مت مارو مجھے۔ مجھے زندہ رہنا ہے“...... لوسیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر جو میں پوچھ رہا ہوں بتاؤ ورنہ تمہارے جسم میں اس ریوالور کی ساری گولیاں اتر جائیں گی اور جو تمہاری لاش دیکھے گا وہ بھی تم سے نفرت کرے گا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بہت کچھ جانتی ہو اور جان بوجھ کر نہیں بتا رہی ہو“...... عمران نے کہا۔

”مم مم۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ میں۔ میں“...... لوسیا نے اسی طرح سے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”تب پھر تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے بے کار ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کے ٹریگر پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔

”رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک گولی نہ چلانا“...... لوسیا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو عمران نے ٹریگر پر دباؤ کم کر دیا۔

"تو پھر بولو۔ بولو گی تو زندہ رہو گی ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم علی عمران ہو۔ پاکیشیا کے علی عمران"...... لوسیا کے منہ سے بے اختیار نکلا پھر اس نے جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا جیسے اسے غلطی کا احساس ہو گیا ہو کہ اس نے بے خیالی میں کیا کہہ دیا ہے۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر عمران سمیت جولیا بھی چونک پڑی۔

"تمہارا مطلب ہے تم علی عمران کے بارے میں جانتی ہو۔ ویری گڈ پھر تو تم واقعی بہت کچھ جانتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوسیا نے اور زیادہ ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم تھرڈ وے کے بارے میں اور لیبارٹری اور فیکٹری کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہو۔ تمہارے لئے اب یہی بہتر ہو گا لوسیا کہ اپنی زبان کھول دو ورنہ......" عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم علی عمران ہو اور تم رے فیکٹری اور رے لیبارٹری کو یہاں تباہ کرنے کے لئے آئے ہو۔ تم میری بوٹیاں اُڑا دو۔ مجھے گولی مار دو لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی"...... لوسیا نے یکلخت انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرأت حرافہ کہ تم میرے سامنے انکار کرو"...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا یکلخت غصے سے بپھری چیختی ہوئی اٹھی اور تیز

تیز چلتی ہوئی لوسیا کے قریب آئی اور دوسرے لمحے لوسیا کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ جولیا نے پوری قوت سے لوسیا کے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا۔ پھر جولیا پر جیسے جنون سا سوار ہو گیا اور وہ مسلسل لوسیا کو تھپڑ مارنا شروع ہو گئی اور لوسیا کی چیخیں کمرے کی چھت اُڑانے لگی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے گال پھٹتے چلے جا رہے ہوں اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے اور اس کے جسم میں درد کی تیز اور ناقابل برداشت لہریں سی دوڑنے لگی تھیں۔ لیکن اس کے منہ سے تھپڑ کھانے کے باوجود نہیں نہیں نکل رہا تھا۔

"میں تمہاری گردن کاٹ دوں گی بدبخت عورت۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ تمہارا بھیانک حشر کروں گی"...... جولیا نے اس کی گردن پکڑ کر زور سے دباتے ہوئے کہا۔

"نہیں بتاؤں گی۔ کچھ نہیں بتاؤں گی۔ مار دو۔ مار دو مجھے مگر میں اپنے باپ اور اپنے ملک سے غداری نہیں کروں گی۔ مار دو مجھے"...... لوسیا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ جولیا۔ یہ ایسے نہیں بتائے گی"...... عمران نے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے جولیا کو زبردستی کھینچ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا جس کا چہرہ لوسیا کی نہ نہ سن کر غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گی۔ اس کا خون پی جاؤں گی"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم عورت ضرور ہو لیکن عورت کی نفسیات سے واقف نہیں ہو

لوسیا۔ ابھی دیکھنا کس طرح تمہاری اس نہ کو میں ہاں میں بدلتا ہوں اورتم پنجرے میں قید مینا کی طرح بولنا شروع کر دو گی‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک ڈبیا نکالی اور اسے لا کر لوسیا کی آنکھوں کے سامنے کھول دیا۔ لوسیا جس نے درد کی وجہ سے آنکھیں بند کر لی تھیں اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ڈبیہ پر پڑیں اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی کراہیت کے تاثرات نمودار ہوئے کیونکہ ڈبیہ میں سیاہ اور زرد لکیروں والا لمبا سا کراہیت ناک کیڑا تھا جس کی بے شمار ٹانگیں تھیں اور وہ انتہائی کریہہ دکھائی دے رہا تھا۔

’’دد۔ دد۔ دور۔ کرو۔ دور کرو اسے میری نظروں سے۔ میرا جی متلا رہا ہے۔ فار گاڈ سیک اسے دور کرو‘‘...... لوسیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’یہ زہریلی ٹانگوں والا کیڑا ہے۔ اس کی ٹانگیں نوکیلے کانٹوں جیسی ہیں۔ ابھی یہ تمہارے جسم پر چلے گا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ کراہیت کسے کہتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا اور اس نے ڈبیا کے ایک کونے میں چٹکی بھری اور اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تو اس نے سیاہ رنگ کا باریک سا دھاگہ پکڑا ہوا تھا۔ دھاگے سے وہ انتہائی غلیظ کیڑا لٹکا ہوا تڑپ رہا تھا۔ عمران نے جیسے ہی وہ کیڑا لوسیا کی

آنکھوں کے سامنے کیا تو لوسیا کو یکلخت ابکائیاں سی آنے لگیں۔ اس کے جسم میں پھریریاں اور ذہن میں دھماکے ہونے لگے اور وہ تھر تھر کانپنا شروع ہو گئی۔ اس کے چہرہ اس قدر متوحش ہو گیا تھا جیسے خوف سے وہ بے ہوش ہی ہو جائے گی۔

’’ہٹاؤ۔ ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک اسے میری نظروں سے ہٹا لو ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا‘‘...... لوسیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

’’میں جانتا تھا کہ ڈاکٹر رے مورگن کی بیٹی اتنی آسانی سے کچھ نہ بتائے گی اس لئے میں یہ انتظام کر کے ہی آیا تھا۔ جولیا۔ آگے آؤ اور یہ کیڑا لوسیا کے جسم پر ڈال دو‘‘...... عمران نے بات کرتے کرتے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جولیا جو اس کیڑے کو دیکھ کر منہ دوسری طرف کئے کھڑی تھی عمران کی بات سن کر بوکھلا گئی۔

’’تت۔ تت۔ تم خود ڈال دو اس کے جسم پر‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’اب شروع ہو جاؤ لوسیا۔ ورنہ......‘‘ عمران نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور دھاگے سے لٹکا ہوا کیڑا اس کی گردن کے پاس لے آیا۔

’’رر۔ رر۔ رکو۔ بتاتی ہوں۔ ہٹاؤ اسے۔ اس غلیظ اور مکروہ کیڑے کو ہٹاؤ‘‘...... لوسیا نے یکلخت حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کیڑے کے خوف اور

کراہیت کی وجہ سے دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

''اوکے۔ تو پھر بولنا شروع کر دو۔ جیسے ہی تم خاموش ہوئی یہ کیڑا تمہارے جسم پر رینگنا شروع ہو جائے گا اور تم اسے ہٹا نہ سکو گی''...... عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا اور کیڑا ذرا سا پیچھے کر لیا۔ لوسیا نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اس کے جسم میں بدستور لرزش تھی۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اس کے ذہن سے نکل کر خود بخود اس کی زبان پر آ کر باہر پھسلنا شروع ہو گیا ہو۔ وہ تیزی سے بول رہی تھی اور ایسے بول رہی تھی کہ اسے خود بھی نہ معلوم ہو کہ وہ کیا بول رہی ہے اور کیسے بولتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے دل و دماغ میں بدستور وہ کیڑا چپکا ہوا تھا جس کے زہریلے پنجے اسے اپنے دماغ میں چبھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور وہ بولتی چلی جا رہی تھی۔

''ویل ڈن لوسیا۔ رئیلی ویل ڈن۔ تم نے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ یہ لو میں اس کیڑے کو تمہارے سامنے جوتے سے کچل دیتا ہوں''...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ کر اس نے کیڑے کو زمین پر ڈالا اور اسے بوٹ تلے کچل دیا۔ اسے کیڑے کو کچلتے دیکھ کر لوسیا کے چہرے پر موجود خوف زائل ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

''اوہ مائی گاڈ۔ یہ کس قدر بھیانک اور مکروہ کیڑا تھا''...... لوسیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تم۔ تم کبھی فیکٹری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ وہ ہر صورت میں تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ ہر صورت میں''...... لوسیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ اب خود پر لعن طعن کر رہی تھی کہ اس نے کیوں اس عمران کو اپنے باپ کی لیبارٹری اور فیکٹری کے بارے میں بتایا ہے۔

''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لوسیا۔ ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے تاکہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ تمہارا باپ جو مسلمانوں کا دشمن ہے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی طرح پوری دنیا سے صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے میں اس کا کیا انجام کرتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ جولیا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے کمرے کے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا گھومتا ہوا ہاتھ پوری قوت سے لوسیا کی کنپٹی پر پڑا اور لوسیا کو یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت اس کا سر پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ اس کے دماغ میں یکلخت آتش فشاں سا پھوٹ پڑا اور دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا کرنل ڈارسن چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل ڈارسن بول رہا ہوں''...... کرنل ڈارسن نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس نے ڈاکٹر رے مورگن سے بات کر لی تھی اور سیکورٹی ریزن کا بتا کر وہ تھرڈ وے کھلوا کر رے فیکٹری کے خفیہ حفاظتی سسٹم کے کنٹرول روم میں آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ اسٹارک بھی تھا۔ اسٹارک نے فوراً حفاظتی سسٹم کا سارا چارج اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ کرنل ڈارسن نے خود ان سارے حفاظتی سسٹم کو چیک کیا تھا اور پھر فیکٹری اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر وہ پوری طرح سے مطمئن ہو گیا تھا۔ سارا نظام جدید اور انتہائی فول پروف تھا۔ یہاں ایک مانیٹرنگ روم بھی بنایا گیا تھا جہاں مشینوں کے ساتھ بڑی بڑی اسکرینیں بھی نصب تھیں اور ان اسکرینوں پر پہاڑی

علاقوں کے ساتھ ساتھ دوسرے راستوں کو بھی آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ حتیٰ کہ شمالی پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود سمندر میں بھی دور تک نظر رکھی جا سکتی تھی۔ سمندر میں موجود کسی لانچ، موٹر بوٹ، وہاں سے گزرنے والے ہر قسم کے شپ کے ساتھ ساتھ سمندر کی گہرائی میں گزرنے والی آبدوزوں کی آمد و رفت کو بھی باقاعدہ مانیٹر کرنے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ یہی نہیں ان تمام راستوں پر مخصوص پوائنٹس پر ایسے جدید اور کنٹرولڈ اسلحے فکسڈ کر دیئے گئے تھے جہاں کسی انسان کے جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔ اس تمام جدید ہتھیاروں کو آپریشن روم سے ہی کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔ پہاڑیوں پر کئی جگہ میزائل لانچر لگا دیئے گئے تھے تاکہ اگر اس پوائنٹ کی طرف کوئی دشمن فائٹر طیارہ بھی آ جائے تو اسے ایک لمحے میں مار گرایا جا سکتا تھا اور سمندر میں آنے والے بڑے سے بڑے جہاز کو بھی راستے میں ہی تباہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ سارے انتظامات دیکھ کر کرنل ڈارسن کو یہ ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ ان راستوں پر مسلح افراد کو تعینات کیا جائے۔ آپریشن روم میں ایک آدمی بھی بیٹھ جائے تو باہر آنے والی بڑی سے بڑی فوج کا بھی وہ آسانی سے مقابلہ کر سکتا تھا اس لئے کرنل ڈارسن سوچ رہا تھا کہ اسے یہاں زیادہ وقت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹارک کو تمام سسٹم کی سمجھ تھی۔ اگر اسے یہاں چھوڑ دیا جائے تو وہ اکیلا ہی سب کچھ سنبھال سکتا تھا لیکن وہ ابھی کچھ وقت یہاں گزارنا چاہتا تھا

اسی لئے وہ ایک الگ کیبن میں رکا ہوا تھا۔ اس سے فون پر صرف اسٹارک ہی بات کر سکتا تھا اس لئے اس نے خود کو ہارڈ ماسٹر کہنے کی بجائے کرنل ڈارسن ہی کہا تھا۔

''اسٹارک بول رہا ہوں'' ...... دوسری طرف سے اسٹارک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے'' ...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''جناب آپ مانیٹرنگ روم میں آ جائیں وہ گروپ ہماری رینج میں داخل ہونے ہی والا ہے'' ...... دوسری طرف سے اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں'' ...... کرنل ڈارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا کیبن سے نکلا اور مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں مانیٹرنگ روم میں پہنچ گیا۔ سامنے شیشے کا بڑا سا کیبن تھا جہاں اسٹارک بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ڈارسن اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سامنے دیوار پر موجود بڑی اسکرین پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسکرین پر سمندر کی لہریں اچھلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ منظر شمالی پہاڑیوں کے عقب میں موجود سمندری ساحل کا تھا۔ سمندر میں دور ایک بڑی سی لانچ دکھائی دے رہی تھی جو تیزی سے ساحل کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ لانچ پر چار مرد اور ایک عورت موجود تھی اور ان پانچوں نے غوطہ خوری کے لباس پہنے

ہوئے تھے۔

''چیف۔ یہ لانچ ابھی ہماری رینج سے دور ہے لیکن یہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے ٹھیک بارہ منٹ بعد یہ ہماری رینج میں داخل ہو جائے گی'' ...... اسٹارک نے کہا۔

''تو کیا تم نے ان پر اٹیک کرنے کا انتظام کر لیا ہے'' ...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے سی ون میزائل کو ٹارگٹ پر ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ جیسے ہی یہ رینج میں داخل ہوں گے۔ میزائل فائر کر دیا جائے گا اور ایک لمحے میں ان سب کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا'' ...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''گڈ شو۔ میں انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں'' ...... کرنل ڈارسن نے کہا۔ لانچ اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی آ رہی تھی اور کرنل ڈارسن اور اسٹارک کی نظریں اس لانچ پر جیسے جم کر رہ گئی تھیں۔

''کیا تم ان کے چہرے کلوز اپ کر سکتے ہو۔ میں ان کی شکلیں دیکھنا چاہتا ہوں'' ...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''یس چیف'' ...... اسٹارک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر اس نے مشین پر موجود ایک ناب کو بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ناب گھومتے ہی اسکرین پر نظر آنے والا منظر کلوز ہوتا چلا گیا

اور پھر اسکرین پر صرف لانچ ہی دکھائی دینے لگی۔ اسٹارک بدستور ناب گھما رہا تھا اور پھر جب اس نے ناب سے ہاتھ ہٹایا تو اسکرین پر لانچ کی بجائے ان چاروں مردوں اور ایک عورت کا چہرہ واضح دکھائی دینے لگا۔ یہ چاروں مرد ایشیائی تھے جبکہ عورت سوئس نژاد تھی۔

''چیف۔ یہ میک اپ میں ہیں لیکن سپیشل مشین سسٹم کے تحت ہم ان کے اصل چہرے دیکھ سکتے ہیں''...... اسٹارک نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس عمران نے ہارڈ ماسٹرز کو چیلنج کر کے اپنی اور اپنے پورے گروپ کی قسمت پر موت کی مہر لگا دی ہے''...... کرنل ڈارسن نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ہے عمران جو بائیں طرف کونے میں کھڑا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''میں نے پہچان لیا ہے اسے۔ یہ واقعی شیطان ہے۔ لیکن یہ منگراٹ کی بجائے اس طرف کیسے آ گئے۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لیبارٹری اور فیکٹری کا سپیشل تھرڈ وے لوکاسا کی طرف سے ہے''...... کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں بھی انہیں اس طرف سے آتے دیکھ کر چونک پڑا تھا جبکہ میں انہیں پہاڑیوں میں تلاش کر رہا تھا لیکن یہ اس طرف نہیں آئے۔ یہ شاید وہاں سے نکل گئے تھے اور اب یہ سمندر میں اچانک مجھے اس لانچ میں دکھائی دے گئے۔ یہی دکھانے کے

لئے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''لیکن انہیں تھرڈ وے کے بارے میں کس نے بتایا۔ اس راستے کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں اور جو جانتے ہیں وہ انڈر گراؤنڈ ہیں پھر عمران کو کیسے معلوم ہو گیا''...... کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کی بات کا جواب بھلا اسٹارک کیسے دے سکتا تھا۔

''بہرحال جو بھی ہے۔ اب یہ جس راستے سے بھی آئیں ان کے مقدر میں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے''...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... اسٹارک نے کہا۔

''بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آخر کار یہ ہماری نظروں میں آ گئے ہیں۔ اب منظر ری بیک کر دو''...... کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک نے تیزی سے ناب الٹی گھمانی شروع کر دی۔ منظر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اب دور سمندر میں یہ لانچ دکھائی دینے لگی تو اسٹارک نے ناب سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب دوبارہ لانچ سمندر کی لہروں پر دوڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''کتنا وقت ہے انہیں رینج میں آنے میں''...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''صرف تین منٹ چیف۔ اگلے تین منٹ میں یہ ہماری رینج میں ہوں گے اور میں ایک لمحے میں ان پر میزائل فائر کر دوں

گا''...... اسٹارک نے کہا۔

''ایک منٹ۔ تم انہیں لانچ پر ہلاک نہ کرو''...... اچانک کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک چونک پڑا۔

''کیوں چیف''...... ڈارسن نے چونک کر کہا۔

''یہ شیطان ہیں۔ ان کے بارے میں سنا ہے کہ یہ مر کر بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نے ان کا سمندر میں شکار کھیلا تو ان کی لاشیں سمندر میں غائب ہو جائیں گی اور ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چل سکے گا کہ یہ ہلاک ہوئے بھی ہیں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے یہ ہلاک ہونے سے بچ جائیں اور پھر یہ پانی کے اندر ہی اندر سے تیرتے ہوئے تھرڈ وے تک پہنچ جائیں''...... کرنل ڈارسن نے سوچتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہوا چیف۔ اگر یہ پانی میں تیر کر آئے تو بھی ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں''...... اسٹارک نے کہا۔

''نہیں۔ ان کے پاس ایسے سائنسی آلات ہو سکتے ہیں جن کی مدد سے یہ پانی میں خود کو ہماری نظروں میں آنے سے چھپا سکیں اس لئے میں اس بار کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ میں انہیں ہر صورت میں مرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں''...... کرنل ڈارسن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تو پھر بتائیں کیا کروں میں چیف''...... اسٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ان کا ساحل پر آنے اور ساحل پر اترنے کا انتظار کرو''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''ساحل پر''...... اسٹارک نے کہا۔

''ہاں۔ یہ لوگ جیسے ہی ساحل پر آئیں تم ان پر ٹرائم ریز فائر کر دینا۔ ٹرائم ریز ایک لمحے میں ان کے جسموں سے ان کی روحیں کھینچ لے گی اور یہ کسی بھی صورت میں زندہ نہ بچ سکیں گے۔ ٹرائم ریز سے دل کی دھڑکن، خون کی گردش اور جسم کے تمام نظام حرکت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس ریز کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور اس ریز کی وجہ سے یہ کسی بھی صورت میں سانس نہیں لے سکیں گے۔ ایک گھنٹے تک تو کیا کسی انسان کا چند منٹ کے لئے بھی دل دھڑکنا رک جائے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ کچھ بھی کر لیں جب تک ان پر سے ریز کا اثر ختم نہیں ہو گا یہ کچھ نہیں کر سکیں گے اور انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا ہی پڑے گا''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''یس باس۔ ٹرائم ریز حقیقتاً انہیں ہلاک کر سکتی ہے۔ اس ریز کے اثر سے بچنے کے لئے ان کے پاس کوئی چارہ نہ ہو گا۔ یہ سانس روک لیں کچھ بھی کر لیں ان کا زندہ بچ جانا ناممکن ہو گا''...... اسٹارک نے کہا۔

''بس تو پھر انتظار کرو۔ جیسے ہی یہ ساحل پر آئیں تم ان پر ٹرائم ریز فائر کر دینا۔ ٹرائم ریز سرکل کی شکل میں ایک ساتھ ان پر پڑے

گی تو یہ کسی بھی صورت میں اس سے نہ بچ سکیں گے“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”اوکے باس۔ میں ان کے ساحل تک آنے کا انتظار کرتا ہوں انہیں ٹارگٹ کرنے کے لئے ٹرائم ریز گن کا رخ ساحل کی طرف کر کے ان پر ٹارگٹ کے لئے ایڈجسٹ کر لیتا ہوں“...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسٹارک تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے مشین آن کی اور پھر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مشین کی اسکرین آن کی تو اس پر ساحل کا منظر دکھائی دینے لگا۔

”اب ٹھیک ہے۔ میں نے رینج ایڈجسٹ کر دی ہے۔ یہ جیسے ہی ساحل پر آئیں گے میں ان پر ٹرائم سرکل ریز کا فائر کر دوں گا۔ پھر یہ جو مرضی کر لیں میرے ہاتھوں مرنے سے نہ بچ سکیں گے“...... اسٹارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ لانچ سمندر میں روک لیں اور تیراکی کے لباس پہن کر سمندر میں تیرتے ہوئے آ جائیں“...... کرنل ڈراسن نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے سمندر میں مخصوص حد تک طاقتور برقی رو پھیلا دی ہے۔ اس برقی رو سے یہ لوگ نہیں بچ سکیں گے۔ وہ دیکھیں ساحل کے پاس بے شمار مچھلیاں اور سمندر

جانوروں کی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں۔ یہ سب اس برقی رو ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہر طرف سمندری جانوروں کی لاشیں دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ سمندر کا یہ حصہ طاقتور برقی رو سے بھرا ہوا ہے اس لئے یہ پانی میں اترنے کی غلطی نہیں کریں گے۔ انہیں لانچ کنارے تک لانی ہی پڑے گی اور یہ پانی کی بجائے خشکی پر چھلانگیں لگا کر اتریں گے اور میرے ہاتھوں ٹرائم ریز کا شکار بن جائیں گے“...... اسٹارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈارسن نے بھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسکرین پر واقعی سمندر کا کنارہ دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف چھوٹی بڑی مچھلیوں اور بہت سے عجیب و غریب سمندری جانوروں کی لاشیں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور یہ سب لاشیں جیسے جل کر سیاہ ہو چکی تھیں۔ وہ لانچ کی طرف دیکھ رہے تھے جس میں موجود افراد آنکھوں سے دوربینیں لگائے اسی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر سمندری جانوروں کی لاشیں دیکھ کر پریشانی لہرا رہی تھی۔

”گڈ شو۔ انہیں سمندر میں یہ لاشیں دکھائی دے گئی ہیں۔ اب یہ واقعی سمندر میں اترنے کی غلطی نہیں کریں گے“...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ لانچ تو رک رہی ہے“...... اسٹارک نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا تو کرنل ڈراسن بھی چونک پڑا کیونکہ لانچ واقعی آہستہ ہوتے ہوتے رک گئی تھی اور وہ پانچوں

افراد اب رنگ کے پاس آ گئے تھے۔ ان کے چہرے متوحش دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سمندر میں جانوروں کی لاشیں دیکھ کر پریشان ہو رہے ہیں"...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھیں چیف۔ ان کے پاس ڈیک پر غوطہ خوری کے لباس بھی پڑے ہوئے ہیں۔ شاید کاان کا یہی پروگرام تھا کہ یہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر اس طرف آئیں گے"...... اسٹارک نے کہا۔

"اب یہ ایسا نہیں کرسکیں گے۔ یہ خصوصی غوطہ خوری کے لباس ہی کیوں نہ پہن لیں۔ برقی پاور سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس باس"...... اسٹارک نے کہا۔ کچھ دیر تک لانچ میں موجود افراد سمندر میں ہر طرف تیرتی ہوئی سمندری جانوروں کی لاشوں کو دیکھتے رہے پھر وہ واپس مڑ گئے اور آپس میں صلاح مشورے کرنے لگے اور پھر وہ لانچ کے کیبن میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد وہ کیبن سے نکل کر باہر آ گئے اور پھر کچھ دیر بعد کرنل ڈارسن اور اسٹارک نے ایک بار پھر لانچ کو آگے بڑھتے دیکھا۔ لانچ کو آگے آتا دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"وہ لانچ میں ہی آگے بڑھ رہے ہیں"...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اب وہ ساحل پر آئیں گے"...... اسٹارک نے کہا۔ لانچ آہستہ آہستہ ساحل کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے ان افراد کو لانچ ساحل پر لاتے دیکھا۔ لانچ کو وہ اس حد تک آگے بڑھا لائے تھے کہ لانچ کا اگلا حصہ خشکی پر آ گیا تھا۔ کرنل ڈارسن اور اسٹارک مسلسل انہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے پانچوں افراد کو بڑے بڑے تھیلے لے کر خشکی پر کود کر نیچے آتے دیکھا۔

"وہ آ گئے ہیں۔ ٹرائم سرکل ریز گن تیار رکھو۔ جیسے ہی یہ سب رینج میں آئیں ان پر فائر کر دینا"...... کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ وہ ساحل پر اتر آئے تھے اور پھر وہ ساحل پر آتے ہی ایک ساتھ کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ ہر خطرے سے نپٹنے کے لئے تیار ہوں۔

"جلدی کرو۔ نانسنس"...... کرنل ڈراسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں چیف۔ ان میں سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ ان کی موت یقینی ہے۔ میں نے بٹن پریس کر دیا ہے جیسے ہی یہ رینج لائن میں داخل ہوں گے۔ ٹرائم ریز گن سے موت کی شعاعیں آٹو فائر ہو جائیں گی اور یہ نہ بچ سکیں گے۔ شعاعیں پھیل کر ان پر اٹیک کریں گی اور انہیں بھاگنے کا بھی کوئی موقع نہ مل سکے گا"......

اسٹارک نے جواب دیا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحے وہ پانچوں ایک جگہ کھڑے رہے اور پھر وہ مشین پسٹل لئے آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ وہ بے حد محتاط دکھائی دے رہے تھے۔

''آ گئے۔ وہ رینج کے قریب آ گئے ہیں چیف۔ بس چند لمحے ان کی زندگیوں کے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ سب کے سب ایک ساتھ ختم ہو جائیں گے''...... اسٹارک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور کرنل ڈارسن کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور آنکھیں سکڑ گئی تھیں کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس کی زندگی کا سب سے پرتجسس لمحہ تھا۔ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر قیامت تک وہ پوری دنیا کا ہیرو بن جاتا۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھی جس پر نظر آنے والے وہ پانچوں افراد آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یکلخت مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب سا روشن ہوا اور فوراً بجھ گیا۔

''ریز فائر ہوگئی ہیں چیف''...... اسٹارک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کرنل ڈارسن نے سرخ رنگ کی ایک لہر سی بجلی سے بھی تیزی سے ساحل پر پھیلتے دیکھی۔ اسی لمحے تیز جھماکا ہوا اور یہ دیکھ کر کرنل ڈارسن کے حلق سے مسرت بھری چیخ نکل گئی کہ پانچوں افراد اچھل اچھل کر نیچے گرے اور ان کے جسم تیزی سے اکڑتے چلے گئے۔ جیسے وہ بے جان ہو گئے ہوں۔

''چیف فتح مبارک ہو۔ ہم نے انہیں ہٹ کر دیا ہے۔ ہرا ہرا۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ ہٹ ہو گئے ہیں۔ ہرا ہرا''...... اسکارٹ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈارسن کا چہرہ بھی پکے ہوئے انار کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔

''ویل ڈن اسٹارک۔ یہ کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے۔ اس کامیابی اور مبارک باد کے تم مستحق ہو۔ ویل ڈن''...... کرنل ڈارسن نے اس سے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو اسٹارک کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

''یس چیف۔ یہ سب آپ کی سرپرستی میں ہوا ہے۔ آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں یہ سب نہیں کر سکتا تھا''...... اسٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان سب کی موت ہمارے ہاتھوں سے ہونا تھی۔ اب یہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں اسی طرح ساحل پر گل سڑ جائیں گی بلکہ گوشت خور جانور اگر اس طرف آئے تو وہ خود ہی ان کی لاشیں کھا جائیں گے۔ ویل ڈن''...... کرنل ڈارسن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دوبارہ اسکرین پر پڑیں تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے کی رونق اور بڑھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے بے جان لاشوں کی طرح۔

''چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے آدمیوں کو بھیج کر ان کی لاشیں یہاں منگوا لوں تا کہ ہم ان کی لاشوں کی باقاعدہ

تصویریں بنا کر انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کر دیں اور دنیا کو بتا سکیں کہ ان بڑے اور خوفناک ایجنٹوں کو ہارڈ ماسٹرز نے ہلاک کیا ہے۔ ان کی لاشیں ہمارے پاس بطور ثبوت ہوں گی ورنہ دنیا کو کسی طرح یقین نہ آئے گا کہ ہم نے ہی انہیں ٹارگٹ کیا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ ہمارا چھوٹا موٹا کارنامہ نہیں ہے۔ جن افراد کو ہلاک کرنے کے لئے پوری دنیا ترس رہی ہے انہیں ہم نے ختم کیا ہے۔ اگر ہم یہ ثبوت دنیا کے سامنے رکھ دیں تو پوری دنیا میں ہارڈ ماسٹرز کا شہرہ ہو جائے گا۔ ویری گڈ آئیڈیا''...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو منگواؤں ان کی لاشیں''...... اسٹارک نے کہا۔

''پہلے یہ چیک کر لو کہ یہ واقعی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں''۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

''چیف۔ آپ ان کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ یہ لاشوں کی صورت میں پڑے ہیں۔ ان میں ذرا سی بھی جان ہوتی تو یہ اس طرح بے حس و حرکت نہ پڑے ہوتے''...... اسٹارک نے کہا۔

''نہیں۔ نجانے کیوں مجھے دھڑکا سا لگا ہوا ہے۔ اس سب کے باوجود ان کی موت کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔ تم ایسا کرو ان کی لاشیں اٹھوا کر لا کر یہاں ڈارک روم میں رکھوا دو اور پھر وہاں کمپیوٹرائزڈ مشین سے ان کی چیکنگ کرو۔ اگر کمپیوٹرائزڈ مشین ان

کی موت کی تصدیق کر دے تو پھر انہیں اوپر لایا جائے گا''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے کے باوجود ایک عجیب اور نامعلوم سا خوف اس کے دل میں موجود تھا اس لئے وہ ہر صورت میں ان کی موت کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق کرانا چاہتا تھا۔

''اوکے چیف۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں''...... اسٹارک نے کہا اور پھر وہ شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال کی دائیں طرف والی دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کے آپریٹ ہوتے ہی شفاف شیشے کے کمرے میں میز پر موجود مشین کے دوسرے کونے پر رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی اوپر دیوار پر موجود سکرین پر منظر ختم ہو کر آڑھی ترچھی لکیریں سی ادھر ادھر دوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ کرنل ڈارسن خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد اسٹارک واپس اس شیشے والے کمرے میں آیا اور اس نے مشین کے اس حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ جس پر ہال والی مشین کے آپریٹ ہوتے ہی رنگ برنگے بلب اسپارکنگ کرنے لگے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اسکرین پر ایک بار پھر ساحل کا منظر ابھر آیا۔ جہاں لاشیں بدستور بے حس و حرکت پڑی تھیں۔ اسی لمحے ہال میں موجود مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ سیٹی کی آواز سن کر اسٹارک نے مشین کے ساتھ

لگا ہوا ایک مائیک ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا۔

''ہیلو ہیلو۔ آپریشن روم سے اسٹارک بول رہا ہوں۔ راڈرک اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلے جاؤ۔ وہاں پانچ لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سب کو چیک کرو۔ اگر وہ لوگ مر چکے ہوں تو ان کی لاشیں اٹھا کر ڈارک روم میں لے جا کر رکھوا دو'' ...... اسٹارک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مائیک کو مشین کے ساتھ لگے ہوئے ہک میں لٹکا دیا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے ایک چٹان کو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتے دیکھا اور پھر اس چٹان میں بنے ہوئے ہول سے دس افراد باہر نکل آئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں وہ مشین گنیں لئے تیزی سے ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ ساحل پر پہنچ کر وہ ان پانچوں افراد کی لاشوں کے پاس رک گئے۔ پھر پانچ افراد آگے بڑھے اور وہ ان افراد کی لاشیں چیک کرنے لگے۔ پھر ان پانچوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو انگلیاں کھول کر وی کا نشان بنایا۔ یہ وکٹری کا مخصوص نشان تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ جن افراد کو چیک کر رہے ہیں وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ واقعی مر چکے ہیں۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو'' ...... کرنل ڈارسن جو اس منظر کو غور سے دیکھ رہا تھا اپنے ساتھیوں کو وکٹری کا نشان بناتے دیکھ کر اطمینان اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان افراد نے آگے بڑھ کر پانچوں لاشیں

اٹھائیں اور پھر وہ تیزی سے اس چٹان کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے نکل کر وہ آئے تھے اور پھر وہ لاشیں لے کر کھلی ہوئی چٹان میں اتر گئے۔ ان کے اندر جاتے ہی چٹان تیزی سے بند ہوتی چلی گئی۔

''لاشیں بلیک روم میں پہنچ چکی ہیں چیف'' ...... چند لمحوں کے بعد اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر فتح و مسرت کی عجیب اور انوکھی سی جگمگاہٹ موجود تھی۔ اسٹارک نے مشین کے ایک اور حصے کے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ اس بار دیوار پر موجود اسکرین آف ہو گئی اور اس کی بجائے مشین کے اندر ہی ایک چھوٹی سی اسکرین روشن ہوئی۔ اسکرین پر سبز رنگ کا ایک نقطہ سا جل بجھ رہا تھا۔ اسٹارک خاموش بیٹھا اس نقطے کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی اسکرین پر اسپارکنگ کرنے والا نقطہ یکلخت سرخ رنگ کا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اسکرین پر فائیو کا ہندسہ ابھر آیا اور اس کے آگے حرف ڈی تیزی سے اسپارکنگ کرنے لگا۔

''چیف۔ کمپیوٹرائزڈ مشین نے ان پانچوں کی ہلاکت کی تصدیق کر دی ہے۔ آپ خود چیک کر لیں'' ...... اسٹارک نے کہا اور کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''او کے۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ یہ شیطان واقعی موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں۔ آخر کار ہارڈ ماسٹرز جیت گئی۔ ویل ڈن

اسٹارک۔ رئیلی گڈ شو۔ اب تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں بلیک روم سے نکال کر فرسٹ ہال میں پہنچا دو۔ میں پوری دنیا کے ٹی چینلز پر ان کی لاشیں دکھانا چاہتا ہوں تاکہ دنیا بھر میں ہارڈ ماسٹرز کا نام ہو جائے گا''...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فتح و کامیابی کے نشے سے اس کے قدم اس طرح سے اٹھ رہے تھے جیسے اس نے ایک ساتھ بے شمار شراب کی بوتلیں پی لی ہوں۔ وہ واقعی خود کو ہواؤں میں اُڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

''میرا خیال ہے اب ہمیں اپنے میک اپ بدل لینے چاہئیں''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں۔ میں نے تو پرنس جیسا میک اپ کیا ہے تاکہ تم مجھے اس روپ میں پسند کر سکو اور تم میرا یہ حسین روپ ختم کرانا چاہتی ہو۔ کیوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم اتنے بھی بدصورت نہیں ہو کہ تمہیں خود کو حسین بنانے کے لئے ایسا میک اپ کرنا پڑے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ابھی لوسیا کی رہائش گاہ میں ہی موجود تھے۔

''اب میں تم سے کیا کہوں۔ خوبصورتی اور بدصورتی تو دیکھنے والوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے اور تنویر ہمیشہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے صدیقی، خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔

عمران نے ہی انہیں یہاں بلایا تھا۔

''کیا ہوا۔ اس لوسیا نے کچھ بتایا ہے یا نہیں''...... صدیقی نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

''بہت کچھ بتایا ہے۔ اب بس ہمیں عمل کرنا ہے اس کے بعد سارا کھیل ختم''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں وہ ساری تفصیل بتا دی جو لوسیا نے بتائی تھی۔

''تو کیا ہم لوسیا کو ساتھ لے جائیں گے''...... چوہان نے پوچھا۔

''ضروری نہیں ہے۔ اسے میں نے ڈرانے کے لئے ایسا کہا تھا تاکہ اگر اس نے کوئی جھوٹ بولا ہو تو وہ سچ بتا سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن جو تفصیل لوسیا نے بتائی ہے اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ تھرڈ وے بے حد خطرناک ہے اور وہاں لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے زبردست سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہم ان حفاظتی انتظامات کو کیسے ختم کریں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''اسی کے لئے میں نے ریڈ کارٹر سے بات کی ہے اور اس سے کچھ مخصوص سامان منگوایا ہے۔ میں اسی کے فون کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس کا فون آتے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے اور پھر رکے بغیر اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اس بار ہم تیزی سے مشن مکمل کریں گے''...... عمران نے

سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اب کافی دیر ہوگئی ہے ہمیں جلد سے جلد لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کر دینا چاہئے''...... صدیقی نے کہا۔

''مس جولیا۔ جاگوڈا نے ہم سب کے ساتھ آپ کو بھی راڈز والی کرسی میں جکڑا تھا اور عمران صاحب نے ان بٹنوں کو درست بھی کر دیا تھا جس سے راڈز لاکڈ ہوتے تھے۔ اس بار تو ہمارا ان راڈز سے نکلنا مشکل نظر آ رہا تھا پھر آپ نے خود کو کیسے ان راڈز سے آزاد کرا لیا''...... یاد آنے پر نعمانی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''عمران نے شاید سارے بٹنوں کو ٹھیک نہیں کیا تھا۔ اس نے ان بٹنوں کو ہی درست کیا تھا جس پر پہلے یہ اور ہم سب جکڑے ہوئے تھے۔ اس بار اتفاق سے مجھے آخری کرسی پر جکڑا گیا تھا۔ اس کرسی کے راڈز اسی طرح سے اوپن تھے۔ بند ضرور تھے لیکن لاکڈ نہیں تھے۔ جب عمران جاگوڈا سے بات کر رہا تھا تو میں نے جسم اور ہاتھوں کو حرکت دے کر اس بات کو محسوس کر لیا تھا کہ راڈز لاکڈ نہیں ہیں بس پھر میں نے کچھ توقف کیا اور جب حالات خراب ہونے لگے تو میں ایکشن میں آ گئی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال آپ نے واقعی زبردست ایکشن کیا تھا۔ آپ نے ایک ساتھ چار چار افراد کا وہ بھی خنجروں اور مشین پسٹلز سے لیس

افراد کا مقابلہ کیا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی داؤ چل جاتا تو حالات مختلف ہوتے''...... خاور نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی پھر حالات مختلف ہی ہونے تھے اور میں بن بیاہا مرد بے زوجہ بن جاتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''مرد بے زوجہ۔ کیا مطلب۔ یہ مرد بے زوجہ کیا ہے''۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں اس لفظ کی سمجھ نہ آئی ہو۔

''جس طرح شوہر مر جائے تو بیوی بے چاری بیوہ ہو جاتی ہے اسی طرح اگر شوہر کی جگہ اس کی بیوی مر جائے جو بہت کم شوہروں کا نصیب ہوتا ہے تو وہ بے چارہ رانڈ یا پھر مرد بے زوجہ کہلاتا ہے کیونکہ پہلا لفظ مناسب نہیں لگ رہا تھا اس لئے میں نے اس کا ترجمہ کیا تھا مرد بے زوجہ اور چونکہ میری شادی نہیں ہوئی ہے اس لئے میں نے بن بیاہا مرد بے زوجہ کہا تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم سچ میں جب بھی بولتے ہو کفن پھاڑ کر ہی بولتے ہو اور ایک دن ایسا ہی ہو گا کہ تم واقعی بن بیاہے مرد بے زوجہ ہی کہلاؤ گے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے ارے۔ ایسی بددعا تو نہ دو۔ ابھی تو میں نے دنیا میں رہ کر بہت کچھ کرنا ہے۔ میرے بہت سے بچے ہوں گے جو مجھے

پہلے ڈیڈی اور پھر جب ان کے بچے ہوں گے تو وہ مجھے دادا جان کہیں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''یہ سب کرنے کے لئے آپ کو پہلے شادی کرنی ہو گی عمران صاحب''...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کروں گا پہلے دلہن کو تو منا لو۔ بنا دلہن کے تو شادی بھی نہیں ہوتی ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''میں نے تمہیں میک اپ بدلنے کا کہا تھا اور تم بات ہی بدل گئے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میک اپ۔ وہ کیوں مس جولیا''...... صدیقی نے کہا۔

''دراصل اس کا کہنا ہے کہ ہم سب بغیر میک اپ میں زیادہ حسین ہیں۔ اس لئے اصل شکل میں سوئمبر جیت جائیں گے۔ میں نے کہنا تھا کہ آزما کر دیکھ لو لیکن اب تو واقعی جدید دور ہے۔ پہلے گلے میں پھولوں کی مالائیں ڈال کر سوئمبر جیتا جاتا تھا اب گولی ماری جاتی ہے۔ میں تو باز آیا ایسے سوئمبر سے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''سوئمبر تو تب ہو گا جب تم اصل شکل میں آ جاؤ گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ گولی۔ میرا جسم سچ مچ کمزور ہے۔ آسانی سے گولی

اندر گھس جائے گی اور روح باہر آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ سامان کب پہنچے گا''...... خاور نے کہا۔

''اسی کا انتظار ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ سامان کہیں باہر سے آنا ہے''...... نعمانی نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہمیں جس تھرڈ وے کی طرف جانا ہے وہاں اپنے بچاؤ کے لئے ہمیں خاص سامان کی ضرورت ہے جو لوکاسا میں نہیں مل سکتا اور ملنا تو دور کی بات ہے اس سامان کا نام بھی شاید اس علاقے کے لوگ نہ جانتے ہوں اس لئے میں نے خصوصی طور پر مائیکل بن کر ریڈ کارٹر سے بات کی تھی اور اس سامان کے لئے چیف کو کال کر کے اس کے اکاؤنٹ میں مزید دس لاکھ ڈالرز جمع کرائے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے اس مشن میں چیف کا سارا اکاؤنٹ یہ اکیلا ریڈ کارٹر ہی خالی کرائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو ریڈ کارٹر سامان ہمیں یہاں پہنچائے گا''...... صدیقی نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کی کال آئے گی تب ہم خود جائیں گے اور ایک مخصوص پوائنٹ پر ہمیں ہمارا مطلوبہ سامان مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کافی دیر اسی طرح

سے باتیں ہوتی رہیں پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جیب سے سپر ویز فون نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ریڈ کارٹر بول رہا ہوں۔ آپ کا سامان مطلوبہ جگہ پہنچ گیا ہے۔ آپ کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد مخصوص پوائنٹ سے اپنا سامان لے سکتے ہیں۔ معاوضہ مجھے مل گیا ہے۔ اس کے لئے شکریہ''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا ریڈ کارٹر نے رابطہ ختم کر دیا۔

''ویری گڈ۔ ریڈ کارٹر نے واقعی کام کر دکھایا ہے۔ ورنہ مجھے یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی سارا سامان حاصل کر لے گا۔ چلو۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کوٹھی کے گیراج سے انہوں نے لوسیا کی ایک کار لی اور پھر وہ اس میں سوار ہو کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ وہ ایک گھنٹے تک کار لوکاسا کی سڑکوں پر دوڑاتا رہا پھر وہ ان سب کو سمندر کے ایک گھاٹ پر لے آیا جہاں ایک لانچ موجود تھی۔ لانچ پر عملے کے طور پر صرف تین افراد تھے۔

عمران نے کار روکی اور پھر ان افراد سے جا کر ملا۔ وہ کچھ دیر ان سے باتیں کرتا رہا پھر اس نے ان سب کو لانچ میں بلا لیا۔ وہ سب لانچ میں آ گئے تو لانچ سمندر میں تیرنا شروع ہو گئی۔ عمران

اپنے ساتھیوں کو لے کر لانچ کے ایک کیبن میں آ گیا۔ کیبن میں ایک بڑا سا تھیلا رکھا ہوا تھا۔

''یہ ہے وہ تھیلا جس میں ریڈ کارٹر نے سامان بھجوایا ہے۔ اب میری بات سنو۔ ہمیں سمندری راستے سے ان پہاڑیوں کی طرف جانا ہے جو منگرات کی پہاڑیاں کہلاتی ہیں۔ سمندری راستے سے ہمیں وہاں پہنچنے میں وقت تو لگے گا لیکن بہرحال ہم وہاں پہنچ جائیں گے اور اسی سمندری ساحلی راستے کی طرف وہ تھرڈ وے موجود ہے جس میں داخل ہو کر ہم رے فیکٹری اور رے لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں۔

راستے بے حد کٹھن ہیں اور وہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی خوفناک ہیں۔ انہوں نے قدم قدم پر سائنسی جال پھیلائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کے کسی سائنسی جال میں پھنس گئے تو شاید ہمیں تڑپنے کا بھی موقع نہیں ملے گا اس لئے ہمیں نہایت سوچ سمجھ کر اور محتاط ہو کر وہاں پہنچنا ہے۔ ان پہاڑیوں کو موت کی پہاڑیاں کہتے ہیں۔ سمندر میں ہماری لانچ کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے اور اگر ہم تیر کر بھی ساحل کی طرف جائیں گے تب بھی وہ ہمیں آسانی سے ہٹ کر سکتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب ہے ہم زندہ حالت میں شاید ہی اس ساحل تک پہنچ سکیں اس لئے اب ہمارے پاس ڈائریکٹ ایکشن کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ وہ نہ صرف ہمیں سمندر میں موجود لانچ پر میزائل مار کر ہلاک کرنے کی کوشش

کر سکتے ہیں بلکہ اگر ہم سمندر میں اترے تو بھی وہ ہمیں نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ہم عام سی لانچ میں جائیں گے اور ایسا ظاہر کریں گے جیسے ہم سیاح ہیں اور اس ساحل پر محض تفریح کرنے کے لئے آئے ہیں۔

اگر ہمیں خصوصی ریز سے چیک نہ کیا گیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں ساحل تک پہنچنے سے نہ روکیں گے۔ انہیں یقین ہو گا کہ ساحل پر آ کر ہمارا آگے بڑھنا ناممکن ہو جائے گا کیونکہ ان کے سارے حفاظتی انتظامات ساحل سے ہی شروع ہوتے ہیں اور وہ ہمیں ساحل پر یا آگے جاتے ہی ہٹ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر ہم نارمل رہے تو مجھے یقین ہے وہ ہمیں ساحل تک آنے سے نہیں روکیں گے البتہ ساحل پر پہنچتے ہی ہمارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ وہ کہیں سے بھی ہمیں ٹارگٹ کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو ہم ہر صورت میں آگے بڑھیں گے اور اپنا کام پورا کر کے ہی واپس آئیں گے'' ...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اگر انہوں نے ہم پر ساحل پر حملہ کیا اور ہمیں لاشوں میں تبدیل کر دیا تو'' ...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو ہماری لاشیں زندہ ہو جائیں گی اور یہ مشن ہماری لاشیں مکمل کریں گی'' ...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لاشیں زندہ ہو

جائیں اور لاشیں مشن مکمل کریں''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی حد تک عمران کی بات سمجھ چکا ہے۔

''کیونکہ ہم لاشیں بن کر بھی زندہ رہیں گے۔ لیکن وہ ہمیں لاشیں ہی سمجھتے رہیں گے۔ جب وہ ہماری لاشیں اٹھائیں گے تو اچانک لاشیں زندہ ہو جائیں گی اور پھر لاشیں وہی کریں گی جو ہم کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ لاشیں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے تو تمہاری کوئی بات بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ مجھے تو یہ سب بکواس نظر آتا ہے۔ مجھے تو سچ میں ایسا لگ رہا ہے کہ تمہیں کچھ اور نہیں سوجھ رہا اس لئے تم ایسی فضولیات بول رہے ہو''...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں ہمارے ساتھ نہیں جانا تو تم یہیں رک جاؤ۔ دو چار روز ہمارا انتظار کرنا اگر ہم واپس نہ آئے تو تم اپنا سامان سمیٹ کر پاکیشیا واپس چلی جانا''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں یہاں کیوں رکنے لگی۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی سمجھے تم''...... جولیا نے یکلخت چونک کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب آپ پروگرام بتائیں''...... صدیقی نے کہا۔

''لوسیا کے کہنے کے مطابق لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے وہاں جدید ترین حفاظتی کمپیوٹرائزڈ مشینیں نصب کی گئی ہیں۔ ان مشینوں کے ذریعے ہر طرف بیس کلو میٹر کے دائرے تک آسانی سے نظر رکھی جا سکتی ہے اور اگر کوئی مکھی بھی اس ایریئے میں داخل ہو جائے تو فیکٹری کے آپریشن سسٹم کی کمپیوٹرائزڈ مشین اسے ایک لمحے میں مارک کر سکتی ہیں اور پھر آٹو سسٹم کے تحت ریز گنیں، میزائل اور مشین گنیں حرکت میں آتی ہیں اور ایک لمحے سے کم وقفے میں اس مکھی کو مٹا کر رکھ دیتی ہیں۔

اس سسٹم کے تحت فضا اور سمندر کی گہرائی میں بھی جھانکا جا سکتا ہے اور وہ لوگ آپریشن روم میں بیٹھ کر انتہائی مہلک میزائل اور ریز وغیرہ سے ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں اور اسے فنا کر سکتے ہیں۔ لوسیا سے جو میں نے تفصیلی انٹرویو لیا تھا اس سے پتہ چلا ہے کہ فیکٹری اور لیبارٹری کو بیرونی حملوں سے بچانے کے لئے زمین کی طرف تو میزائلوں، مشین گنوں کی فائرنگ اور ریز گنوں سے اٹیک کیا جا سکتا ہے جبکہ سمندر کے پانی میں انہوں نے تیز برقی رو پھیلانے کے انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے ہم سمندر میں تیر کر تو وہاں نہیں جا سکتے ہیں۔

ہمیں زندہ سلامت ساحل پر اترنا ہو گا۔ لانچ کو ان کے میزائل حملے سے بچانے کے لئے میں ایک پاور سرکل مشین آن کر دوں گا۔

اگر انہوں نے لانچ کو میزائل سے تباہ کرنے کی کوشش کی تو اس پاور سرکل کی رینج میں آتے ہی میزائل لانچ سے ہٹ کر سائیڈ میں چلا جائے گا۔ اسے کسی بھی صورت میں میزائلوں سے نشانہ نہ بنایا جا سکے گا اس لئے وہ ہمیں ساحل تک جانے سے نہ روک سکیں گے۔ پہاڑیوں کی طرف ایک راستہ ہے جسے تھرڈ وے کہا جاتا ہے یہ راستہ فیکٹری میں جانے کا ہے لیکن اس راستے سے جانا اپنے آپ کو صریحاً ہلاکت میں ڈالنا ہے کیونکہ پہاڑیوں میں سینکڑوں غاروں میں سے اس غار کو تلاش کرنا خاصا مشکل ہے جو تھرڈ وے کا دہانہ ہے۔

پھر آخری بات یہ کہ وہ لوگ اندر سے میزائل مار کر وہ سارا حصہ ہی جلا کر راکھ کر سکتے ہیں۔ لوسیا کے کہنے کے مطابق ان کے پاس شکار کرنے کا سب سے خطرناک ہتھیار ٹرائم ریز گن ہے جو انہوں نے ساحل پر کسی اونچی جگہ نصب کر رکھی ہے۔ یہ ریز انسانی جسم پر اس طرح اثر کرتی ہیں کہ اس کا دل رک جاتا ہے اور خون کی گردش بھی ختم ہو جاتی ہے۔ جسمانی نظام معطل ہو جاتا ہے جسے کسی بھی صورت میں ٹھیک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ریز کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور ظاہر ہے انسان کسی بھی صورت میں زندہ بچ ہی نہیں سکتا ہے۔ لیکن بظاہر انسانی جسم پر ان ریز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس ریز سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ملٹی ٹریگم مرکری کیپسول۔ جو ایک خاص قسم کے پاؤڈر کی شکل کا ہوتا

ہے۔ یہ پاؤڈر خون میں شامل ہو کر اسے پتلا کر دیتا ہے اور اس کی رفتار بھی کم کر دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن بھی نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنے سانس روک لیں اور بے حس و حرکت ہو جائیں تو پھر بڑے سے بڑا ہارٹ ایکسپرٹ ڈاکٹر یا کمپیوٹرائزڈ مشین سے ہی کیوں نہ چیکنگ کی جائے اس بات کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ انسان زندہ ہے۔ کیپسول میں موجود خصوصی پاؤڈر سے ایسی ریز نکلتی ہیں جن سے تمام کمپیوٹرائزڈ ریز دھوکہ کھا جاتی ہیں۔

خون کی گردش، دل کی دھڑکن اور نبض تک چیک کی جائے تو بھی ہر صورت میں انسان مردہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ کیپسول اس قدر نایاب اور قیمتی ہے کہ اس کا حصول بے حد مشکل تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ زاٹان کی ایک لیبارٹری میں اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہیں۔ چنانچہ میں نے ریڈ کارٹر کو اسی کے حصول کے لئے کہا اور ان کیپسولوں کا ایک پیکٹ حاصل کر لیا ہے۔ ان کیپسولوں کا اثر دو سے تین گھنٹے تک رہتا ہے۔ اگر ہم ایک ایک کیپسول نگل لیں تو ٹرائم سرکل ریز کی ہلاکت خیزی سے بچ جائیں گے''...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں ہمیں ان ریزز سے نشانہ نہ کر وہ لوگ خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم واقعی ہٹ ہو گئے ہیں''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں جانتا ہوں کہ وہ ایسے مطمئن نہ ہوں گے کیونکہ ہمارے جسم سلامت ہوں گے۔ اس لئے اس بات پر کہ ہم واقعی ہلاک ہو چکے ہیں وہ کبھی یقین نہیں کریں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو کیا ہم ان ریز سے بے ہوش ہو جائیں گے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’نہیں۔ ہم بے ہوش بھی نہیں ہوں گے۔ اگر ہم بے ہوش ہو گئے تو پھر انہیں ہمیں ہلاک کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی۔ وہ ہمارے بے ہوش جسموں کو گولیاں مار سکتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو پھر کیا ہو گا اور انہیں اس بات پر کیسے یقین آئے گا کہ ہم واقعی ہٹ ہو گئے ہیں جبکہ ہم زندہ ہوں گے‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’انہیں ڈاج دینے کے لئے ہی ہم اپنے سانس پلٹیں گے۔ ان کے آدمی ساحل پر یقیناً ہماری لاشیں چیک کرنے آئیں گے۔ وہ کوئی بھی آلہ لے آئیں لیکن ساحل پر انہیں ہماری لاشیں ہی ملیں گی۔ ہماری چیکنگ کر کے وہ اس بات کی تصدیق کر دیں گے کہ ہم واقعی مر چکے ہیں تو وہ ہماری لاشوں کے میک اپ چیک کرنے کے لئے لامحالہ اپنے ساتھ لے جائیں گے‘‘...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’اس میں رسک بہت ہو گا عمران صاحب۔ وہ ہماری لاشیں دیکھ کر فائرنگ کر سکتے ہیں تاکہ ہمارے زندہ بچنے کا کوئی اسکوپ

باقی نہ رہے‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’رسک لئے بغیر ہمارے پاس کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ وہ لوگ ہمیں شعاعوں سے نشانہ بنائیں گے۔ پھر جب ان کے ساتھی ہماری لاشیں چیک کرنے آئیں گے تو ہم ہوشیار رہیں گے۔ سانسیں روکنے کے بعد ہمارے پاس یہ چانس ضرور ہو گا کہ ہم فوراً اپنی سانسیں بحال کر سکیں۔ ہم ساحل پر جاتے ہی مشین پسٹل اپنے ہاتھوں میں رکھیں گے۔ جب ان کے ساتھی ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے تو وہ لامحالہ ہماری لاشیں چیک کریں گے۔ اگر انہیں ذرا سا بھی شک ہوا تو وہ ہم پر فائرنگ کھول دیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ہم مشین پسٹلز والے ہاتھ اپنے جسموں کے نیچے رکھیں گے اور خطرے کی صورت میں فوراً سیدھے ہو کر انہیں گولیاں مار دیں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پھر بھی خطرہ تو بہرحال رہے گا کہ وہ ہمیں چیک کرنے سے پہلے ہی ہم پر فائرنگ نہ کر دیں‘‘...... جولیا نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

’’انسانی فطرت ہے کہ وہ مرے ہوؤں کو نہیں مارتا۔ فائرنگ کرنے سے پہلے وہ ہمیں لازماً چیک کریں گے کیونکہ ٹرائم ریز ان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’مگر عمران صاحب۔ اس سے ہمیں فائدہ کیا ہو گا۔ اگر وہ

ہمیں فیکٹری میں نہ لے گئے اور انہوں نے اسی حالت میں ہمیں سمندر میں پھینک دیا تو ۔ فیکٹری میں ہم پھر بھی داخل نہ ہوسکیں گے“...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا یہ سوال فطری ہے۔ دراصل بھوکے پیٹ مسلسل بول بول کر میں تھک گیا ہوں۔ اس لئے مجبوراً خاموش ہوگیا۔ اگر کہو تو ہم کچھ کھالیں تاکہ مجھ میں دوبارہ بولنے کی ہمت آسکے اور پھر میں نان سٹاپ بولتا ہی رہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بھوک تو ہمیں بھی محسوس ہوئی ہے۔ تو کیا یہاں ہمیں کھانے کو کچھ ملے گا“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں ۔تھیلا کھولو۔ اس میں ریڈ کارٹر نے ہمارے کھانے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔ اس نے پیکٹ بند کھانے بھیجے ہیں وہ ٹھنڈے تو ہوں گے لیکن پیٹ میں جا کر خود ہی گرم ہو جائیں گے کیونکہ انہیں گرم کرنے کے چکروں میں پڑ کر ہم اب وقت ضائع نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے بیگ کھول لیا۔ بیگ میں واقعی خشک کھانے کے ڈبے موجود تھے۔ اس نے ایک ایک ڈبہ اور ایک ایک سافٹ ڈرنک کا کین نکال کر سب کو دیا اور اپنے لئے بھی نکال لیا۔

”کھاتے ہوئے تم اپنی بات جاری رکھ سکتے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”بزرگ کہتے ہیں کہ اول طعام بعد کلام اور ویسے بھی کھاتے

وقت بولنا نہیں چاہئے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب خاموشی سے کھانے میں مصروف ہوگئے۔ تھوڑی دیر میں وہ کھانے سے فارغ ہوگئے تو جولیا نے فلاسک اور ساتھ ڈسپوزیبل گلاس نکال لئے۔ فلاسک میں کافی تھی اس نے سب کو ڈسپوزیبل گلاسوں میں کافی ڈال ڈال کر دینا شروع کر دی تھی پھر اس نے اپنے لئے بھی گلاس میں کافی ڈالی اور فلاسک کو ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

”اب ہم سب شکم سیر ہوگئے ہیں اور کیپسول کھانے سے پہلے ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم خالی پیٹ نہ رہیں۔ اب ایک ایک کیپسول کھالو اس کے بعد کافی پینا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک پیکٹ سے انہیں ایک ایک سبز رنگ کا کیپسول نکال کر دے دیا۔ اس نے خود بھی ایک کیپسول نگلا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں کافی سپ کرنے لگا۔

”عمران صاحب۔ آپ ان پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ٹرائم ریز سرکل سے ہٹ ہوگئے ہیں تو ہمیں فوری طور پر اپنی سانسیں روکنی پڑیں گی۔ لیکن کوئی آدمی بھلا کتنی دیر تک سانس روک سکتا ہے۔ میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ پانچ دس منٹ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ انہوں نے احتیاطاً ہمیں کئی گھنٹوں تک اسی طرح ساحل میں پڑے رہنے دیا تو پھر“...... نعمانی نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ واقعی اس قسم کی اداکاری زیادہ دیر

تک نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ غیر فطری سی بات ہو جاتی ہے۔ ہم سانس اس وقت تک نہیں روکیں گے جب تک ہماری لاشیں اٹھانے کے لئے کوئی آ نہیں جاتا۔ آنے والے زیادہ دیر باہر نہیں رکیں گے۔ وہ ہمیں چیک کریں گے اور پھر یا تو ہماری لاشیں سمندر میں پھینکنے کی کوشش کریں گے یا پھر ہماری لاشوں کے میک اپ چیک کرنے کے لئے ساتھ لے جائیں گے۔ ایسا کرنے میں انہیں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ ہم راستے میں اپنے سانس بحال کر سکتے ہیں ضرورت پڑنے پر ہی ہم اپنی سانسیں روکیں گے اور میرے خیال میں یہ سب کرنا تمہارے لئے مشکل نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کا آئیڈیا شاندار تھا لیکن اس میں بہرحال رسک تھا لیکن وہ سب سیکرٹ ایجنٹ تھے۔ اس لئے وہ گھبرانے والے یا پھر حالات سے ڈر کر بھاگنے والے نہیں تھے۔ رسک لینا وہ جانتے تھے اور رسک لے کر اور اپنی زندگیاں داؤ پر لگا کر ہی وہ کامیابیاں حاصل کرتے آئے تھے اور انہیں یقین تھا کہ اس بار بھی وہ اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

''چلو یہ تو مسئلہ حل ہو گیا۔ اب آخری اہم سوال''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی کہ ہم فیکٹری کے اندر کیسے جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں یہی پوچھنا چاہتا تھا''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اس مقصد کے لئے تو میں نے اپنا اور تم سب کا ہلکا پھلکا میک اپ کرا دیا ہے۔ وہ ظاہر ہے میک اپ چیکر کیمرے استعمال کریں گے اور ان کیمروں میں ہمارے اصل چہرے واضح ہو جائیں گے۔ تمہیں نہیں تو کم از کم وہ مجھے ضرور پہچانتے ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ میری موت کا یقین ہارڈ ماسٹرز کو صرف اسی صورت میں آ سکتا ہے جب میری لاش ان کو دکھائی جائے اس لئے لازماً کرنل ڈارسن لاشوں کو فیکٹری میں منگوائے گا۔ تاکہ وہ میری لاش کی فلم بنا کر پوری دنیا کو دکھا سکے اور ظاہر ہے جب میری لاش جائے گی تو باقی لاشیں بھی ساتھ جائیں گی۔ بولو اب کیا کہتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو بے حد عجیب اور انتہائی خطرناک پلاننگ ہے۔ کم از کم میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسی پلاننگ بھی بنائی جا سکتی ہے''...... جولیا نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

''ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جب ہماری لاشیں فیکٹری میں لے جائیں تو اصل فیکٹری میں لے جانے سے پہلے وہ باقاعدہ خود کسی مشین کے ذریعے اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا واقعی ہم زندہ ہیں یا مردہ''...... خاور نے کہا۔

''اوہ۔ سمندری ہوا کھاتے ہی تمہارے اندر عقل کے جراثیم بھی

داخل ہو گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تو انہوں نے کسی مشین کے ذریعے چیکنگ کی تو پھر ان کی یہ چیکنگ بھی ناکام رہے گی۔ بتایا تو ہے ان کیپسولوں سے نکلنے والی ریز ہمیں ہر قسم کی چیکنگ ریز سے بچا سکتی ہے۔ کمپیوٹرائزڈ مشین سے چیکنگ کی گئی تو انہیں ہمارا ڈیتھ کاشن ہی ملے گا اور کچھ نہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جس تفصیل سے انہیں جواب دیئے تھے اس سے وہ سب مطمئن ہو گئے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ عمران کی سرکردگی میں وہ ضرور کامیابی حاصل کر لیں گے۔

عمران نے فیکٹری اور لیبارٹری کی مشینری کو جام کرنے کی غرض سے مخصوص آلہ بھی منگوایا تھا۔ مخصوص آلہ چھوٹے سے پسٹل جیسا تھا۔ اس کے اندر ایسی ریز تھیں جو فائر ہوتے ہی اٹیمک بیٹریوں سے چلنے والی مشینری کو جام کر دیتی تھیں۔ اس پسٹل کے علاوہ عمران نے اپنے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ رکھا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فیکٹری میں لے جانے سے پہلے ان کا اسلحہ وغیرہ چیک کیا جائے۔

ویسے اسے عام سے اسلحے کی اتنی پرواہ بھی نہ تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ عام سا اسلحہ تو وہ دوسروں سے بھی چھین سکتا ہے صرف اسے فکر اٹیمک مشینری کی تھی۔ کیونکہ وہ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ لوسیا نے ویسے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ فیکٹری کی تمام اہم مشینیں بڑی بڑی اٹیمک بیٹریوں سے ہی چلتی ہیں۔ اس لئے اس نے یہ مخصوص ریز پسٹل خاص طور پر منگوایا تھا۔

''تم اب بھی کچھ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہو''...... عمران نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر تفکرات کے سائے لہرا رہے تھے۔

''اگر ہماری پلاننگ فیل ہو گئی تو''...... خاور نے اچانک پوچھا۔

''پھر تو میرے پاس تمہاری بات کا ایک ہی جواب ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا''...... خاور نے پوچھا۔

''اصل مسئلہ حساب کتاب دینے کا ہوتا ہے اور حساب کتاب ہی تو دینا ہے۔ پاکیشیا میں جا کر چیف کو دینے کی بجائے منکر نکیر کو دے دینا۔ ویسے تمہارا چیف بھی تو ان سے کم نہیں ہے حساب کتاب لینے پر آتا ہے تو کوئی لحاظ نہیں کرتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ عمران کے گلے میں دوربین لٹک رہی تھی۔ وہ ریلنگ کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے دوربین آنکھوں پر لگائی اور دور نظر آنے والے ساحل کا جائزہ لینے لگا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

''دوربین لگا کر ساحل کی طرف دیکھو''...... عمران نے کہا تو وہ سب دوربینوں سے ساحل کی طرف دیکھنے لگے۔ ساحل کے پاس

سمندر کی سطح پر انہیں جلی ہوئی مچھلیاں اور بے شمار سمندری جانوروں
کی لاشیں تیرتی ہوئی دکھائی دیں۔

''اوہ۔ یہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ساحل کے پاس موجود مچھلیاں
اور دوسرے جانور پانی میں ہی جل گئے ہوں۔ ان کی لاشیں سطح پر آ
گئی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہاں طاقتور برقی رو دوڑ رہی ہے۔ جو سمندر کے اس
حصے میں آنے والی ہر چیز کو جلا دیتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم لانچ اس طرف لے جا سکیں گے۔ برقی رو کا اثر
اس لانچ پر آ گیا تو''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ لانچ کا پیندا ہارڈ پلاسٹک کا ہے۔ کرنٹ جتنا مرضی پاور
فل ہو پلاسٹک سے نہیں گزر سکتا اس لئے کرنٹ کا اثر لانچ کے
باہر اس حصے تک رہے گا جہاں جہاں لانچ گیلی ہو گی۔ اس کا اثر
اوپر یا لانچ کی مشینری تک نہیں آئے گا۔ لانچ کا پرووائکر اور نیچے
موجود مشینری بھی پلاسٹک کوٹڈ ہے اس لئے اسے بھی کوئی نقصان
نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم نے ٹھیک کہا تھا واقعی سمندر میں ہم تیر کر تو ساحل کی
طرف نہیں جا سکتے۔ جب تم یہ جانتے تھے تو پھر تم نے تیراکی کے
لباس کیوں منگوائے تھے''...... جولیا نے سامنے پڑے ہوئے تیراکی
کے لباسوں کے بنڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے سوچا تھا کہ شاید ان کی ضرورت پڑ جائے لیکن خیر

کوئی بات نہیں......'' عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نعمانی جاؤ اور جا کر لانچ کی رفتار آہستہ کرا دو۔ اب ہم ان
کی ٹارگٹ رینج کے قریب پہنچ چکے ہے اگر ہم رینج میں آ گئے تو وہ
ہمیں لانچ سمیت میزائلوں سے ہٹ کر سکتے ہیں''...... عمران نے
نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور رینج قریب آنے کا سن کر سب چوکنا
ہو کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ انہیں پوری طرح احساس تھا کہ اب موت
زندگی کا کھیل شروع ہونے ہی والا ہے۔ نعمانی فوراً اٹھ کر باہر چلا
گیا۔ کچھ توقف کے بعد عمران ان سب کے ساتھ باہر آ گیا۔
تھوڑی دیر بعد عمران نے لانچ رکوا دی۔

''اوکے دوستو۔ یہاں سے زندگی کی سرحد ختم ہو رہی ہے اور
اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ مستقبل بتائے گا لیکن ایک بات بتا دوں
کہ تم میں سے کسی کی معمولی سی کوتاہی بھی ہم سب کے لئے موت
کا پھندہ بن جائے گی۔ اس لئے ہر آدمی نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا
ہے۔ خاص طور پر میں جولیا سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ہر قسم کے جذباتی
اقدام سے باز رہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو
جولیا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران انہیں لے کر
کیبن میں آیا اور ایک بار پھر انہیں ہدایات دینے لگا پھر انہوں نے
کیبنوں سے اپنے مخصوص تھیلے اٹھائے اور انہیں لے کر باہر آ گئے
اور پھر وہ ریلنگ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔

''اب تک انہوں نے ہماری لانچ پر کوئی میزائل فائر نہیں

کیا“...... جولیا نے کہا۔

”وہ کریں گے بھی نہیں۔ وہ ہمیں ساحل پر ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور اسی ٹرائم ریز سے۔ اس لئے وہ ہمارے ساحل پر آنے کا انتظار کر رہے ہیں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس نے صدیقی کو انجن روم کی طرف بھیج دیا تھا۔ جس نے لانچ کو ایک بار پھر آگے بڑھانا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی لانچ ساحل تک پہنچ گئی۔ چونکہ پانی میں تیز برقی رو دوڑ رہی تھی اس لئے عمران کے کہنے پر لانچ کو ساحل پر کافی آگے تک لے آیا گیا تھا۔ اب وہ خشکی پر چھلانگیں لگا سکتے تھے۔ ساحل دور تک صاف تھا۔ وہاں کوئی ذی روح دکھائی نہ دے رہا تھا۔

”چلو۔ خشکی پر چھلانگیں لگا دو۔ خبردار۔ پانی سے دور رہنا ورنہ پانی میں موجود برقی پاور سے تم نہیں بچ سکو گے“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”اور نیچے جاتے ہی ہوشیار رہنا۔ ہم پر فوراً ہی ٹرائم ریز فائر کی جائے گی۔ ہمارے جسموں کو جھٹکے لگیں گے۔ سب ایک ساتھ گر جانا اور پھر جسم میں کوئی حرکت ظاہر نہ ہونے دینا۔ ہم سانسیں تب روکیں گے جب کوئی ہماری لاشیں چیک کرنے آئے گا“...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے خشکی پر کودتے چلے گئے۔ خشکی پر کودتے ہی انہوں نے فوراً جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے۔ وہ خشکی

پر آ کر ایک ساتھ جمع ہو گئے اور پھر چاروں طرف دیکھنے لگے۔

”اب احتیاط کے ساتھ آگے بڑھو“...... عمران نے کہا تو وہ سب آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں تیز چمک سی لہراتی دکھائی دی۔ اسی لمحے انہیں زور دار جھٹکے لگے اور وہ اچھل اچھل کر نیچے گرتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان پر یکلخت ٹنوں وزنی چٹانیں آ گری ہوں اور وہ ان چٹانوں تلے کچلے گئے ہوں۔ زور دار جھٹکوں نے جیسے واقعی ان کی روحیں سلب کر لی تھیں اور انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ابھرتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

کرنل ڈارسن اپنے دفتر میں موجود کرسی پر جا کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی فاتح نئی تسخیر شدہ مملکت میں دربار لگا کر بیٹھتا ہے۔

''بس اب تھوڑی ہی دیر کی بات ہے۔ جلد ہی یہ خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی کہ ہارڈ ماسٹرز کے چیف کرنل ڈارسن نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب کرنل ڈارسن پوری دنیا کا ہیرو بن چکا ہے''...... کرنل ڈارسن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سامنے رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ابنڈریا۔ فوراً چیف سیکرٹری سے ٹرانسمیٹر پر میری بات کراؤ۔ فوراً''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے

رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں رکھا ہوا ایک چھوٹا سا لیکن جدید ٹرانسمیٹر نکال کر میز کے اوپر رکھ دیا۔ اس کا دل واقعی بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور وہ اپنے اس تاریخی اور یادگار کارنامے کی روئیداد چیف سیکرٹری کے کانوں تک پہنچا دے لیکن ظاہر ہے ٹرانسمیٹر کال ملنے میں کچھ وقت تو بہرحال لگنا ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی اور اس پر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے اسپارکنگ کرنے لگا۔ کرنل ڈارسن خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اسپارکنگ کرتا بلب ایک جھماکے سے مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز کی بجائے ایک مردانہ آواز برآمد ہوئی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ اور بھاری سا تھا۔

''ہیلو۔ ماتھم اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بولنے والے نے کہا۔ یہ چیف سیکرٹری تھے۔ انہی کی وجہ سے کرنل ڈارسن ہارڈ ماسٹرز کا چیف بنا تھا۔

''سر۔ میں کرنل ڈارسن چیف آف ہارڈ ماسٹرز بول رہا ہوں۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کرنل ڈارسن۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی ان بدمعاشوں کے متعلق حالانکہ تم نے دعویٰ کیا تھا کہ تم جلد از جلد ان کا خاتمہ کر دو گے۔ اب تم ہو کہاں۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر

پہلے تمہارے ہیڈ کوارٹر فون کیا تھا تو پتہ چلا کہ تم وہاں پر موجود نہیں ہو۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

”سر۔ یہی رپورٹ دینے کے لئے تو میں نے کال کیا ہے۔ اور میں اس وقت ریے فیکٹری میں موجود ہوں۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اچھا۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

”سر عظیم کامیابی۔ ٹاپ وکٹری۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے بے اختیار ہوتے ہوئے قدرے چیخ کر کہا۔

”کیا ہے ٹاپ وکٹری۔ جلدی بتاؤ۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

”وہ علی عمران اور اس کے ساتھی لاشوں کی صورت میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے سامنے پڑے ہیں لاشوں کی صورت میں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ فیکٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے چیختے ہوئے پوچھا۔

”نو سر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ زندہ فیکٹری میں داخل ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ البتہ ان کی لاشیں ثبوت کے طور پر فیکٹری میں منگوا لی گئی ہیں۔ ظاہر ہے لاشوں سے تو فیکٹری کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا۔

پھر مجھے معلوم تھا کہ اس علی عمران کی موت پر یقین اس کی لاش دیکھے بغیر کوئی نہ کرے گا۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی یہ عظیم کامیابی ہے لیکن مجھے تفصیل بتاؤ واقعی مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آرہا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

”سر۔ آپ یقین کریں میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس عمران کی لاش میری نظروں کے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ واقعی علی عمران ہے اور مردہ ہے۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تفصیل بتاؤ کرنل ڈارسن۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرنل ڈارسن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا پتہ لگنے سے لے کر ان پر ٹرائم ریز سرکل کا فائر اور پھر ان کی لاشوں کی کمپیوٹر مشین کے ذریعے تصدیق تک پوری تفصیل سنا دی۔

”تو کمپیوٹرائزڈ مشین نے بھی ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ اوہ اوہ۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ یہ تو تم نے واقعی ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویل ڈن کرنل ڈارسن ویری ویل ڈن۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

”سر۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو باقاعدہ پوری دنیا کے ٹی چینلز پر دکھایا جائے تاکہ پوری

دنیا میں زاٹان کے ہارڈ ماسٹرز کا نام روشن ہو جائے اور پوری دنیا کو ہارڈ ماسٹرز پر فخر ہو۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ ٹھیک ہے۔ میں خود بھی ان کی لاشیں ایک بار دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''تم نے یہ بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور عمران جیسے انسان کو ہلاک کر کے ٹاپ وکٹری حاصل کی ہے اس لئے زاٹان حکومت کی طرف سے بھی میں تمہارے لئے خصوصی انعامات دینے کی سفارش کروں گا۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرنل ڈارسن کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

''اوہ اوہ۔ سر یہ میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے مسرت کے شدید جذبے سے مغلوب ہوتے ہوئے کہا۔

''تم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ بہرحال میں ایک بار خود بھی ان لاشوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے سپیشل فلائٹ پر تمہارے پاس رے فیکٹری پہنچ رہا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مجھے وہاں تک آنے میں دو گھنٹے لگیں گے۔ لیکن فیکٹری میں مجھے کس طرح داخل ہونا ہو گا۔ اس کے متعلق تفصیل تم بتاؤ گے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''آپ ساحل پر پہنچنے سے پہلے مجھے فیکٹری کی فریکوئنسی پر کال کریں گے۔ میں خصوصی آبدوز ساحل پر بھجوا دوں گا جو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لے کر میرے پاس آ جائے گی۔ اوور''۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کال کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل ڈارسن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس دراز میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ خود جا کر فرسٹ ہال میں رکھی ہوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جس کی وجہ سے چیف سیکرٹری نے اسے بے حد شاباشی دی تھی اور اس شاباشی کے ساتھ ساتھ اسے بے پناہ دولت اور زاٹان حکومت سے بے شمار انعامات بھی ملنے والے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح خشک ریت پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ جیسے ہی گرے تھے کچھ ہی دیر بعد ان کی حالت سنبھل گئی تھی۔

''کیا تم سب ٹھیک ہو''...... عمران نے انتہائی آہستہ آواز میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں''...... سب نے جواب دیا۔

''بس اسی طرح پڑے رہو۔ جسم میں معمولی سی بھی حرکت نہ ہو''...... عمران نے ہونٹ ہلائے بغیر کہا۔ وہ سب اسی طرح سے پڑے رہے اور پھر کچھ دیر بعد انہوں نے چٹانوں میں سے دس افراد کو اس طرف آتے دیکھا۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلو کے بل گرے ہوئے تھے۔ مشین پسٹل ان کے ہاتھوں میں تھے۔ اگر آنے والے افراد انہیں مشین گنوں سے فائرنگ کر کے ہلاک کرنے کی کوشش کرتے تو وہ ان سے پہلے اپنے مشین پسٹل سے انہیں نشانہ بنا سکتے تھے لیکن وہ افراد اطمینان بھرے انداز میں اس طرف چلے آ رہے تھے۔

''وہ آ رہے ہیں۔ اپنے سانس روک کر بے حس و حرکت ہو جاؤ۔ وہ ہمیں چیک کریں گے۔ اگر انہوں نے ہماری لاشیں سمندر میں پھینکنے یا ہم پر گولیاں برسانے کی کوشش کی تو ان میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑنا''...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی ان کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے ان پانچوں کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی تیار تھے۔ ان کی آنکھیں نیم وا تھیں اور ان کی نظریں ان افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کے ٹریگروں پر موجود ان کی انگلیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اگر ان کی انگلیاں حرکت کرتیں تو وہ فوراً ایکشن میں آ جاتے اور ان کے فائرنگ کرنے سے پہلے ان پر فائرنگ کرنے کے لئے تیار تھے۔

''چیک کرو انہیں''...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا تو تو پانچ افراد آگے بڑھے اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھک گئے اور ان کے دل کی دھڑکنیں اور نبضیں چیک کرنے لگے۔

''یہ سب مر چکے ہیں''...... ان پانچوں نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں سے وکٹری کے نشان بنا دیئے۔

''گڈ شو۔ اٹھاؤ ان کی لاشیں اور ڈارک روم میں لے چلو''۔ جس آدمی نے ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے کہا تھا اس نے

دوبارہ کہا تو باقی افراد بھی آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھانا شروع کر دیں۔ انہیں لاشیں اٹھاتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی مطمئن ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل وہیں چھوڑ دیئے۔ وہ سب انہیں اٹھائے ایک کھلی ہوئی چٹان کی طرف بڑھ گئے اور پھر وہ انہیں لے کر اس چٹان کے کھلے ہوئے حصے میں گھس گئے۔

کچھ دیر بعد وہ انہیں ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے آئے جہاں سٹریچر پڑے ہوئے تھے انہوں نے ان سب کو ایک جھٹکے سے ان سٹریچرز پر ڈال دیا۔ اس کمرے کی دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں اور چھت سے ایک ٹیوب لٹکی ہوئی تھی جو روشن تھی۔ عمران نے آنکھیں بند کر رکھیں تھیں چند لمحوں بعد اس کے سر پر شیشے کا ایک کنٹوپ چڑھا دیا گیا۔ اس کے ساتھ بے شمار تاریں لگی ہوئی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ کمپیوٹر کی مدد سے اس کی موت کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ گو اس کے لئے اسے ذہن بلینک کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے کمپیوٹر کی کارکردگی کو وہ جانتا تھا کہ یہ خون کی روانی کی مدد سے موت اور زندگی کا فیصلہ کرتے ہیں اور مخصوص کیپسول اور ٹرائم ریز کے مکس ہونے سے کمپیوٹر کو یہ اطلاع ملے گی کہ دل بند ہے اور جسم میں کوئی حرکت نہیں ہے تو وہ ان کی موت کا اعلان کر دے گا لیکن اس کے باوجود اس نے ذہن کو بھی حفظ ماتقدم کے طور پر بلینک کر لیا۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد کنٹوپ ہٹا دیا گیا

البتہ وہ سٹریچر پر اسی طرح پڑا رہا۔ اسے اطمینان تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح زندہ اس خوفناک فیکٹری یا پھر ڈاکٹر رے مورگن کی رے میزائل کی لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

''بس ٹھیک ہے۔ انہیں چھوڑ دو یہاں۔ اب تم سب اپنی اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہو۔ یہ لاشیں ہیں اور خواہ مخواہ ان لاشوں کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے''...... ایک آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی دور جاتے ہوئے قدموں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ عمران نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد کہیں دور سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز اسی طرف کو جانے لگی۔ جس طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اب اپنے سر کو حرکت دی اور سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے آگے ایک راہداری تھی۔ اور اس راہداری اور کمرے کے درمیان محرابی کھلا راستہ تھا۔ وہ آدمی اس محرابی کھلے حصے سے راہداری میں جا کر دائیں طرف مڑ گیا تھا۔ عمران نے فوراً ہی گردن دوسری طرف موڑی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی اسی طرح فرش پر ایک قطار کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کے کہنے پر اس کے ساتھی بھی فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے اسے راہداری میں سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور

عمران بلی کی طرح دبے پاؤں اس محرابی کھلے حصے کی سائیڈ میں پہنچ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے قدموں کی آوازیں اب قریب آ گئی تھیں اور چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا سا آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی مڑ کر اس کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے سارے سٹریچرز کو خالی دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کو یکلخت جھپٹ کر اپنے سینے سے جکڑا اور پھر اسی رفتار سے وہ اسے لئے پیچھے دیوار کی طرف ہٹتا گیا۔ اس کا ایک بازو اس آدمی کے پیٹ کے گرد اور دوسرا اس کے منہ پر سختی سے جما ہوا تھا اور اس طرح اس آدمی کا سر بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس آدمی نے عمران کو اچھالنے اور اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران کے بازوؤں میں آنے کے بعد تو گینڈے کو بھی ہلنے میں دقت ہوتی تھی۔ اس نوجوان بے چارے نے کیا کر لینا تھا۔ عمران نے پیٹ پر موجود بازو کو اور زیادہ سختی سے بھینچ لیا اور جب اس آدمی کی اضطراری حرکت ختم ہوئی تو عمران نے یکلخت اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد بازو ڈال دیا۔

''خبردار۔ اگر منہ سے آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی گردن پر موجود بازو کو زور سے جھٹکا دیا۔ اس آدمی کے حلق سے غرغراہٹ کی آواز نکلنے لگی اور اس

کا جسم عمران کے بازوؤں میں اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ عمران نے بازو کو ذرا سا ڈھیلا کیا تو اس آدمی کا پھڑکنا بھی قدرے کم ہو گیا۔

''میری بات دھیان سے سنو اور اسے سمجھنے کی بھی کوشش کرنا۔ میرے ساتھ تعاون کرو گے تو فائدے میں رہو گے بولو یہاں اس حصے میں تمہارے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس آدمی نے منہ سے جواب دینے کی بجائے انکار میں گردن ہلائی تو عمران نے یکلخت اس بازو کو جو اس نے اس کی گردن کے گرد جمایا ہوا تھا زور سے جھٹکا دیا اور وہ آدمی ایک بار پھر تڑپنے لگا۔

عمران نے ایک اور جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا اور جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے آگے کی طرف دھکیلا۔ لیکن اس سے پہلے اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اس نے اتار لی۔ وہ آدمی ہلکے سے دھماکے سے قالین پر اوندھے منہ گرا۔

''جلدی کرو۔ یہ لاش اٹھا کر ایک کونے میں ڈال دو۔ میں اس حصے کو چیک کر لوں''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اسی لمحے اسے ایک اور خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس سے واقعی حماقت ہو گئی تھی۔ وہ اس وقت فیکٹری والے حصے میں موجود تھا جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ ہو سکتا ہے اس کی آواز

یا حرکت کو مارک کیا جا رہا ہو اور کسی بھی لمحے اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے۔

اسے اس ریز پسٹل کا خیال ہی نہ آیا تھا اور یہ واقعی اس کی حماقت تھی لیکن اس خیال کے آتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ چھوٹا سا سیاہ رنگ کا پسٹل نما آلہ نکال لیا۔ اس کی رینج چونکہ خاصی وسیع تھی اس لئے عمران کو اس بات کی فکر نہ تھی کہ ان ریز سے کوئی مشین فعال رہ جائے گی۔ پسٹل کا رخ اس نے راہداری کی طرف کر کے اس کا ٹریگر دبا دیا۔

پسٹل میں سے ہلکی سی کٹاک کی آواز نکلی اور ساتھ ہی ہلکے نارنجی رنگ کے دھوئیں کا ایک بھپکا سا برآمد ہوا جو چند لمحوں میں ہی غائب ہو گیا۔ عمران نے پسٹل کو واپس جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ تمام حفاظتی انتظامات کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔

پھر وہ مشین گن اٹھا کر آگے بڑھا۔ راہداری میں پہنچ کر اس نے اس طرف دیکھا جدھر وہ آدمی گیا تھا تو آگے جا کر راہداری بند ہو گئی تھی جبکہ سائیڈ پر ایسا ہی ایک اور محرابی دروازہ تھا۔ عمران نے دوسری طرف دیکھا تو راہداری بند تھی اور اس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ عمران مطمئن ہو کر دوسرے محرابی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا وہ اس کھلے دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے پہلے ذرا سا جھانک کر اندر دیکھا تو یہ ایک عام سا دفتر نما کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی

ہوئی تھی۔ لیکن جس چیز کو وہ دیکھ کر چونکا تھا وہ ایک دیوار کے ساتھ نصب بڑی سی مشین تھی۔

یہ مشین چل رہی تھی اور اس مشین کو چلتے ہوئے دیکھ کر ہی وہ چونکا تھا کہ ریز فائر کرنے کے باوجود یہ مشین کیوں چل رہی ہے۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں کہ یا تو ان ریز نے کسی وجہ سے کام نہیں کیا یا پھر اس مشین کا تعلق ایٹمک بیٹریوں سے نہ ہو گا۔ کمرہ چونکہ خالی پڑا تھا اس لئے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس مشین کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ غور سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ کوئی خاص قسم کا ٹرانسمیٹر تھا لیکن اس میں سے نہ کوئی آواز نکل رہی تھی اور نہ اس کے ڈائل پر کوئی فریکوئنسی نظر آ رہی تھی۔ البتہ دو چھوٹے چھوٹے بلب جو ڈائل کے اوپر لگے ہوئے تھے۔ مسلسل اسپارکنگ کر رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مشین آن ہے۔ عمران غور سے مشین کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ان کے نیچے لگے ہوئے ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں آگے بڑھنے لگیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر آ کر رک گئیں۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز کی بجائے ایک انسانی آواز مشین سے برآمد ہونے لگی۔

"سر عظیم کامیابی۔ ٹاپ وکٹری۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی اس آدمی نے جیسے بے اختیار ہوتے ہوئے قدرے چیخ کر کہا۔

"کیا ہے ٹاپ وکٹری۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... دوسرے آدمی نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"وہ علی عمران اور اس کے ساتھی لاشوں کی صورت میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ اوور"...... پہلے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی پہنچ گئے۔ عمران نے مڑ کر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

عمران سمجھ گیا کہ یہ پہلے بات کرنے والا اس فیکٹری کا چیف کرنل ڈارسن ہے اور پھر اس کرنل ڈارسن نے عمران کے فیکٹری پہنچنے اور ان کی موت کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق تک پوری تفصیل بتائی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ اس رپورٹ نے اس کے تمام خدشات کی تصدیق کر دی تھی کہ لوسیا کو فیکٹری کے بارے میں پورا علم تھا اور اس نے اسے کچھ غلط نہیں بتایا تھا اور اب وہ اپنے کانوں سے سن رہا تھا کہ اس کا خیال درست تھا۔

کرنل ڈارسن اور دوسرے آدمی کے درمیان بات چیت ہوتی رہی اس بات چیت کا مرکز عمران کی ذات تھی۔ پھر اسے پتہ چل گیا کہ کرنل ڈارسن، چیف سیکرٹری سے بات کر رہا ہے اور عمران جانتا تھا کہ ہارڈ ماسٹرز، چیف سیکرٹری کے انڈر ہی کام کرتی ہے۔

یہ سن کر عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ وہ خود یہاں آ رہا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی فلم بنا کر پوری دنیا کے چینلوں پر نشر کی جا سکے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی بات چیت ختم ہوگئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو کرسٹ۔ میں اسٹارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے"...... دوسری طرف سے ایک الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہیں پڑی ہیں"...... عمران نے بھنچی بھنچی آواز میں مختصر سا جواب دیا کیونکہ اس کرسٹ کی تو اس نے آواز ہی نہ سنی تھی۔ اس لئے وہ اس کی نقل کیسے کرتا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کا دھیان رکھنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر پیچھے کھڑے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت اوپر چھت سے تیز سرخ رنگ کی روشنی سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پلک جھپکنے میں اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی پھیل گئی ہو۔ اس کا ذہن بھی بالکل اس طرح تاریک ہوگیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر اچانک بند ہو جاتا ہے۔

اسٹارک مشین روم میں اپنے کیبن میں بیٹھا ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہونے والی چیف کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کی گفتگو سن رہا تھا۔ فیکٹری میں حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ایسا سسٹم نصب کیا گیا تھا کہ ہر سیکشن میں ٹرانسمیٹر کا ایک ایسا سیٹ نصب کر دیا گیا تھا۔ جس پر فیکٹری میں باہر سے ہونے والی کال کو سنا جا سکتا تھا بشرطیکہ اگر کوئی سننا چاہے اس صورت میں اسے مشین کو باقاعدہ آن کرنا پڑتا تھا۔ البتہ ٹرانسمیٹر کال شروع ہوتے ہی مشین پر نصب دو چھوٹے بلب جل بجھ کر یہ بتانا شروع کر دیتے تھے کہ فیکٹری کے مین ٹرانسمیٹر پر بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ اس فیکٹری میں موجود کوئی بھی شخص کسی غلط آدمی کو کال کر کے بات چیت نہ کر سکتا تھا۔ اسے یقیناً یہ خطرہ رہتا تھا کہ اس کی بات چیت کہیں نہ کہیں سنی جا سکتی ہے۔

اسٹارک اپنے کمرے میں نصب اس مشین کے ذریعے ہی کرنل

ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اسے یہ بات چیت سننے کا تجسس اس لئے پیدا ہوا تھا کہ شاید کرنل ڈارسن، چیف سیکرٹری سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے سلسلے میں اس کی خدمات کا بھی ذکر کرے لیکن چونکہ ابھی بتدائی بات چیت ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

اپنے سامنے میز پر موجود بڑی سی مشین پر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ فیکٹری میں چلنے والی تمام مشینری کو یہی مشین کنٹرول بھی کر رہی تھی اور اپنی کنٹرولنگ پوزیشن بھی ساتھ ساتھ واضح کر رہی تھی۔ ہال کمرے میں چلنے والی مشینری کی ہلکی ہلکی گونج بھی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کہ یکلخت جھماکا سا ہوا اور کرسی پر بیٹھا ہوا اسٹارک اس قدر بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔

اس کی آنکھیں شدید ترین حیرت سے ابل کر تقریباً حلقوں سے باہر نکل آئی تھیں کیونکہ کنٹرولنگ مشین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ جھماکے کے ساتھ تاریک ہو چکا تھا۔ اور ہال میں موجود مشینوں کی گونج بھی ختم ہو گئی تھی۔ جبکہ ٹرانسمیٹر مشین پر ہونے والی بات چیت ویسے ہی جاری تھی۔ اسٹارک اچھل کر کمرے سے باہر ہال کی طرف بھاگا۔ ہال میں بھی یہی پوزیشن تھی۔ بیس مشینوں میں سے صرف دو مشینیں چل رہی تھیں۔ اور باقی بند ہو چکی تھیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اٹیمک بیٹری سے چلنے والی ساری مشینری بند ہوگئی ہے۔ صرف جنریٹر سے پیدا کی جانے والی بجلی سے چلنے والی مشینری کام کر رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اٹیمک بیٹریوں میں کوئی نقص پڑ گیا ہے۔ یہ کیسے ہوگیا۔ اوہ ویری بیڈ''...... اسٹارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازے تک پہنچتے پہنچتے اسے ایک اور خیال آیا تو وہ تیزی سے واپس شیشے والے کمرے کی طرف پلٹ پڑا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ اٹیمک بیٹریاں فیل ہو جائیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ خود کار کمپیوٹر کی موجودگی میں بیٹریاں کیسے بند ہو سکتی ہیں۔ کہیں کوئی تخریب کاری تو نہیں ہوئی''...... کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے اس نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اس کے ذہن میں تخریب کاری کا خیال آتے ہی فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا خیال آیا تھا اور وہ لاشعوری طور پر دروازے سے ہی پلٹ آیا تھا۔

ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کی گفتگو جاری تھی کیونکہ ٹرانسمیٹر سسٹم الیکٹریکل تھا۔ بلکہ فیکٹری کا تقریباً سارا عام نظام بجلی سی چلتا تھا۔ جسے بڑے بڑے جنریٹر مسلسل پیدا کرتے رہتے تھے۔ تمام حفاظتی اور فائرنگ مشینری اٹیمک بیٹریوں سے چلتی تھیں۔ تاکہ اگر الیکٹرک سسٹم کسی بھی وجہ سے فیل ہو جائے تو اس مشینری پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ہیلو کرسٹ۔ میں اسٹارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے''...... اسٹارک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہیں پڑی ہیں''...... دوسری طرف سے کرسٹ نے بھنچی بھنچی سی آواز میں مختصر سا جواب دیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کا دھیان رکھنا''...... اسٹارک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور رکھا اور پھر واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

''میرا اپنا دماغ ماؤف ہوگیا ہے۔ بھلا لاشیں کیا تخریب کاری کر سکتی ہیں''...... اسٹارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ مشین روم سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا آخری سرے پر موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں گیا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔

دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا کچھ دیر بعد اس کی حرکت رکی تو اسٹارک دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا۔ جس کے اندر ایک لمبی سی دیوار کے ساتھ وہ خود کمپیوٹر نصب تھا اور دوسری طرف دس بڑی بڑی سیاہ رنگ کی اٹیمک بیٹریاں موجود تھیں جن کے اوپر دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ کمپیوٹر بھی بند ہو چکا تھا اور یہ مشین بھی۔ اسٹارک

تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا اور غور سے اس کے ایک ڈائل کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو زور زور سے ملا اور پھر ڈائل کو دیکھا لیکن پھر چونک کر اس نے اپنے بازو پر خود ہی چٹکی بھری اور تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اوہ اوہ۔ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ خواب ہی ہے صرف ایک خواب''...... اسٹارک نے ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں مشین کے ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو ایٹمک بیٹری کی پاور انرجی کو ظاہر کرتا تھا۔ اس ڈائل کے مطابق تمام بیٹریاں فل انرجی کی حامل تھیں لیکن یہ انرجی آگے نہ جا رہی تھی۔ حالانکہ کوئی ایسی بات بھی نہ تھی جو اس انرجی کو آگے بڑھنے سے روک سکتی۔

اسی لمحے اس کے ذہن میں یکلخت اس طرح ایک خیال آیا جیسے گھرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اور وہ بری طرح اچھل پڑا اس وقت تو بدحواسی میں اسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا لیکن اب جیسے ہی یہ خیال آیا تو وہ واقعی پاگلوں کی طرح ناچ اٹھا۔ اس نے کرسٹ کی جو آواز سنی تھی وہ بالکل ہی کرسٹ سے مختلف تھی۔

کرسٹ کی ڈیوٹی اس نے لاشوں والے ہال میں لگائی تھی مگر اب اس نے بیل ہوتے ہی فوراً انٹرکام اٹھا لیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب اس نے ایک مسئلے کے لئے اسے کال کیا تھا تو کرسٹ

نے کافی دیر بعد کال اٹنڈ کی تھی۔ اس وقت اسٹارک نے پوچھا بھی تھا کہ اس نے کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے تو کرسٹ نے یہی جواب دیا تھا کہ لاشوں والے ہال سے دفتر تک آنے میں ظاہر ہے وقت لگتا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا چکر ہو سکتا ہے۔ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے''...... اسٹارک نے کہا اور ایک بار پھر بھاگتا ہوا وہ لفٹ میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ جیسے ہی پہلے والی راہداری میں پلٹا وہ بے تحاشا بھاگتا ہوا مشین ہال میں داخل ہوا۔ شیشے والے کمرے کے کھلے دروازے سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو ابھی جاری تھی۔

لیکن اسٹارک کو اب اس گفتگو کے سننے کا کوئی ہوش ہی نہ تھا۔ مشین روم کا انچارج وہی تھا اور جس طرح مشینری اچانک فیل ہوئی تھی ظاہر ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اسی پر آتی تھی۔

ہال میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ یہ فیکٹری کی ماسٹر چیکنگ سرچنگ مشین تھی۔ چونکہ یہ الیکٹریکل تھی اس لئے وہ چل رہی تھی۔ اسٹارک نے جلدی سے اس مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین پر موجود اسکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک بٹن دباتے ہی جھماکے سے اس پر اس ہال کا منظر ابھر آیا۔ جس میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن یہ منظر دیکھتے ہی وہ ایک بار پھر پاگلوں کے سے

انداز میں ناچ اٹھا کیونکہ اسے ہال میں اسٹریچروں پر پڑی ہوئی لاشوں غائب تھیں۔ وہاں صرف ایک لاش پڑی تھی جو ایک کونے میں موجود تھی اور یہ کرسٹ کی لاش تھی۔ جسے اس نے ایک لمحے میں پہچان لیا تھا۔

کرسٹ کی ناک اور منہ سے خون نکل کر اس کے چہرے کے نچلے حصے پر تھوڑی تک پھیلا ہوا تھا اور چہرہ اس طرح مسخ تھا جیسے اس پر انتہائی تشدد سے ہلاک کیا گیا ہو۔ اسٹارک کے ہونٹ بھینچ گئے اور ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے اس نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

اسکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر ایک منظر اسکرین پر ابھر آیا اور اسٹارک اب تک اس قدر حیران ہو چکا تھا کہ اب اس میں شاید مزید حیران ہونے کی ہمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے اس کے صرف پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھینچ گئے۔ کیونکہ منظر پر کرسٹ کا دفتر نظر آ رہا تھا۔ جس میں وہ عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹرانسمیٹر مشین آن تھی اور وہ کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جبکہ باقی و۔ ، ہی کھڑے تھے۔

اسٹارک کا ذہن بھک سے اڑ گیا تھا لیکن اس نے فوراً ہی ا۔ پنے آپ کو سنبھالا اور پھر مشین کا بٹن آف کر کے وہ واپس شیشے کے

کمرے کی طرف بھاگا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور اب وہ اس خیال پر عمل کرنے کے لئے بھاگ رہا تھا۔ شیشے والے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے مشین کے اس حصے پر جو ابھی تک روشن تھا تیزی سے مختلف بٹن دبائے اور کئی نابیں گھمانا شروع کیں۔ اس کی نظریں ڈائل پر چپکی ہوئی تھیں۔

ٹرانسمیٹر سے ہونے والی گفتگو اب اختتام پذیر ہو رہی تھی۔ لیکن اسے اس کا ہوش ہی نہ تھا۔ اس کی پوری توجہ اس مشین پر لگی ہوئی تھی پھر اس مشین پر جیسے ہی نیلے رنگ کا ایک بلب آن ہوا اس نے ہاتھ کھینچ لیا اور غور سے اس بلب کے نیچے ۔ لگے ہوئے ڈائل کو دیکھنے لگا۔ اسٹارک نے ہاتھ بڑھا کر اس نیلے بلب کے نیچے موجود ڈائل کے دائیں طرف باہر کو ابھرے ہوئے ایک بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی فوراً وہ نیلا بلب آف ہو گیا۔ اور مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے نکلی اور پھر بند ہو گئی۔

اسٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بٹن آف کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے جلدی سے میز پر رکھے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس''...... جلد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا اور کرنل ڈارسن کی آواز سنائی دی۔

''میں اسٹارک بول رہا ہوں چیف۔ آپ فوراً مشین روم میں آ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندہ ہو گئے ہیں

چیف''...... اسٹارک نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہو گئے ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں۔ کیا تم نے ضرورت سے زیادہ پی لی ہے۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''پلیز چیف۔ آپ فوراً پہنچیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں فرسٹ ہال میں عارضی طور پر مفلوج کر دیا ہے لیکن وقت بے حد کم ہے۔ آپ فوراً یہاں آئیں۔ پلیز پلیز''...... اسٹارک نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے جن ریز کے ذریعے انہیں وقتی طور پر مفلوج کیا ہے۔ ان کا اثر بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد لوگ خودبخود ہوش میں آجائیں گے۔ وہ کرنل ڈارسن کو اطلاع دینے سے پہلے ہی ان پر مکمل قبضہ حاصل کر لینا چاہتا تھا لیکن مصیبت یہ تھی کہ ان ریز کے اثر کی وجہ سے فرسٹ فلور کا پورا انظام جامد ہوگیا تھا۔ اب نہ وہاں داخل ہوا جا سکتا تھا اور نہ باہر آیا جا سکتا تھا۔ فائرنگ مشینری پہلے ہی بند پڑی تھی۔ اس لئے وہ یہیں سے ان پر کوئی حربہ بھی استعمال نہ کر سکتا تھا۔

اسی لمحے بے تحاشا دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر کرنل ڈارسن ہال کے دروازے پر نظر آیا۔ اس کا چہرہ حیرت اور

خوف کے ملے جلے تاثرات کی وجہ سے بگڑا ہوا تھا اور آنکھیں پھٹ کر کانوں تک پہنچی ہوئی تھیں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جو تم بھی پاگل ہو گئے ہو۔ کمپیوٹر نے تصدیق کر دی۔ پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ وہ زندہ ہیں۔ کیسے آخر کیسے''...... کرنل ڈارسن نے ہال کے دروازے سے ہی چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا کمرے کے اندر پہنچ گیا۔ وہ شدت جذبات اور تیز دوڑنے کی وجہ سے بری طرح ہانپ رہا تھا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ آئیں میں آپ کو دکھاتا ہوں''...... اسٹارک نے کہا اور پھر وہ کرنل ڈارسن کو لے کر ہال میں موجود اس مشین پر پہنچا۔ جس سے اس نے پہلے چیکنگ کی تھی۔ اس نے اس کے بٹن ایک بار پھر دبانے شروع کئے اور پھر اسکرین پر ایک منظر ابھرا تو جس طرح اسٹارک پہلے اچھلا تھا اس طرح کرنل ڈارسن بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اسکرین پر ایک ہال کمرے کا منظر آ رہا تھا۔ جس کے ایک کونے میں فرسٹ فلور کے آپریشن انچارج کرسٹ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

''اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر کیسے ممکن ہے۔ کیسے ہو گیا یہ سب۔ آخر کیسے''...... کرنل ڈارسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اسٹارک نے دوبارہ بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اسکرین پر کرسٹ کے دفتر کا منظر ابھرا۔ وہاں فرش پر

ٹیڑھے میڑھے انداز میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے عمران اور جولیا کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ باقی تین مردوں کے چہروں کی صرف سائیڈ نظر آ رہی تھی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو وہی ہیں۔ کیا اب یہ مر چکے ہیں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''نو چیف۔ ابھی یہ زندہ ہیں۔ صرف بے ہوش ہیں۔ وہ بھی عارضی طور پر۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے لئے''...... اسٹارک نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیوں۔ مار دو ان کو بم مارو۔ اس دفتر کو ہی اڑا دو۔ ان پر لیزر ریز فائر کرو۔ پرخچے اڑا دو ان کے ان کی بوٹیاں اُڑا دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں اس حال میں پڑا نہیں رہنا چاہئے ورنہ یہ پھر سے زندہ ہو جائیں گے۔ جلدی کرو اسٹارک۔ جلدی''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''سوری چیف۔ اب یہ ممکن نہیں رہا۔ تمام فائرنگ مشینری جام ہو چکی ہے۔ کیونکہ وہ سب اٹیمک بیٹریوں سے چلتی ہیں۔ صرف وہ مشینری سسٹم چل رہے ہیں جو بجلی سے چلتے ہیں۔ یہ ٹی ایس مشین بھی چونکہ ہنگامی حالات کی وجہ سے نصب کی گئی تھی اس لئے یہ اس قدر تو کام آ گئی ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے لیکن ٹی ایس ریز کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں''...... اسٹارک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر جا کر مشین گن سے انہیں بھون ڈالو۔ یہ بے ہوش تو پڑے ہیں''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ لیکن چیف ٹی ایس کی وجہ سے فرسٹ فلور کا تمام سسٹم بھی جام ہو چکا ہے تاکہ ہنگامی حالات سے آسانی سے نمٹا جا سکے۔ لیکن فائرنگ مشینری بھی جام ہے۔ اب جب تک ٹی ایس کے اثرات ختم نہ ہوں فرسٹ فلور سے نہ کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کے اندر جا سکتا ہے۔ لیکن ٹی ایس کے اثرات ختم ہوتے ہی یہ لوگ بھی خودبخود ہوش میں آ جائیں گے اور فرسٹ ہال میں سوائے اس کرسٹ کے اور کوئی بھی آدمی نہیں تھا جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے''...... اسٹارک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہیں ان کے زندہ ہونے کا پتہ کیسے چلا''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اسٹارک نے فائرنگ مشینری اچانک بند ہونے سے لے کر آخر تک ساری روئیداد سنا دی۔

''اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میری اور چیف سیکرٹری کی گفتگو بھی انہوں نے سن لی ہے اوہ۔ اب انہیں کیسے ہلاک کیا جائے۔ کوئی تجویز سوچو۔ یہ تو سارا معاملہ ہی غلط ہو گیا''...... کرنل ڈارسن نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔ اس کا جسم شدید مایوسی کی وجہ سے ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ آنکھیں بجھ گئی تھیں اور چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ چیف سیکرٹری کو رپورٹ دے

رہا تھا۔ اس کی حالت ایک فاتح کی سی تھی لیکن اب اس کی حالت
ایسے شکست خوردہ کی تھی جو اپنی ہر چیز گنوا بیٹھا ہو۔

''چیف۔ ایک صورت میرے ذہن میں آئی ہے کہ ہم انتہائی
طاقتور اسلحہ فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے سامنے ڈھیر کر دیں اور
پھر اسے فائر کر دیں۔ اس طرح فرسٹ ہال ان لوگوں سمیت تباہ
ہو جائے گا لیکن اس سے یہ خطرہ بھی ہے کہ فرسٹ ہال کی تباہی
سے کہیں پورا فیکٹری ہی تباہ نہ ہو جائے کیونکہ بہرحال فرسٹ ہال
فیکٹری کا بڑا حصہ ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک بات میری سمجھ میں آئی ہے ایسا کرو کہ
فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے پاس وائرلیس کنٹرول ڈبل زیرو فٹ
کر دو۔ ہم انہیں مانیٹر کرتے رہیں گے۔ ہوش میں آنے کے بعد
لازماً یہ اس مین گیٹ سے ہو کر دوسرے حصے میں داخل ہونے کی
کوشش کریں گے۔ ہم اس وقت ڈبل زیرو بم کو فائر کر دیں گے۔
یہ بم صرف اس قدر طاقتور ہے کہ ان پانچوں کے جسموں کے
پرخچے اڑ جائیں گے لیکن فیکٹری کو کچھ نہ ہو گا''...... کرنل ڈارسن
نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ ٹھیک
ہے میں اسے فٹ کر کے آتا ہوں۔ آپ انہیں اس مشین پر چیک
کرتے رہیں''...... اسٹارک نے کہا اور مڑ کر اس نے چیکنگ مشین
آن کر دی۔ اسکرین پر کرسٹ کے دفتر کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا۔

جس میں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک فرش پر بے ہوش پڑے
ہوئے تھے۔ کرنل ڈارسن خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اسے [illegible] رہا تھا
کہ کہیں اسٹارک کے بم فٹ کرنے سے پہلے یہ ہوش میں نہ
آ جائیں لیکن تھوڑی دیر بعد اسٹارک واپس آ گیا اس کے ہاتھ میں
ایک وائرلیس آپریٹس تھا۔

''ہوش میں تو نہیں آئے یہ''...... اسٹارک نے ہال میں داخل
ہوتے ہی پوچھا۔

''نہیں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''اوہ تھینک گاڈ۔ میں بم فٹ کر آیا ہوں''...... اسٹارک نے کہا
اور مشین کے قریب پہنچ گیا۔

''یہ آپریٹس مجھے دو''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اسٹارک نے
سر ہلاتے ہوئے آپریٹس اس کے حوالے کر دیا۔ کرنل ڈارسن نے
آپریٹس کو چیک کیا اور پھر اسے ہاتھ میں لے کر مشین کی طرف مڑ
گیا۔

''ارے انہیں ہوش آ رہا ہے''...... کرنل ڈارسن نے فرش پر
پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو حرکت کرتے
دیکھ کر کہا۔

''یس باس۔ ریز کا اثر ختم ہو رہا ہے''...... اسٹارک نے جواب
دیا اور واقعی تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سارے اٹھ کر بیٹھ
گئے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان کی آوازیں وہاں

تک نہ پہنچ رہی تھیں۔ وہ صرف ان کے لب ہلتے ہی دیکھ سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن بھی اٹھا لی تھی۔ چند لمحوں تک عمران وہیں موجود رہا اور پھر وہ میز کی درازیں کھول کر دیکھتا رہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں سے اسے کیا مل سکتا تھا چنانچہ وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ راہداری میں جا کر وہ اسکرین سے آف ہوئے تو اسٹارک نے مشین کے بٹن دبا دیئے اسکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر اس پر دوبارہ منظر ابھر آیا۔ یہ راہداری کے دائیں طرف کا منظر تھا۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی بڑھے جا رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر وہ مین گیٹ تھا جسے کراس کر کے وہ فرسٹ ہال سے نکل کر فیکٹری کے دوسرے حصے میں پہنچ سکتے تھے۔ مین گیٹ بند تھا۔ یہ ایک فولادی دروازہ تھا۔

''چیف تیار رہیں''...... اسٹارک نے کہا اور کرنل ڈارسن نے سر ہلا دیا۔ وہ بھی اسکرین پر دیکھ رہا تھا۔ عمران آگے تھا اور اس کے ساتھی پیچھے تھے لیکن وہ تھے ایک دوسرے کے ساتھ ہی۔ جیسے ہی وہ مین گیٹ کے قریب پہنچے مین گیٹ خود بخود درمیان سے پھٹ کر دائیں بائیں کی دیواروں میں گھس کر غائب ہو گیا۔ مین گیٹ کھلتے ہی عمران رک گیا اور اس نے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا۔

''ہونہہ۔ بڑا محتاط بن رہا ہے''...... کرنل ڈارسن نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کا انگوٹھا وائرلیس آپریٹس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن

پر جما ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے ساتھیوں سے کچھ کہا اور پھر وہ گیٹ کراس کر گیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھیوں نے بھی گیٹ کراس کیا اور اسی لمحے کرنل ڈارسن نے پوری قوت سے وائرلیس آپریٹس کا بٹن پریس کر دیا اور وائرلیس آپریٹس کا بٹن دبتے ہی ایک چھوٹا سا بلب جلا اور بجھ گیا۔ اس بلب کے جلنے اور بجھنے کا مطلب یہی تھا کہ یہ فائر ہو گیا ہے۔

''وہ مارا۔ اب بچ کر کہاں جا سکیں گے''...... کرنل ڈارسن نے چیخ کر کہا۔

''میں چیک کرتا ہوں''...... اسٹارک نے جلدی سے کہا اور اس نے جلدی سے دوبارہ مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اسکرین پر جو منظر ابھرا اسے دیکھ کر کرنل ڈارسن اور اسٹارک دونوں کے جسموں میں مسرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا۔

''وکٹری۔ فائنل ٹاپ وکٹری''...... کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے شدید مسرت کہا سے اس کی آواز بری طرح پھٹ گئی تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طاقتور بم سے ہٹ ہوئے فرش پر پڑے دیکھ لیا تھا۔

''سیکنڈ ہال سے آدمی بھیج کر ان کی لاشیں اب اطمینان سے اٹھوا لو اور میرے دفتر میں پہنچوا دو اور فکر نہ کرو۔ اب یہ دوبارہ زندہ نہ ہو سکیں گے''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اسٹارک نے سر ہلاتے ہوئے مشین آف کی اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر چھایا ہوا تاریک پردہ تیزی سے کھنچتا چلا جارہا ہو اور پھر چند لمحوں بعد وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی اپنی طرح اٹھ کر بیٹھتے اور حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پایا۔

''کیا ہوا تھا۔ یہ ہمیں کیا ہوا تھا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ موت کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اسے کہتے ہیں مر کر جینا اور جی کر پھر سے مر جانا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''ہم پر کوئی سائنسی حربہ آزمایا گیا ہے۔ لیکن عمران صاحب اس دوران کوئی یہاں آیا کیوں نہیں''...... صدیقی کے لہجے میں شدید

حیرت تھی۔ وہ سب اب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''ہو سکتا ہے یہ سب آٹومیٹک نظام کے تحت ہوا ہو اور ابھی کسی کو پتہ ہی نہ چلا ہو''...... عمران نے کہا اور میز کی درازوں والے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

''حیرت انگیز معاملات پیش آ رہے ہیں یہاں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے واقعی یہاں ہر طرف موت کے جال پھیلے ہوں''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو ابتدا ہے۔ ابھی سے گھبرا گئی ہو''...... عمران نے ایک دراز کھولتے ہوئے کہا اور جولیا مسکرا دی۔

''ان میں تو سوائے عام سے کاغذات کے اور کچھ نہیں ہے بہرحال چلو یہاں سے تو نکلیں۔ چلو جلدی''...... عمران نے دراز بند کر کے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے وہ راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری میں مڑ کر وہ اس طرف جانے لگے جہاں آخر میں ایک فولادی دروازہ تھا۔

''میری چھٹی بلکہ ساتویں اور آٹھویں حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے''...... عمران نے راہداری میں چلتے ہوئے مڑ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا مگر جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

وہ اب راہداری کے اختتام پر موجود اس فولادی دروازے تک پہنچ چکے تھے جو بند تھا۔ لیکن جیسے ہی عمران اس دروازے کے

قریب پہنچا دروازہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈ کی دیواروں میں گھس کر غائب ہوگیا۔ اب دوسری طرف راہداری تھوڑا سا آگے جا کر ختم ہوگئی تھی اور سامنے ایک چٹانی دیوار تھی۔

دروازہ کھلتے ہی عمران ٹھٹھک کر رک گیا اور ظاہر ہے اس کے رکتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے رک گئے تھے۔ عمران نے آہستہ سے سر باہر کر کے کوئی راستہ تلاش کرنا چاہا مگر دوسرے لمحے اس کی نظریں دوسری طرف دروازے سے ذرا دور ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے وائرلیس بم پر پڑگئیں جو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ رکھا ہوا تھا اور عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''ارے باپ رے۔ باہر وائرلیس بم پڑا ہے اور خاصا طاقتور نظر آرہا ہے۔ میرا خیال درست ہے۔ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ شاید وہ لوگ اس دروازے کو باہر سے کھول نہ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے کہ جیسے ہی ہم اس گیٹ سے باہر نکلیں وہ اس بم کے ذریعے ہمارے جسموں کے پرخچے اڑا دیں''...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو بتایا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اب صرف ایک ہی صورت ہے کہ تم باہر چھلانگیں لگاؤ اور پھر اس بند حصے میں اس طرح ٹیڑھے میڑھے ہوکر گر جاؤ جیسے بم سے ہٹ ہوئے ہو میں کوشش کرتا ہوں کہ اس بم کو اٹھا کر پھٹنے سے

پہلے ہی اندر پھینک دوں''...... عمران نے کہا اور پھر ساتھ ہی وہ دروازہ کراس کر کے دوسری طرف نکلا اور بم پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا اسی لمحے اس کے ساتھیوں نے وہیں سے ہی چھلانگیں لگائی اور وہ جیسے اڑتے ہوئے ادھر ادھر یوں جا گرے جیسے بم سے ہٹ ہوکر گرے ہوں۔

گرنے سے لگنے والی چوٹ سے بچنے کے لئے انہوں نے کروٹیں بھی لیں۔ اسی لمحے عمران کا بازو لہرایا اور بم اڑتا ہوا اندر راہداری کی طرف گیا۔ لیکن فرش پر گرنے سے پہلے ہی وہ فضا میں ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ پڑا اس کے ساتھ ہی عمران بھی اچھل کر ان کے درمیان فرش پر گرا اور لڑھک کر ٹیڑھا سا ہوکر رک گیا۔

خوفناک دھماکے سے پورے حصے میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور پھر زمین واقعی اس طرح ہلنے لگی جیسے زلزلے کا ہلکا جھٹکا لگ رہا ہو چند لمحوں بعد ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ عمران کے دوسرے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جو اس نے گرنے اور کروٹیں لینے کے باوجود اپنی گرفت میں رکھی اور اب وہ اس کے جسم کی آڑ میں تھی۔ جس حصے میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے وہ ہر طرف سے مکمل بند تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس میں کہیں کوئی خفیہ راستہ ضرور ہوگا۔ اس لئے اب وہ اس خفیہ راستہ کھلنے کے انتظار میں تھا۔

"اسی طرح سے پڑے رہنا۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی حرکت میں نہ آئے"...... عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا اور فرش پر پڑے ہوئے اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ تقریباً دس منٹ تک وہ بے حس و حرکت اپنی جگہ پڑے رہے پھر اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ان کے دائیں طرف کی دیوار میں ایک بڑا سا دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں سے آٹھ افراد کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے اندر داخل ہوئے۔

"اسٹارک تو کہہ رہا تھا کہ یہ بم سے اڑ گئے ہیں۔ مگر یہاں تو خون کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے"...... ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں فرش پر بکھرے پڑے جسموں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلو ہمارا خون نہیں ہے تو کیا ہوا۔ ہم یہاں تمہارا خون بہا دیتے ہیں"...... عمران نے یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑے ہوئے کہا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور وہ آدمی اسے یوں اچانک اٹھتا دیکھ کر جھٹکے سے پیچھے ہٹے اور ان سب کے ہاتھ انتہائی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن تڑتڑائی اور ایک ہی برسٹ میں ساتھ ساتھ کھڑے وہ آٹھ کے آٹھ افراد چیختے ہوئے فرش پر گرے اور ان کے جسموں سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔

عمران کے ساتھی بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور

ظاہر ہے اٹھتے ہی انہوں نے سب سے پہلے ان کی مشین گنوں پر ہی قبضہ کرنا تھا۔ جو انہوں نے کر لیا۔ وہ سب بری طرح تڑپتے ہوئے چند ہی لمحوں میں ساکت ہو گئے اور ان کے اس طرح تڑپنے سے ان کے زخموں سے نکلنے والا خون ہر طرف پھیل گیا۔

"بس اب تو خوش ہو۔ اب تو خون نظر آ رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ان کی لاشوں کو پھلانگتے ہوئے اس کھلے دروازے سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو ہر طرف سے بند تھا۔

عمران نے اندر داخل ہو کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظر سامنے کھلے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹنوں کے پینل پر پڑ گئی۔ اس میں تین بٹن لگے ہوئے تھے جن کے نیچے فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ جدید قسم کی لفٹ ہے۔ اسے لوسیا نے بتایا تھا کہ فرسٹ فلور صرف سپلائی باہر سے وصول کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ سیکنڈ فلور میں اسلحہ اور دوسرے ضروری سیکشن میں جبکہ تھرڈ فلور میں اصل مشین روم اور ڈاکٹر رے مورگن اور دوسرے سائنس دانوں کے دفاتر ہیں۔ عمران نے جلدی سے تھرڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ بے آواز طریقے سے بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرہ تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا گیا۔ چند لمحوں بعد سیکنڈ فلور والا لفظ جل اٹھا لیکن لفٹ اوپر ہی چڑھتی گئی اور پھر

تھرڈ فلور کے الفاظ روشن ہوتے ہی لفٹ خودبخود رک گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی عمران جھپٹ کر باہر نکلا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ جو ذرا سی دائیں طرف جا کر ایک لمبی راہداری سے مل جاتی تھی۔ عمران کے ساتھی بھی لفٹ سے باہر آ گئے اور عمران اس راہداری کی طرف بڑھا اس نے راہداری کے موڑ پر رک کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھا۔ یہ دائیں بائیں جاتی ہوئی ایک طویل راہداری تھی۔ جو دائیں طرف تو آخر میں جا کر بند ہو گی تھی لیکن بائیں طرف کافی دور جا کر دائیں ہاتھ پر مڑ جاتی تھی۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اپنے پیچھے کھڑے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور خود اس راہداری میں آ گیا۔

اسی لمحے اس کے کانوں میں مشینیں چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک دروازہ بھی کھلا ہوا نظر آیا۔ عمران تیزی سے اس طرف بڑھا۔ مشینیں چلنے کی آوازیں اس دروازے سے ہی آ رہی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے سے جھانکا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں لیکن ان میں سے صرف چند مشینیں ہی چل رہی تھیں۔ باقی بند پڑی ہوئی تھیں ایک طرف شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ جس کے اندر ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باقی تمام کمرہ خالی تھا۔ عمران نے یکلخت مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا اور پھر وہ

بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس آدمی کی ان کی طرف پشت تھی اور وہ کرسی پر بیٹھا آگے میز پر رکھی ہوئی مشین پر جھکا ہوا تھا۔

”ہال میں ڈال دو انہیں“...... اس آدمی نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے کی آہٹ اس نے سن لی تھی حالانکہ عمران نے خاص طور پر بے حد احتیاط کی تھی کہ اس کے کیبن تک پہنچنے میں اس کی قدموں سے کوئی آہٹ پیدا نہ ہو سکے لیکن شاید اس آدمی کے کان ضرورت سے زیادہ حساس تھے۔ عمران نے اس کی آواز پہچان لی تھی یہ وہی اسٹارک ہے۔ جس نے اس وقت اس کرسٹ کو فون کیا تھا۔ جب عمران ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہا تھا اور اس نے لاشوں کے متعلق پوچھا تھا۔

”کہاں ڈال دوں اسٹارک۔ کوئی جگہ بھی تو بتاؤ“...... عمران نے دروازے پر پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا تو اسٹارک عمران کی آواز سن کر اس بری طرح اچھلا کہ واقعی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

”ارے ارے ابھی تو میں نے مشین گن بھی نہیں چلائی تم پہلے ہی فرش چاٹنے لگے ہو“...... عمران نے کہا اور اسٹارک بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہو گیا۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ عمران۔ تم بم سے ہلاک نہیں

ہوئے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تت تت۔ تم"...... اسٹارک کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ ایسا ہو رہا تھا جیسے ابھی حیرت کی شدت سے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائے گیں۔ اس کا جسم حیرت کی شدت سے مسلسل جھٹکے کھا رہا تھا۔

"ہم جیسے لوگوں کو مارنا اتنا آسان نہیں اسٹارک۔ جتنا تم نے سمجھ لیا ہے"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور ایک قدم آگے بڑھا کر وہ اسٹارک کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی کیبن سے باہر ہی کھڑے تھے کیونکہ کیبن اتنا بڑا نہ تھا کہ وہ سب اکٹھے وہاں جا کر کھڑے ہوتے۔

دوسرے لمحے عمران کے ایک ہاتھ نے حرکت کی اور اسٹارک یکلخت چیختا ہوا اچھل کر شیشے والے کیبن کے دروازے سے نکل کر اڑتا ہوا ہال کے فرش پر سر کے بل ایک دھماکے سے جا گرا۔ وہ اس طرح گرا تھا کہ اپنے ہاتھ بھی بروقت نیچے نہ کر سکا تھا۔ اس لئے سر کے بل گرتے ہی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا باقی جسم دھماکے سے نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ سر کے بل گرنے کی وجہ سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

"یہ مشین روم ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اسٹارک کوئی ایسی حرکت کر گزرتا کہ ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑتی۔ اس لئے مجھے اسے باہر اچھالنا پڑا"...... عمران نے کہا اور پھر اس مشین کو غور سے دیکھنے

لگا۔ جس پر ان کے آنے سے پہلے اسٹارک جھکا ہوا تھا۔ ابھی وہ مشین کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یکلخت مشین کے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو اسٹارک۔ وہ لاشیں ابھی تک میرے دفتر نہیں پہنچیں کیا وجہ ہے"...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی تیز آواز سنائی دی۔

"لاشیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔ آپ یہاں آ جائیں فوراً میں آپ کو ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے انہیں دفتر نہیں بھیجا"...... عمران نے اسٹارک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی خاص بات"...... کرنل ڈارسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ علی عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ ان کے میک میں اور لوگ ہیں۔ آپ آ کر خود چیک کر لیں"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی تیز آواز سنائی دی۔

"ابھی یہ میرا شک ہے۔ بہرحال تصدیق آپ بہتر طور پر کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو سارا مسئلہ ہی خراب ہو گیا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا

ہوں“...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”ان لوگوں کو پوری دنیا میں یہی احمق ملا تھا چیف بنانے کے لئے“...... عمران نے کہا اور پھر شیشے والے کیبن سے باہر آ گیا۔

”تم سب دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے اسے زندہ پکڑنا ہے“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر اسٹارک کی لاش کو گھسیٹ کر اس نے شیشے کے کیبن کی سائیڈ میں ڈالا اور پھر سائیڈ دیوار کی طرف بڑھتا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد راہداری میں قدموں کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ آنے والا اکیلا ہی تھا۔ اور وہ خاصی تیز رفتاری سے ادھر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب پہنچیں اور پھر ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ لہرا کر اس کی کھوپڑی پر کھٹاک سے پڑا۔

عمران نے پہلے ہی مشین گن کو نال سے پکڑ رکھا تھا اور آنے والا بری طرح چیختا ہوا اچھل کر منہ کے منہ نیچے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے واپس اچھلنے کی کوشش کی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماردی

اور اٹھتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا پہلو کے بل الٹ کر گرا اور ساکت ہو گیا۔

”اس سارے حصے میں پھیل کر چیک کرو جتنے بھی افراد نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ میں اس دوران اس کرنل ڈارسن سے پوچھ گچھ کرتا ہوں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے جھک کر کرنل ڈارسن کی پتلون کی بیلٹ کھولی اور پھر اسے الٹا کر اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کئے اور پھر انہیں اچھی طرح بیلٹ سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے اسے اٹھایا اور لا کر اس شیشے والے کیبن میں موجود ایک کرسی پر بٹھا دیا اور پھر خود دوسری کرسی پر بیٹھ کر اس نے پوری قوت سے کرنل ڈارسن کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ کچھ ہی دیر میں کرنل ڈارسن کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ ساکت سا ہو کر رہ گیا۔

بڑی سی لانچ سمندر کے اندر آہستہ آہستہ تیرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ لانچ پر چیف سیکرٹری کے ساتھ ریے میزائل کا موجد ڈاکٹر ریے مورگن اور چند سائنس دان کرسیوں پر اکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے عمران جو کرنل ڈارسن کے روپ میں تھا بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ڈارسن کو ہوش میں لانے کے بعد عمران نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی اور پھر اسے ہلاک کر دیا تھا۔ کرنل ڈارسن کو ہلاک کرنے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا کر ریے لیبارٹری پر بھی حملہ کر دیا تھا اور سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہاں انہیں ڈاکٹر ریے مورگن بھی مل گیا تھا۔ عمران نے اسے ہلاک نہ کیا تھا بلکہ اسے زندہ پکڑا تھا اور پھر اس نے ایک مشین پر ڈاکٹر ریے مورگن کا مائنڈ اس انداز میں بلینک اور اسکین کیا کہ ڈاکٹر ریے مورگن کو یہ یاد ہی نہ رہا کہ ریے فیکٹری اور لیبارٹری میں کیا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں عمران نے یہ

فیڈ کر دیا تھا کہ چند مجرموں نے ریے فیکٹری پر حملہ کیا تھا جنہیں کرنل ڈارسن نے ہلاک کر دیا تھا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چند افراد پر اپنا میک اپ کیا اور ان کی لاشیں ایک ہال میں رکھ دیں۔ وہاں چیف سیکرٹری آنے والا تھا۔ عمران نے اس کا کرنل ڈارسن کے روپ میں شاندار استقبال کیا تھا اور پھر اس نے چیف سیکرٹری کو ساتھ لیا اور تھرڈ وے سے باہر جانے والے ہال میں لے گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے چیف سیکرٹری کو ریے میزائل فیکٹری اور لیبارٹری میں آنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ڈاکٹر ریے مورگن کے کہنے پر ان لاشوں کو یہاں لایا گیا ہے۔ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو لانچ میں باہر کھلے سمندر میں لے جائیں گے اور پھر وہیں ان کی کیمروں سے فلم بنائیں گے۔ عمران نے چیف سیکرٹری کے سامنے کرنل ڈارسن بن کر کچھ ایسی خوشامدانہ باتیں کیں کہ چیف سیکرٹری اپنے ساتھ آنے والے افراد کے ساتھ خوشی سے لانچ میں آ گیا اور اب وہ سب اس لانچ میں ہی موجود تھے۔ ڈاکٹر ریے مورگن بھی برین واش ہونے کی وجہ سے اصل حالات سے قطعی لاعلم تھا اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کے ساتھ بھی عمران نے یہی سلوک کیا تھا۔ وہ بھی یہی جانتے تھے کہ چیف سیکرٹری ان سے خصوصی ملاقات کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہیں

فیکٹری اور لیبارٹری سے باہر اس لانچ میں لایا گیا ہے۔ کچھ فاصلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جو گولیوں سے چھلنی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان لاشوں پر اس انداز میں گولیاں برسائی گئی تھیں کہ ان کے چہرے خراب ہونے سے بچ جائیں۔ لانچ کا اسٹیرنگ صدیقی کے ہاتھ میں تھا جبکہ خاور اور نعمانی کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے لانچ کے ایک کنارے پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ جولیا کرنل ڈارسن کی سیکرٹری کے روپ میں کرنل ڈارسن کے روپ میں موجود عمران کے پاس کھڑی تھی۔ چیف سیکرٹری کے ساتھ آنے والے کیمرہ مین، عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی فلم بنانے میں مصروف تھے۔ لانچ سمندر میں پہاڑی مقام سے کافی دور نکل آئی تھی۔ چیف سیکرٹری اور عمران ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جبکہ ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس بات کے منتظر تھے کہ چیف سیکرٹری کب ان سے مذاکرات شروع کرتا ہے۔

''میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ پہلے تو مجھے آبدوز کے ذریعے فیکٹری لے جایا جانا تھا لیکن اب ہم لانچ کے ذریعے جا رہے ہیں اور وہ بھی دوسری سمت''...... چیف سیکرٹری نے یکلخت کہا۔

''میں نہیں چاہتا تھا کہ آبدوز کو زیادہ استعمال کیا جائے''......

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں''...... چیف سیکرٹری نے حیرت سے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب میرا ایک خاص مقصد تھا جس کی وجہ سے آبدوز کی بجائے میں نے اس لانچ کا بندوبست کیا ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ میں آپ کو یہاں سیر کرانے لایا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... چیف سیکرٹری کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''ابھی بتاتا ہوں۔ جناب''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدیقی کو اشارہ کیا تو اس نے لانچ کا انجن بند کر دیا اور سیٹ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لانچ رک گئی تھی۔

''وہ سامنے آپ کو پہاڑی علاقہ نظر آ رہا ہے جس میں رے فیکٹری اور لیبارٹری موجود ہے''...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے کوئی شعبدہ گر حاضرین کو اپنے کسی حیرت انگیز شعبدے کے متعلق بتا رہا ہو۔

''ہاں۔ مگر تمہاری اس بات کا مطلب کیا ہے۔ ہم وہیں سے تو آ رہے ہیں''...... چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی فائرنگ مشینری جو ایٹمک بیٹریوں سے چلتی تھی کسی مخصوص ریز کی مدد سے جام کر دی گئی تھی۔ یہ بات میں نے آپ

کو بتا دی تھی نا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں اور تم نے کہا تھا کہ تم اسے ٹھیک کروا رہے ہو''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کا افتتاح آپ جیسے عظیم انسان کے ہاتھوں ہو۔ اس لئے اسے اسٹارٹ کرنے کا بٹن آپ دبائیں گے اور اس بٹن کے دبتے ہی مشینری اسٹارٹ ہو جائے گی۔ ایسا کر کے آپ یقیناً انتہائی مسرت محسوس کریں گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے دو ساتھی تیزی سے ایک طرف کو بڑھے اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے کیبن کی طرف چلے گئے۔

''یہ تم نے کیا ڈرامہ بازی کرنا شروع کر دی ہے کرنل ڈارسن۔ میں سمجھا نہیں''...... چیف سیکرٹری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ یقین کریں کہ جیسے ہی آپ یہ بٹن دبائیں گے پوری دنیا کے لئے خاص طور پر اور آپ سب حضرات کے لئے خصوصاً یہ ایک یادگار لمحہ بن جائے گا''...... عمران نے کہا اسی لمحے اس کے ساتھی ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے اوپر آئے۔ یہ ڈبہ کسی خاص دھات کا بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر ایک لیور باہر کو نکلا ہوا تھا۔

''یہ چیف سیکرٹری صاحب کے سامنے رکھ دو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ڈبہ چیف سیکرٹری کے سامنے رکھ دیا۔ سب غور سے اس ڈبے کو دیکھ رہے تھے۔

''ہاں تو جناب چیف سیکرٹری صاحب۔ آپ اب لیبارٹری اور فیکٹری کی مشینری کا افتتاح کریں اور اس لیور کو دبا دیں۔ پھر ڈاکٹر رے مورگن کی رے میزائل فیکٹری اور ان کی لیبارٹری کی عظمت کا مظاہرہ دیکھیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر ڈبہ اٹھایا اور اس نے دونوں ہاتھ ابھرے ہوئے لیور پر رکھے اور جھک کر پوری قوت سے اسے دبا دیا۔ لیور کے دبتے ہی دور پہاڑیوں پر پہلے تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اس کے بعد انتہائی خوفناک دھماکوں کا سلسلہ سا چل نکلا تو چیف سیکرٹری اور باقی افراد کے چہرے یکلخت خوف سے زرد پڑ گئے۔

لانچ اس علاقے سے کافی دور تھی اور پہاڑیوں والا حصہ ایک بڑے سے دھبے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ ان سب کی نظریں اس بڑے سے دھبے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جس طرح کوئی خفیہ آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑتا ہے۔ اس طرح اس دھبے میں سے آگ کا ایک بہت بڑا فوارہ سا پھوٹا اور اس طرح اوپر آسمان کی طرف چڑھتا گیا جیسے وہ پورے آسمان کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ چیف سیکرٹری اور ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ عجیب و غریب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ اس قدر خوفناک مظاہرے کی شاید انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ آگ کا فوارہ کافی بلندی پر پہنچ کر رکا اور پھر آگ بڑے فوارے کی پھوار

کی صورت میں نیچے گرنے لگی۔ دھماکے ابھی تک مسلسل ہو رہے تھے۔

''آپ نے دیکھی ہارڈ ماسٹر کی آتش بازی''...... عمران نے بدلے ہوئے اصل لہجے میں کہا اور چیف سیکرٹری یہ آواز سنتے ہی بری طرح چونک کر کرنل ڈارسن کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... چیف سیکرٹری نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''یہ رے فیکٹری اور لیبارٹری تباہ ہو رہی ہے اور وہ بھی ہارڈ ماسٹرز کے سرپرست چیف سیکرٹری کے ہاتھوں''...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کرنل ڈارسن''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔ وہ اور دوسرے افراد نے کرنل ڈارسن کی بات سن کر بری طرح بوکھلا گئے تھے یہ بوکھلاہٹ اس قدر شدید تھی کہ چیف سیکرٹری سمیت سب اچھل کر اپنی کرسیوں پر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''بیٹھ جاؤ تم سب۔ ورنہ مشین گنوں کی گولیاں یہ نہیں دیکھا کرتیں کہ تم چیف سیکرٹری ہو یا سائنس دان''...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ان سب نے دیکھا کہ کرنل ڈارسن کے ساتھیوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر رکھا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کرنل ڈارسن کیا ہو رہا ہے یہ''...... چیف سیکرٹری کی حالت دیکھنے والی تھی۔

''کون کرنل ڈارسن۔ وہ بے چارہ تو یہ پڑا ہوا ہے۔ لاش کی صورت میں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی کنپٹی پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے ایک ماسک اس کے چہرے سے اتر آیا۔ اب کرنل ڈارسن کی بجائے علی عمران کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر بڑی زہریلی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''عم۔ عم۔ عمران۔ تم عمران''...... چیف سیکرٹری نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ غور سے دیکھ لو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم سب زندہ ہو۔ تم مرے نہیں تھے اور کرنل ڈارسن''...... چیف سیکرٹری نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ سب اس خاکسار اور اس کے ساتھیوں کا کارنامہ ہے۔ اب تم چاہو تو جو انعامات تم نے کرنل ڈارسن کو دینے کا وعدہ کیا تھا وہ سارے انعامات مجھے دے دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ اس قدر بڑا دھوکہ''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

''دھوکہ نہیں۔ یہ میری چھوٹی سی شرارت تھی۔ جب مجھے تمہارے آنے کا پتہ چلا تو میں نے سوچ لیا تھا کہ یہ کام بھی تمہارے ہاتھوں ہی مکمل کرایا جائے۔ فیکٹری اور لیبارٹری میں تباہ کن مواد کی کوئی کمی نہیں تھی۔ تمہارے آنے سے پہلے میں نے ہر

طرف طاقتور بم فٹ کرا دیئے تھے جس کا چارجر میں اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب دیکھ لو میری شرارت کام آ گئی اور تم نے خود اپنے ہاتھوں اپنی فیکٹری اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم نے دھوکہ دیا تھا مجھے''...... چیف سیکرٹری نے چیختے ہوئے کہا۔

''عمران۔ اب ختم بھی کرو یہ ڈرامہ۔ خواہ مخواہ اسے لمبا کئے جا رہے ہو''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ڈرامہ بے حد دلچسپ ہے ڈیئر جولیا۔ دیکھو چیف سیکرٹری سمیت رے میزائل کے موجد ڈاکٹر رے مورگن اور کافرستانی سائنس دان بھی یہاں موجود ہیں اور اس عظیم تباہی کی روئیداد کس طرح اطمینان سے سن رہے ہیں جس پر انہیں ناز تھا اور جس کی مدد سے یہ کروڑوں مسلمانوں کا خاتمہ کرنے اور عظیم اسلامی مملکتوں کو تباہ کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں نہ صرف اپنی عظیم فیکٹری بلکہ لیبارٹری کو بھی تباہ کر کے اس کا نظارہ کر رہے ہیں۔ بہرحال اب ان کی لاشیں سمندری جانوروں کے معدوں میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس

پڑا۔

''بہت خوب چیف سیکرٹری۔ تم تو پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے منصوبے بناؤ اور مسلمانوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ تم جیسے چند بوڑھے درندوں کا خاتمہ کر سکیں''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب تم دیکھ کیا رہے ہو۔ چیف سیکرٹری کو چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دو''...... عمران نے یکلخت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اسی لمحے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہاں موجود ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ جولیا نے یکلخت صدیقی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی اور اب وہ خاور کے ساتھ مل کر ان کا شکار کھیل رہی تھی۔ چیف سیکرٹری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

''دیکھو چیف سیکرٹری دیکھو اپنے سائنس دانوں کا انجام۔ آنکھیں کھول کر دیکھو۔ ان کی پھڑکتی ہوئی لاشیں دیکھو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں میں نہیں دیکھ سکتا۔ تت تت۔ تم مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو''...... یکلخت چیف سیکرٹری نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں چیف سیکرٹری۔ تم جیسے تخریبی اور سازشی ذہن کا خاتمہ ہمارا پہلا فرض ہے۔ اور تم نے رے میزائل خصوصی طور پر کافرستان

کر دے کر پاکیشیا کی تباہی میں حصہ لیا تھا۔ ایسا کر کے تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود دستخط کر دیئے ہیں۔ لیکن میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ شکریہ۔ شکریہ۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھلاؤں گا۔ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اتنی دولت دوں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''...... چیف سیکرٹری کا چہرہ عمران کی آخری بات سن کر یکلخت زندگی کی نوید ملنے پر مسرت سے کھل اٹھا۔

''ان سفاک اور بے رحم درندہ صفت سائنس دانوں کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔ لانچ کو ان کے منحوس جسموں سے پاک کر دو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور عمران کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کے گولیوں سے چھلنی جسم گھسیٹ کر لانچ سے سمندر میں پھینکنے شروع کر دیے۔ کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی سمندر میں پھینک دی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد لانچ میں چیف سیکرٹری، عمران اور اس کے ساتھی رہ گئے۔ باقی لانچ خالی ہو چکی تھی۔ عمران نے خود وہ دھات کا بنا ہوا ڈبہ جس کا لیور دبا کر چیف سیکرٹری نے رے فیکٹری اور ڈاکٹر رے مورگن کی لیبارٹری کو اڑا دیا تھا اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا تھا۔

''اسے کیوں زندہ چھوڑ رہے ہو۔ یہی تو کافرستانیوں کے ساتھ

مل کر پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے والا اصل شیطان ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اور میں نے اسے گولی نہ مارنے کا وعدہ کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وعدہ تم نے کیا ہے میں نے تو نہیں۔ میں تو اسے گولی مار سکتی ہوں''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ مم۔ مم۔ معاف کر دو۔ مجھے مت مارو۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ تم نے سب کچھ تباہ تو کر دیا ہے تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زاٹان کی کمر توڑ دی ہے۔ اب مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا''...... چیف سیکرٹری نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔ اس نے رونے اور گڑگڑانے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی جوڑے ہوئے تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے مر بھی رہا ہو اور زندہ بھی رہنے پر مجبور ہو۔ اس کا چہرہ مزید سیاہ ہو گیا۔

''اب تم چھٹی کرو''...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ چیف سیکرٹری کچھ کہتا جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی۔ چیف سیکرٹری کے حلق سے دردناک چیخیں نکلیں اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔

''اس کی لاش بھی سمندر میں پھینک دو''...... عمران نے کہا تو خاور اور نعمانی آگے بڑھے اور انہوں نے چیف سیکرٹری کی لاش بھی

اٹھا کر سمندر میں پھینک دی۔

''اب لانچ کو کسی ایسے کنارے پر لے چلو جہاں چیکنگ نہ ہو۔ کیونکہ اس خوفناک تباہی کے بعد تو پورے زاٹان میں یقیناً ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر لانچ کو آپریٹ کرنے کے لئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے واقعی یہ اچھا کیا کہ ہارڈ ماسٹرز کو اس کے سرپرستوں سمیت ختم کر دیا اور سائنس دانوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ ورنہ یہ لوگ تو واقعی نئے سرے سے منصوبہ بندی شروع کر دیتے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ سب اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ ورنہ یہ شاطر لوگ اتنی آسانی سے کہاں اکٹھے قابو میں آنے والے تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں یہ واقعی ہمارے لئے خوشی کی بات ہے اور رے میزائل مشن کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ چیف سیکرٹری نے کرنل ڈارسن کو ہماری موت پر جو ٹاپ وکٹری اعزاز دیا تھا وہ ٹاپ وکٹری ہمیں ملی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ مشن تم سب کی محنت اور لگن سے پورا ہوا ہے۔ اس بار ہم سب نے مل کر کام کیا ہے۔ جولیا نے بھی بھرپور انداز میں مشن پورا

کرنے میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ یہ چونکہ ڈپٹی چیف ہے اس لئے اس مشن میں یہی ہماری ڈبلیو پاور ہے۔ یہ ڈبلیو پاور کی ہی ٹاپ وکٹری ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈبلیو پاور۔ کیا مطلب۔ یہ ڈبلیو پاور کا کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''خدا کے بعد دنیا کی سب سے بڑی پاور۔ جس کا خاتمہ آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ اسے ڈبلیو پاور کہتے ہیں۔ مم۔ میرا مطلب ہے وائف پاور''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے اس جواب سے لانچ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی جبکہ جولیا عمران کی جانب تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

ختم شد